مطالعاتی مواد

(Study Material)

برائے

گروپ سرویس امتحانات ۔ تلنگانہ اسٹیٹ پبلک سرویس کمیشن

کتاب - 3

★ ہندوستان کی تہذیب اور ثقافت
★ ہندوستان کا آئین اور حکمرانی کی ہیئت
★ مملکت اور ہندوستان کی عوامی پالیسیاں
★ ہندوستان کی معاشی اور سماجی ترقی

طباعت واشاعت

محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ

بہ تعاون: تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈیمی' حیدرآباد

MINORITIES WELFARE DEPARTMENT
GOVERNMENT OF TELANGANA
in Co-ordination with
TELANGANA STATE URDU ACADEMY HYDERABAD

فہرست

شمار	باب	صفحہ نمبرات
1	ہندوستان کی تاریخ اور ثقافت	1-108
2	ہندوستان کا آئین اور حکمرانی کی نوعیت	109-148
3	حکمرانی اور عوامی پالیسیاں	149-156
4	ہندوستان اور تلنگانہ کی سماجی و معاشی ترقی	157-295

ہندوستان اور تلنگانہ کی معاشی وسماجی ترقی

ECONOMIC AND SOCIAL DEVELOPMENT OF INDIA & TELANGANA

بنیادی معاشی تصورات (Basic Concepts of Economics)

معاشیات سماجی سائنس کی وہ شاخ ہے جو مالیہ کے استخراج، فراہمی، صرف و منتقلی سے بحث کرتی ہے۔ معاشیات انسان کی کبھی ختم نہ ہونے والی کوششوں کا باقاعدہ مطالعہ ہے جو لامحدود احتیاجات کی تکمیل کے لئے محدود وسائل کے ساتھ انجام دی جاتی ہیں ۔ معاشیات اور معیشت دونوں الفاظ کو یونانی زبان کی دو اصطلاحات "OIKOS" اور "NEMEIN" سے لیا گیا ہے جس کے لغوی معنی گھریلو انتظام کے ہیں۔ گھریلو انتظام معیشت کا ایک مقبول شعبہ ہے۔

آدم اسمتھ کی مشہور کتاب ''قوموں کی دولت کی نوعیت اور اس کے اسباب کی تحقیق'' (An Enquiry into the Nature and Causes of Wealth of Nations) کی 1776 میں اشاعت کے بعد سے معاشیات دنیا کے سامنے روشناس ہوئی۔

۱۔ دولت (Wealth)

آدم اسمتھ نے اپنی مشہور کتاب ''قوموں کی دولت'' (Wealth of Nations) میں اس کو پیش کیا ہے۔ آدم اسمتھ کے علاوہ دیگر کلاسیکی معاشی ماہرین بھی معاشیات کو دولت کا مطالعہ قرار دیتے ہیں۔ جے۔ بی سے (J.B. Say) کے الفاظ میں ''سیاسی معیشت کا مقصد دولت کی فراہمی، تقسیم، تصرف کے طریقوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ امریکی ماہر معاشیات F.A. Walker کے لئے ''معاشیات معلومات کا وہ مجموعہ ہے جس کا تعلق دولت سے ہے''۔ جے۔ ایس۔ مل کے مطابق ''یہ دولت اور قوانین کی ساخت ہے جو اس کی پیدائش، تقسیم اور تبادلہ پر کنٹرول کرتی ہے۔''

کسی فرد یا ادارہ کے ساتھ موجود اثاثہ جات کا اسٹاک یا ذخیرہ ہے جو کسی بھی شکل میں آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو دولت کہلاتا ہے۔ دولت مختلف شکلوں میں رکھی جاسکتی ہے جن میں زر، کمپنیوں کے حصص اور زلقنات وغیرہ شامل ہیں۔ دولت کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں: (i) افادہ (ii) قلت (iii) قدر مبادلہ (iv) قابل منتقلی۔ دولت طبعی شکل میں مادی دولت ہے جیسے ہیرے، فیکٹریاں، مکانات، طبعی اثاثوں کی مثال ہیں۔ اس کو دولت کی، شخصی دولت، قدرتی دولت اور بین الاقوامی دولت کی حیثیت سے درجہ بندی کی جاتی ہے۔

۲۔ فلاح (Welfare)

مارشل نے 1890ء میں ایک نئی تعریف پیش کرتے ہوئے معاشیات کو ایک باوقار مقام تک پہنچایا۔ اس نے دولت کی پیداوار کی اہمیت کو گھٹا کر تقسیم دولت (فلاح) پر زور دیا۔ مارشل کے الفاظ میں ''سیاسی معیشت یا معاشیات'' عام کاروباری زندگی میں انسانوں کا مطالعہ ہے۔ یہ علم انسان کی انفرادی اور اجتماعی فعل کی جانچ کرتا ہے، جس کا تعلق فلاح کے مادی وسائل کے حصول اور اس کے استعمال

سے ہے۔

Pigou کے مطابق ''تحقیق کا دائرہ سماجی فلاح کے اس حصہ تک محدود ہو جاتا ہے جو راست یا بالواسطہ طور پر زر کے پیمانہ سے پیمائش کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے۔

فلاح سے مراد وہ تسکین ہے جو ایک فرد یا سماج کو دولت سے حاصل ہوتی ہے

۳۔ **قلت (Scarcity)**

لیونل رابنس (1932) کے الفاظ میں ''معاشیات وہ سائنس ہے جو انسان کے طرز عمل کا مطالعہ کرتی ہے جس کا تعلق لامحدود خواہشات اور محدود وسائل سے ہوتا ہے۔

۴۔ **صرف (Consumption)**: صرف سے مراد اشیاء اور خدمات میں موجود افادہ کا استعمال ہے۔

۵۔ **پیداوار (Production)**: معاشیات میں پیداوار سے مراد خام مال کو شکلی، مقامی، وقتی، افادہ سے جوڑتے ہوئے مکمل اشیاء میں تبدیل کرنے کا عمل ہے۔

۶۔ **مبادلہ (Exchange)**: اس کا تعلق شئے کے تبادلہ سے ہے۔ شئے کا تبادلہ دوسری شئے سے یا زر سے ہو سکتا ہے۔ زر کی ایجاد سے قبل جب بارٹر نظام رائج تھا، شئے کا تبادلہ شئے سے ہوتا تھا۔ بارٹر نظام میں کئی مشکلات تھیں۔ زر کی ایجاد کے بعد ہر شئے کی قدر کو زر میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ اشیاء کو زر سے تبدیل کرنے کی وجہ سے مبادلہ آسان ہو گیا ہے۔

۷۔ **تقسیم (Distribution)**: تقسیم علم معاشیات کی اہم سرگرمی ہے۔ پیداواریت میں حصہ لینے والے پیداواری عوامل کے درمیان اشیاء اور خدمات کو کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے، کی وضاحت کرتی ہے جو پیداوار کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

۸۔ **آمدنی (Income)**: ہر شخص مختلف معاشی سرگرمیاں انجام دیتے ہوئے آمدنی حاصل کرتا ہے۔ اس کا تعلق مادی اشیاء اور خدمات کی پیداوار سے ہوتا ہے۔ آمدنی دولت کا ایک بہاؤ ہے جب کہ دولت ایک ذخیرہ ہے۔ ہر معیشت میں آمدنی کا بہاؤ گھرانوں سے فرموں کی جانب ہوتا ہے اور اس کے برعکس۔ اس طرح عامل مارکٹ اور پیداوار مارکٹ دونوں ایک دوسرے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔

۹۔ **روزگار (Employment)**: اس میں روزگار کے سائز، بے روزگاری کی وجوہات اور بے روزگاری کے خاتمے کے اقدامات یعنی مکمل روزگار کے حصول کا مطالعہ شامل ہے۔ معیشت میں روزگار کی سطح کا انحصار اشیائے صارفین اور اشیائے اصل کی طلب پر ہوتا ہے۔

۱۰۔ **منصوبہ بندی اور معاشی ترقی (Planning and Economic Development)**: معاشی منصوبہ بندی سے مراد مخصوص مدت میں منظم طور پر طئے شدہ مقاصد کا حصول ہے۔ معاشی منصوبہ بندی ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے تحت محدود وسائل کی مختلف شعبوں کے درمیان مناسب ترین تقسیم ہوتی ہے تاکہ تیز رفتار معاشی ترقی اور عوامی فلاح میں اضافہ کا حصول ہو۔

۱۱۔ **اشیاء (Goods)**: معاشیات میں وہ تمام چیزیں جو قدر اور انسانی خواہشات کی تکمیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اشیاء کہلاتی ہیں اشیاء کو مادی اشیاء اور غیر مادی اشیاء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مادی اشیاء اور غیر مادی اشیاء (Material and Non material goods): مادی اشیاء محسوس کی جانے والی اشیاء ہوتی ہیں جن کو دیکھ سکتے ہیں' چھو سکتے ہیں اور منتقل کر سکتے ہیں۔ مثلاً پانی' کتابیں' قلم' پنسل' سیل فون' وغیرہ۔ جبکہ غیر مادی اشیاء محسوس نہیں کی جاسکتیں' یہ اشیاء کوئی شکل یا وزن نہیں رکھتیں اور ان اشیاء کو دیکھا نہیں جاسکتا' چھوا نہیں جاسکتا اور منتقل بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تمام طرح کی خدمات کو غیر مادی اشیاء کہا جاتا ہے۔ مثلاً ٹیچرس' انجینئرس' وکیل' ایکٹرس وغیرہ کی خدمات۔ مادی اشیاء کو مزید دو قسموں میں تقسیم کیا گیا۔ مفت اشیاء او معاشی اشیاء۔

۱۳۔ **اشیاء صارفین (Consumer Goods):** اشیاء صارفین سے مراد وہ معاشی اشیاء ہیں جس کو گھر میں استعمال کے لیے خریدا جاتا ہے۔

۱۴۔ **افادہ (Utility)**

معاشیات میں افادہ کا تصور بہت اہمیت کا حامل ہے کسی شئے میں پائی جانے والی وہ صلاحیت جس سے کسی خاص وقت میں خواہش کی تشفی ہوتی ہو افادہ کہلاتی ہے۔

۱۵۔ **قدر (Value)**

معاشیات میں کسی شئے یا خدمت کی قدر اس کی وہ قوت ہے جس کے زیر اثر دوسری چیز یا خدمت کا تبادلہ ممکن ہوتا ہے۔ معاشیات میں "قدر" کی دو تصورات میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: (i) قدر استعمال (ii) قدر مبادلہ۔

(i) **قدر استعمال (Value in Use)** : اس سے مراد اشیاء میں پائی جانے والی وہ صلاحیت ہے جس سے انسانی احتیاجات کی تکمیل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر پانی اپنے اندر بہت زیادہ قدر استعمال رکھتا ہے لیکن قدر مبادلہ نہیں۔

(ii) **قدر مبادلہ (Value in Exchange)**: اس سے مراد کسی دوسری شئے (عام طور پر زر) کی وہ مقدار ہے جس سے ایک شئے کا تبادلہ ہوسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک قلم ایک کتاب سے بدلا جاسکتا ہے تو ایک قلم کی قدر ایک کتاب کی قدر کے مساوی ہے۔ کسی شئے میں قدر مبادلہ پائے جانے کے لئے اس کے اندر' افادہ' قلت اور نقل پذیری کی خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

۱۶۔ **قیمت (Price)**

معاشیات میں قیمت کے معنی قدر کے معنوں سے مختلف ہیں۔ کسی شئے یا خدمت میں پائی جانے والی قدر کو زر کی شکل میں ظاہر کرنے کو قیمت کہا جاتا ہے۔

جزوی معاشیات اور کلی معاشیات (Micro Economics and Macro Economics)

جدید معاشی نظریہ کو دو شاخوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک جزوی معاشیات اور دوسرا کلی معاشیات۔ Oslo University کے معاشی ماہر Raginar Frisch نے معاشیات کے مطالعہ کے ان دو اصطلاحات کو سب سے پہلے 1933 میں استعمال کیا۔ جزوی معاشیات میں انفرادی اکائیوں' افراد اور انفرادی گروپ کے معاشی عمل اور برتاؤ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جزوی معاشیات' معیشت میں صارفین اور پیداکنندوں کے درمیان وسائل کی موثر انداز میں تقسیم کا جائزہ بھی لیتی ہے۔ اس کا تعلق فلاحی معاشیات سے ہوتا ہے۔

1. **جزوی معاشیات (Micro Economics)**

جزوی معاشیات انفرادی اکائیوں کا مطالعہ ہے جیسے گھر' فرمس اور صنعتیں وغیرہ۔

2. **کلی معاشیات** (Macro Economics)
: کلی معاشیات مجموعوں کا مطالعہ ہے جیسے قومی آمدنی' روزگار' تجارتی چکر' معاشی ترقی اور نمو۔

3. **مفت اشیاء(Free Goods)** : یہ اشیاء قدرت کی جانب سے مفت سربراہ کی جاتی ہیں اور ان کی رسد لامحدود ہوتی ہے اسلئے ان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ ان کی قدر کو قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا۔

4. **معاشی اشیاء(Economic Goods)**: یہ اشیاء مصنوعی ہوتی ہیں ان اشیاء کی رسد محدود ہوتی ہے جس کی وجہ اس کی قیمت ہوتی ہے ان کی قدر کو قومی آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے۔

قومی آمدنی National Income

کسی بھی ملک میں مکمل اشیاء اور خدمات کی سالانہ پیداوار کی بازاری قدر کو قومی آمدنی کہتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں کسی بھی ملک میں سال بھر میں ہونے والی معاشی سرگرمیوں سے حاصل ہونے والی کل آمدنی کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔

1. **پیگو کی تعریف(Pigou's Definition)**: اے سی پیگو کے بموجب ''قومی آمدنی کسی بھی سماج کی حقیقی آمدنی کا حصہ ہے جس میں بیرون ملک سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی شامل ہے اور جس کی پیمائش زر میں کی جاتی ہے۔

3. **فشر کی تعریف(Fisher's Definition)**: فشر کے بموجب ''قومی آمدنی مکمل طور پر خدمات پر مشتمل ہوتی ہے۔

قومی آمدنی کا تعین کرنے والے عوامل (Determining Factors of National Income)

a) **قدرتی وسائل(Natural Resources)**: کسی بھی ملک میں دستیاب قدرتی وسائل' اس کے آب و ہوا کی صورتحال' جغرافیائی خصوصیات' زمین کی زرخیزی' کانیں اور ایندھن کے وسائل وغیرہ قومی آمدنی کی مقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

b) **عاملین پیداوار کا معیار اور مقدار(Quality and Quantity of Factors of Production)**: کسی بھی ملک کی قومی آمدنی اس ملک کے عاملین پیداوار کے ذخیرے کے معیار اور مقدار سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہے۔ مثلاً زمین کی مقدار و معیار' آب و ہوا اور بارش وغیرہ زرعی پیداوار کی مقدار و معیار اور قومی آمدنی کو طئے کرتے ہیں۔

c) **ٹیکنالوجی کی صورت حال(State of Technology)**: کسی بھی ملک کی جانب سے حاصل کی جانے والی ٹیکنالوجی کے فروغ کی سطح' پیداوار اور قومی آمدنی کو متاثر کرتی ہے۔ پیداوار کی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی سے ملک کے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے۔

d) **سیاسی عزائم اور استحکام(Political will and Stability)**: ملک میں پائے جانے والے سیاسی عزائم اور استحکام سے منصوبہ بند انداز میں معاشی ترقی اور قومی آمدنی کی تیز رفتار نمو میں مدد ملتی ہے۔

مارکٹ قیمت پر خام قومی پیداوار
Gross National Product at Market Prices (GNP at market prices)، مجموعی قومی آمدنی

خام قومی پیداوار کسی بھی ملک میں ایک سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام مکمل اشیاء اور خدمات کی موجودہ بازاری قدر ہے۔ جس میں بیرون ملک سے آنے والی نقد آمدنی بھی شامل ہوتی ہے۔

GNP کے اہم اجزا یہ ہیں:

1. ایک سال میں پیدا کی جانے والی اور گھرانے والوں کی جانب سے صرف کی جانے والی مکمل اشیاء وخدمات کی قدر۔ (C)
2. خانگی گھریلو سرمایہ کاری۔ (I)
3. حکومت کی جانب سے خریدی جانے والی اشیاء اور خدمات۔ (G)
4. نقد برآمدات جو برآمد کردہ اشیاء اور خدمات کی قدر میں سے درآمد کردہ اشیاء وخدمات کی قدر کو منفی کردینے کے مساوی ہوتی ہے۔

یعنی (X–M) اس میں بیرونی ممالک سے حاصل ہونے والی خالص عامل کی آمدنی کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

$$\text{GNP at Market Prices} = C + I + G + (X - M)$$

۲۔ عامل لاگت پر خام مجموعی قومی پیداواریت (GNP at Factor Cost)

عامل پیداوار کی لاگت پر خام قومی پیداوار کسی بھی ملک میں ایک سال میں مختلف عوامل کے ذریعہ پیدا ہونے والی اور ان کو حاصل ہونے والے زری قدر کا مجموعہ ہے۔ بازار کی قیمتوں پر خام قومی پیداوار میں اجرتیں، کرایہ، سود، ڈیویڈنڈ حصص، غیر منقسمہ کارپوریٹ منافع، ملی جلی آمدنی (غیر مربوط تجارتی منافع)، راست محاصل، بالواسطہ محاصل، فرسودگی اور بیرون ملک سے حاصل ہونے والی آمدنی شامل ہوتی ہیں۔ عوامل کی لاگت پر خام پیداوار میں راست محاصل کے سوا مارکٹ قیمت پر خام قومی پیداوار کے تمام افراد شامل رہتے ہیں۔

عاملین کی لاگت پر خام قومی آمدنی = بازار کی قیمتوں پر خام قومی آمدنی - بالواسطہ محاصل + سبیڈی (رعایتیں)

۳۔ بازار کی قیمتوں پر خام گھریلو پیداوار (Gross Domestic Product at Market Prices (GDP)

کسی بھی ملک میں اپنے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے عاملین پیداوار کے ذریعہ پیدا کی جانے والی آمدنی کو خام گھریلو پیداوار یا خام گھریلو آمدنی کہا جاتا ہے۔ چونکہ گھریلو پیداوار میں بیرون ملک سے ہونے والی آمدنی کو شامل نہیں کیا جاتا اس کو مندرجہ ذیل کی طرح ظاہر کیا جاتا ہے: خام گھریلو پیداوار = خام قومی پیداوار - بیرون ملک سے حاصل ہونے والی نقد آمدنی۔

اگر ہم گھریلو آمدنی میں بیرون ملک سے حاصل ہونے والی آمدنی کو شامل کریں تو ہمیں قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی خام قومی آمدنی= کل گھریلو آمدنی(GDP)+بیرون ملک سے حاصل شدہ نقد آمدنی۔ بیرون ملک سے حاصل شدہ نقد آمدنی مثبت بھی ہوسکتی ہے اور منفی بھی۔ اگر یہ مثبت ہو تو قومی آمدنی گھریلو آمدنی سے زیادہ ہوگی۔ جیسے اور اگر بیرون ملک سے حاصل شدہ نقد آمدنی منفی ہو تو گھریلو آمدنی قومی آمدنی سے زیادہ ہوگی۔ جیسے GNP > GDP اور اگر بیرون ملک سے حاصل شدہ نقد آمدنی منفی ہو تو گھریلو آمدنی قومی آمدنی سے زیادہ ہوگی۔ جیسے GDP > GNP

۴۔ بازار کی قیمتوں پر خالص قومی پیداوار Net National Product at Market Prices (NNP)

ملک کا قائم اصل گزرتے وقت کے ساتھ اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے دوران گھساؤ پٹاؤ سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ ''استعمال کی لاگت'' یا فرسودگی یا تجدید یا درستگی پر عائد ہونے والے خرچ کو بازار کی قیمت پر خام قومی پیداوار سے منہا کیا جاتا ہے تاکہ بازار کی قیمت پر خالص قومی پیداوار حاصل کی جاسکے۔

بازار کی قیمتوں پر خالص قومی پیداوار = مارکٹ قیمتوں پر گھریلو قومی پیداوار - فرسودگی

۵۔ عامل پیداوار پر خالص قومی پیداوار (Net National Product at Fctor Cost)

اسے قومی آمدنی بھی کہا جاتا ہے یہ کسی بھی معیشت میں ایک سال کے دوران چار عوامل کی جانب سے کرایہ، اجرت، سود اور منافع کی شکل میں حاصل ہونے والی کل آمدنی ہے۔ بازار کی قیمت پر خالص قومی پیداوار، عاملین پیداوار کے درمیان تقسیم کے لئے دستیاب نہیں ہوتی۔ بالواسطہ محاصل کی رقم (جو قیمتوں میں شامل ہوتی ہے) اسے کمپنیاں حکومت کو ادا کرتی ہیں پیداواری عوامل کو نہیں۔ اسی طرح حکومت کمپنیوں کو مخصوص قسم کی اشیاء اور خدمات کی پیداوار پر سبسیڈی (رعایت) دیتی ہے اور پیداوار کے اس حصے کے اخراجات، حکومت برداشت کرتی ہے۔ اسی لئے یہ اشیاء بازار میں حقیقی لاگت پیداوار سے کم قیمت میں فروخت کی جاتی ہیں اسی لئے سبسیڈی کے اس حصے کو بازار کی قیمت پر خالص قومی آمدنی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس طرح عامل پیداوار لاگت پر خالص قومی پیداوار = بازار کی قیمت پر خالص قومی پیداوار - بالواسطہ محاصل + سبسیڈی دوسرے معنوں میں عامل پیداوار کی لاگت پر خالص قومی پیداوار = بازار کی قیمت پر خام قومی پیداوار - فرسودگی - بالواسطہ محاصل + سبسیڈی۔

۶۔ شخصی آمدنی (Personal Income (PI

یہ کسی بھی ملک میں تمام اشخاص کو تمام راست محاصل کی ادائیگی سے قبل ملنے والی کل آمدنی ہوتی ہے۔ لوگوں کے لئے تمام قومی آمدنی دستیاب نہیں رہتی ہے۔ بڑی کمپنیوں کو کارپوریٹ ٹیکس ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح کمپنیاں اپنے منافع کا کچھ حصہ توسیع یا ہنگامی ضروریات کی تکمیل کے لئے پس انداز کر لیتی ہیں (یعنی غیر تقسیم شدہ کارپوریٹ نفع) منافع کا یہ حصہ، حصہ داروں میں بھی تقسیم نہیں کیا جاتا۔ تنخواہ یاب ملازمین سماجی تحفظ میں اپنا حصہ ادا کرتے ہیں۔

شخصی آمدنی (PI) = (قومی آمدنی (NNP) عوامل کی لاگت پر خالص قومی پیداوار) - غیر منقسم منافع
- کارپوریٹ محاصل - سماجی تحفظ کے چندے + فلاحی ادائیگیاں

۷۔ قابل صرف آمدنی (Disposable Income (DI

قابل صرف آمدنی شخصی آمدنی کا وہ حصہ ہے جو ایک فرد کے پاس، تمام راست محاصل جیسے انکم ٹیکس، جائیداد ٹیکس وغیرہ کی ادائیگی کے بعد بچی رہتی ہے۔ عام طور پر قابل صرف آمدنی، صرف اور بچت کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

قابل صرف آمدنی (DI) = شخصی آمدنی - راست محاصل

قابل صرف آمدنی (DI) = صرف + بچت

۸۔ حقیقی آمدنی یا مستقل قیمتوں پر قومی آمدنی (Real Income or National Income at Constant prices)

حقیقی آمدنی، کسی بھی سال میں عمومی قیمتوں کو بنیاد بنا کر ظاہر کی جانے والی قومی آمدنی ہوتی ہے۔ قومی آمدنی ایک سال میں اشیاء اور خدمات کی موجودہ زری قدر ہوتی ہے۔ یہ معیشت کی حقیقی صورتحال نہیں ہوتی۔ کسی بھی ملک کی حقیقی آمدنی کی پیائش کے لئے کسی مخصوص سال کو بنیادی سال کی حیثیت سے لیا جاتا ہے۔ جس میں عام قیمتوں کی سطح نہ بہت زیادہ ہو نہ بہت کم ہو۔

اس طرح، حقیقی قومی آمدنی (NNP) = موجودہ سال کی خالص قومی آمدنی

مثال کے طور پر سال 12-2011 بنیادی سال ہے اور سال 18-2017 کی آمدنی 147.11 لاکھ کروڑ اور اس سال کا اشاریہ نشان 200 ہے۔ تب حقیقی آمدنی برائے سال 18-2017 اس طرح ہوگی۔

147.11 لاکھ کروڑ لاکھ کروڑ $147.11 \times \frac{100}{200} =$

اس حقیقی آمدنی کو مستقل قیمتوں پر قومی آمدنی بھی کہا جاتا ہے۔

۹۔ فی کس آمدنی (Per Capita Income)

فی کس آمدنی سے مراد ایک سال میں کسی بھی ملک کے افراد کی اوسط آمدنی ہوتی ہے اس کی پیمائش موجودہ قیمتوں پر قومی آمدنی کو اس سال میں موجودہ ملک کی کل آبادی سے تقسیم کرتے ہوئے حاصل کی جاتی ہے۔

۱۰۔ فی کس آمدنی اور آبادی میں تعلق (Relation between per capita income and population)

قومی آمدنی اور آبادی میں قریبی تعلق پایا جاتا ہے۔ یہ دونوں مل کر فی کس آمدنی طے کرتے ہیں۔ اگر قومی آمدنی کی شرح نمو 6% ہو اور آبادی کی شرح نمو 3% ہو تو فی کس آمدنی کی شرح نمو 3% ہوگی اور اسے اس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔

$g_{pc} = g_{ni} - g_p$ جہاں، g_{pc} = فی کس آمدنی کی شرح نمو ہے، g_{ni} = قومی آمدنی کی شرح نمو ہے اور

g_p = آبادی کی شرح نمو ہے

فی کس آمدنی میں اضافہ سے معیار زندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ فی کس آمدنی میں اسی وقت اضافہ ہوگا جب قومی آمدنی کی نمو کی شرح سے آبادی کی نمو کی شرح کم ہو۔

قومی آمدنی کے اجزا (Components of National Income)

قومی آمدنی کے چار بنیادی اجزاء ہیں جو (a) صرف (Consumption) - C، (b) خام گھریلو سرمایہ کاری (Gross Domestic Investment) - I، (c) سرکاری مصارف (Govt Expenditure) - G، (d) خالص بیرونی ملک کی آمدنی (Net Foreign Income) - (X–M)

(a) **صرف (C) (Consumption):** یہ مکینوں کی جانب سے اشیاء اور خدمات پر کئے جانے والے کل مصارف ہوتے ہیں۔ ان میں پائیدار اور ناپائیدار اشیاء جیسے غذائی اجناس، لباس، طبی خدمات وغیرہ شامل ہیں۔ صرف کی سطح آمدنی کی سطح پر منحصر ہوتی ہے۔

(b) **سرمایہ کاری (I) (Investment):** یہ کمپنیوں کی جانب سے اشیاء اور خدمات پر ایسے مصارف ہوتے ہیں جو موجودہ صرف کے لئے نہیں ہوتے۔ اس میں اصل پر خرچ جیسے مشنری، سڑکیں، پل، وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو مستقبل میں اشیائے صارفین کی پیداوار میں مدد دیتے ہیں۔

(c) **سرکاری مصارف (G) (Govt. Expenditure):** یہ وہ مصارف ہیں جو حکومت سماج کے استعمال کے لئے بنیادی سہولتوں پر خرچ کرتی ہیں۔ اس میں حکومت کے وہ مصارف بھی شامل رہتے ہیں جو وہ پولیس، فوج اور عدلیہ جیسی خدمات پر خرچ

کرتی ہے۔

(d) **بیرون ملک آمدنی(X-M) (Net Foreign Income)**: یہ وہ آمدنی ہے جو حکومت بین الاقوامی تجارت سے حاصل کرتی ہے۔ ہر ملک اس کی پیداواری اشیاء کی ایک مقدار کو برآمد کرتا ہے۔ اور بین الاقوامی بازار یا دیگر ممالک سے وہ اشیاء و خدمات درآمد کرتا ہے جو نسبتاً سستی ہوتی ہیں۔ کسی بھی ملک کی قومی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے لئے برآمدات اور درآمدات کی قدر کے فرق کو (مثبت یا منفی) دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ $Y = C + I + G\ (X-M)$

قومی آمدنی کی پیائش (Measurement of National Income)

قومی آمدنی کی پیائش کے تین طریقے ہیں: (1) ما حصل یا پیداوار کا طریقہ (Output method or Product method)
(2) آمدنی کا طریقہ (Income method) (3) اخراجات کا طریقہ (Expenditure method)

Cairn Cross کے مطابق ''قومی آمدنی'' تینوں میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ جیسے ہر شخص کی آمدنی کو جمع کر کے، ہر فرد کی پیداوار کو جمع کر کے یا لوگوں کی خریدی ہوئی تمام اشیاء کی قدر کو اور ان کی بچتوں کو جمع کر کے قومی آمدنی کا تخمینہ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ما حصل کا طریقہ یا پیداوار کا طریقہ (Output method or product method)

اس کو فہرست کا طریقہ (Inventory method) یا شئے خدمت کا طریقہ (Commodity service method) کی حیثیت سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں ہم ایک سال کی مدت میں ملک میں پیدا کی گئی تمام حتمی اشیاء اور خدمات کی بازاری قدر معلوم کرتے ہیں۔ خام قومی پیداوار معلوم کرنے کے لیے تمام حتمی اشیاء اور خدمات کی پیداوار کو ان کی متعلقہ بازاری قیمتوں سے ضرب دیا جاتا ہے۔

$$GNP = (P_1Q_1 + P_2Q_2 + \ldots + P_n Q_n) + \text{(Net income from abroad)}$$ خالص بیرونی آمدنی

جہاں، خام قومی آمدنی = GNI، شئے یا خدمات کی قیمت = P، پیداشدہ شئے یا خدمت کی مقدار = Q، مختلف پیداشدہ اشیاء اور خدمات ہیں = 1,2,....n

۲۔ آمدنی کا طریقہ (Income method)

اس طریقے میں تمام عاملین پیداوار سے ہونے والی آمدنیوں کو جمع کرتے ہوئے ملک کی قومی آمدنی معلوم کی جاتی ہے۔ عاملین پیداوار اپنے خدمات کا معاوضہ لگان، اجرت، سود اور منافع کی شکل میں حاصل کرتے ہیں۔ اس میں فلاحی ادائیگیوں کی شکل میں ہونے والی آمدنی کو شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کو عاملین پیداوار کی لاگت پر قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔ $NI = R + W + I + P$

جہاں، N = قومی آمدنی، R = کرایہ، W = اجرت، I = سود اور P = منافع ہے۔

یہ طریقہ قومی آمدنی کی تقسیمی حصوں کو ظاہر کرتا ہے۔

۳۔ اخرجات کا طریقہ (Expenditure method)

اس طریقے میں کسی سال میں سماج کی جانب سے کئے جانے والے کل مصارف کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس طریقے میں گھرانوں کے

انفرادی اخراجات، فرموں کے اخراجات، حکومت کی جانب سے خریدی جانے والی اشیاء اور خدمات اور نقد بر آمدات کو شامل کیا جاتا ہے۔

$$NI = EH + EF + EG + \text{Net exports}$$

جہاں NI = ادقومی آمدنی، EH = گھرانوں کا خرچ، EF = فرمس کا خرچ اور EG = حکومت کے اخراجات شامل ہیں۔ یہ طریقہ اس مفروضہ پر قائم ہے کہ قومی آمدنی قومی مصارف کے مساوی ہوتی ہے۔ صرف حتمی اشیاء اور خدمات پر مصارف کو شامل کی احتیاط برتی جانی چاہئے۔

ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ (Estimation of National Income in India)

آزادی کے فوری بعد ہندوستان میں سال 1949ء میں حکومت نے ہندوستان کی قومی آمدنی کے تخمینہ کے لئے مسٹر پی سی مہلانوبس، ڈاکٹر گیڈگل اور ڈاکٹر وی کے آر وی راؤ پر مشتمل قومی آمدنی تخمینہ کمیٹی قائم کی۔ قومی آمدنی کے تخمینہ کی تیاری کی ذمہ داری اب مرکزی اعداد و شماریاتی تنظیم (Central Statistical Organization(CSO کے سپرد کی گئی ہے۔

ہندوستان میں قومی آمدنی کا حساب دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔ 1) آمدنی کے طریقے سے 2) ماحصل پیداوار کے طریقے سے۔

CSO نے ہندوستانی معیشت کو 13 شعبوں میں تقسیم کیا ہے اور ان کی پانچ مدات کے تحت زمرہ بندی کی ہے۔

1. **ابتدائی شعبہ (Primary Sector)**: زراعت، جنگلات اور لکڑی تراشنا، سمکیات اور کانکنی۔
2. **ثانوی شعبہ (Secondry Sector)**: مصنوعات بنانے والے کی اکائیاں (اندراج یا غیر اندراج شدہ)، تعمیرات، برقی، گیس اور آبرسانی۔
3. **حمل و نقل، مواصلات اور تجارت (Transport, Communication and Trade)**: ریل، دیگر ذرائع سے حمل و نقل، ذخیرہ کرنا، مواصلات، تجارت، ہوٹل اور ریسٹورنٹ۔
4. **فینانس اور رئیل اسٹیٹ (Finance and Real State)**: بنک کاری، بیمہ کاری، رئیل اسٹیٹ، رہائشی ملکیت اور تجارتی خدمات۔
5. **سماجی و شخصی خدمات (Community and Personal Services)**: دفاع، سرکاری انتظامیہ اور دیگر خدمات۔

قومی آمدنی کے مطالعہ کا پس منظر A Backdrop to National Income Studies

قومی آمدنی کمیٹی 1949ء کے مطابق "قومی آمدنی کا تخمینہ کسی متعینہ مدت کے دوران پیدا شدہ اشیاء و خدمات کی دوہری گنتی کے بغیر خالص قدر کی پیمائش ہے۔"

برطانوی دور میں قومی آمدنی کے کئی ایک تخمینے تیار کئے گئے۔ ان تخمینے تیار کرنے والوں میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔ دادا بھائی نوروجی (1868)، ولیم ڈگی (1899)، فینڈ لے شیراز (1922، 1911 اور 1931)، شاہ اور کھم بھٹا (1921)، وی کے آر وی راؤ (29-1925 اور 32-1931) اور آر سی دیسائی (40-1931)۔ آزادی کے فوری بعد حکومت ہند نے قومی آمدنی کے باقاعدہ تخمینہ کے لئے اگست 1949ء میں ایک قومی آمدنی کمیٹی کا تقرر کیا۔ یہ کمیٹی پروفیسر پی سی مہالانوبس، پروفیسر ڈی۔ آر۔ گیڈگل اور پروفیسر وی کے آر وی راؤ پر مشتمل تھی۔ سال 1945ء میں کمیٹی نے پہلی رپورٹ پیش کی۔

صنعتی بنیاد پر قومی آمدنی کا حصہ (فی صد میں)

سال	صنعتی گروپ		
	ابتدائی شعبہ	ثانوی شعبہ	ثالثی شعبہ
1950-51	57.2	14.8	25.0
1960-61	56.6	17.1	26.3
1970-71	50.1	19.7	30.2
1980-81	41.1	23.3	35.6
1990-91	33.2	25.9	40.9
2000-01	25.1	22.1	52.4
2007-08	18.0	26.0	56.0
2011-12	20.5	24.6	54.9
2012-13	19.9	23.8	56.3
2013-14	13.9	26.2	59.9
2016-17	17.9	29.4	52.7
2017-18	17.2	29.3	53.5
2018-19	16.1	29.6	54.3

خام گھریلو پیداوار میں عوامی شعبہ اور خانگی شعبہ کا حصہ

Share of Public Sector and Private Sector in GDP

آزادی کے وقت عوامی شعبہ کی سرگرمیاں صرف چند میدانوں جیسے آب پاشی، توانائی، ریلوے، مواصلات اور بعض محکمہ جات تک ہی محدود تھیں۔ مابعد آزادی عوامی شعبہ کی سرگرمیوں کا دائرہ بہت تیزی سے وسیع ہوتا گیا۔

1. **اصلاحات اراضی اور زرعی زمینات کی ازسرنو تقسیم:** زمینداری نظام کے خاتمے سے پہلے بیشتر اراضی غائب زمینداروں کی ملکیت ہوتی تھی۔ جو زرعی پیداوار کا ایک بڑا حصہ اپنے لئے مختص کرتے تھے جب کہ زمین پر ہل چلانے والے (زرعی مزدور) بڑی مشکل سے اپنی گزر بسر کے لئے کچھ حاصل کر لیتے تھے۔ پس زمینداروں اور دیگر درمیانی افراد کو برخواست کرنے کے لئے قانون سازی اقدامات کئے گئے اور اراضی پر حد مقرر کر دی گئی۔
2. **اجارہ داری اور تحدیدی تجارتی سرگرمیوں پر کنٹرول:** اجارہ داری اور تحدیدی تجارتی سرگرمیوں کا قانون (MRTP Act)1969 میں منظور کیا گیا۔
3. **روزگار اور اجرت پالیسیاں:** یکم اپریل 1989 کو NREP اور RLEGP جواہر روزگار یوجنا میں ضم ہو گئے۔ IRDP اور اس

سے منسلک پروگرامس جیسے دیہی نوجوانوں کی خودروزگار تربیت اور دیہی خواتین و بچوں کی ترقی کے پروگرامس کو ملا کر اپریل 1999ء سے ''سورنا جینتی گرام سوروزگار یوجنا'' (SGSY) کے نام سے ایک واحد خودروزگار پروگرام کی تشکیل نوعمل میں آئی اور JRY کا نام تبدیل کر کے اپریل 1999ء سے جواہر سمردھی یوجنا (JJSY) کیا گیا۔ مرکز میں UPA حکومت نے مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت اسکیم (MGNREGS) کو متعارف کروایا۔

4. **سماجی تحفظ کے اقدامات:** Workmen's Compensation Act صنعتی مزدوروں کو دوران ملازمت فوت ہونے، معذور ہونے یا بیمار ہونے کی صورت میں انہیں معاوضہ کا حقدار بناتا ہے۔ اسی طرح Maternity Benefit Act' خاتون ملازمین کو بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں کچھ مدت کے لئے مفید ہے۔ Employees Provident Act منظم شعبہ میں کام کرنے والے مزدوروں اور ملازمین کو پراویڈنٹ فنڈ سے فائدہ اٹھانے کا حقدار بناتا ہے۔

5. **ٹیکس کاری (محصول کاری):** اہم اصلاحات کی وضاحتیں اور یہ چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو روکنے کے لئے بنایا گیا محصول نظام ہے۔

1. **قومی آمدنی (National Income)** : قومی آمدنی کسی بھی ملک میں سالانہ پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی بازاری قدر ہے۔

2. **خام قومی پیداوار GNP** : یہ ایک ملک میں جاریہ سال پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی زری قدر ہوتی ہے۔ اس میں بیرون ملک والی نقد آمدنی کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

3. **فرسودگی (Depreciation)** : مشینوں کی ٹوٹ پھوٹ یا تبدیلی کی قیمت۔

4. **خالص قومی پیداوار NNP (Net National Product)** : خام قومی پیداوار میں سے فرسودگی کو منہا کر دینا۔

5. **خام گھریلو پیداوار GDP** : کسی بھی ملک میں ایک سال میں اپنے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے پیدا ہونے والی اشیاء کو خام گھریلو پیداوار کہتے ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والی نقد آمدنی کو خام گھریلو پیداوار میں شامل نہیں کیا جاتا۔

6. **فلاحی ادائیگیوں** : وظائف، بیروزگاری بھتہ وغیرہ کی شکل میں کی جانے والی ادائیگیاں۔ یہ وہ رقم ہے جس کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔

7. **رعایت (Subsidies)** : جب ایک پیدا کنندہ اپنی پیداوار کو اس کی لاگت سے کم میں فروخت کرتا ہے تو اس کے نقصان کی پابجائی کے لئے حکومت کی جانب سے دی جانے والی رقم کو رعایت یا سبسیڈی کہتے ہیں۔

8. فی کس آمدنی : فی کس آمدنی کسی بھی ملک کے افراد کی اوسط آمدنی ہوتی ہے۔ جو قومی آمدنی کو ملک کی کل آبادی سے تقسیم کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔

9. قابل صرف (Disposable Income) : قابل صرف آمدنی شخصی آمدنی کا حصہ ہوتی ہے اور فرد کے پاس راست محاصل کی ادائیگی کے بعد بچی رہتی ہے۔

عوامی مالیہ (Public Finance)

عوامی مالیہ عوامی ارباب اقتدار (Public Authorities) یعنی حکومت کی آمدنی و خرچ سے بحث کرتا ہے۔ عوامی مالیہ میں زر کے حصول کے مقاصد، طریقوں، اثرات اور حکومت کی جانب سے کئے جانے والے خرچ ہیں۔

عوامی مالیہ کے اجزاء (Components of Public Finance)

I. عوامی آمدنی (Public Revenue)

مختلف ذرائع میں حکومت کو حاصل ہونے والی آمدنی کو عوامی آمدنی (Public Revenue) کہا جاتا ہے۔ اس کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (1) محصول آمدنی (2) غیر محصول آمدنی

1. **محصول آمدنی (Tax revenue)**: محصولات کے ذریعہ عوام سے حاصل کی جانے والی آمدنی کو محصول آمدنی۔
وسیع طور پر محصولات کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (a) راست محاصل (b) بالراست محاصل

جی ایس ٹی (GST): اشیاء و خدمات ٹیکس (GST) ایک بالواسطہ محصول ہے جس کو ہندوستان میں کئی محصولات کے بجائے لاگو کیا گیا ہے۔

2. **غیر محصول آمدنی (Non Tax Revenue)**: حکومت محصولات کے علاوہ دیگر ذرائعوں سے بھی آمدنی حاصل کرتی ہے۔ جو غیر محصولاتی آمدنی کہلاتی ہے جیسے:

a) انتظامی آمدنی (Administrative Revenue) b) تجارتی آمدنی (Commercial Revenue)

c) قرض اور پیشگیاں، d) امدادی عطیہ جات (Grants-in-aid)

عوامی خرچ (Public Expenditure): مختلف معاشی سرگرمیوں پر حکومت کی جانب سے کئے جانے والے خرچ کو عوامی خرچ کہا جاتا ہے۔

عام طور پر حکومتیں ملک کی معیشت کی بہتری کے لئے حسب ذیل مدات پر خرچ کرتی ہیں: (i) دفاع (ii) اندرونی تحفظ (پولیس) (iii) معاشی خدمات (زراعت، صنعت، بجلی، حمل و نقل، مواصلات، سائنس و ٹکنالوجی وغیرہ) (iv) سماجی خدمات (تعلیم، صحت، نشریات وغیرہ) (v) دیگر عام خدمات (مملکت کے اعضاء، ٹیکس کی وصولی، بیرونی معاملات وغیرہ) (vi) وظیفے (vii) رعایتیں (viii) ریاستی حکومتوں کو عطیہ جات (ix) بیرونی حکومتوں کو عطیہ جات (x) ریاستی حکومتوں کو قرض (xi) عوامی اداروں کو قرض (xii) بیرونی حکومتوں کو قرض (xiii) قرضوں کی واپس ادائیگی (اصل رقم، سود اور قرض انتظامیہ) (xiv) ریاستوں کو قدرتی

آفات پر امداد وغیرہ۔

عوامی قرض (Public Debt): جب حکومت کی مختلف سرگرمیوں پر خرچ آمدنی سے بڑھ جاتا ہے تو اس کے پاس ایک ہی چارہ (option) ہوتا ہے کہ وہ عوامی قرض حاصل کرے۔ ایک حکومت اندرون ملک اور بیرون ملک مختلف ذرائعوں سے قرض حاصل کرسکتی ہے۔ اس سے عوامی قرض پیدا ہوتا ہے۔ عوامی قرض کے دستاویز، مختلف قسم کے حکومتی بانڈز اور سیکوریٹیز کی شکل میں پائے جاتے ہیں۔

ذرائع کی بنیاد پر عوامی قرض کی دو زمروں میں درجہ بندی کی جاتی ہے:

(i) **اندرونی قرض (Internal debt)**: (ii) **بیرونی قرض (External debt)**:

عوامی قرض کی بازادائیگی یا واپسی (Redemption of Public Debt)

حکومت کی جانب سے قرض کی واپس ادائیگی کو ''عوامی قرض کی بازادائیگی'' کہا جاتا ہے۔ عوامی قرض کی بازادائیگی کے لئے حسب ذیل طریقوں پر عمل کیا جاتا ہے

(i) **فاضل بجٹ (Surplus Budget)**: فاضل بجٹ سے مراد عوامی خرچ سے زیادہ عوامی آمدنی رکھنا ہے۔ اگر حکومت فاضل بجٹ بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے تو عوامی قرض کی واپس ادائیگی کے لئے زائد آمدنی کو استعمال کرسکتی ہے۔

(ii) **ری فنڈنگ (Refunding)**: از سرنو فنڈنگ سے مراد نئے بانڈز اور سیکوریٹیز کی اجرائی ہے تاکہ حاصل ہونے والے قرض سے عوامی قرض کی ادائیگی ممکن ہو سکے۔

(iii) **سالانہ ادائیگیاں (Anuities)**: اس طریقہ میں حکومت ہر سال عوامی قرض کا ایک حصہ ادا کرتی ہے۔

(iv) **سنکنگ فنڈ (Sinking Fund)**: اس طریقہ میں حکومت ایک علیحدہ فنڈ قائم کرتی ہے جس کو Sinking Fund (سرمایہ بے باقی) کہا جاتا ہے۔ عوامی آمدنی کا ایک حصہ ہر سال اس فنڈ میں جمع کیا جاتا ہے تاکہ اس فنڈ سے عوامی قرض کی واپسی ممکن ہو۔ اس کو بازادائیگی کا بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

(v) **تبدیلی (Conversion)**: تبدیلی سے مراد موجودہ قرضوں کو ان کی معیاد پوری ہونے سے قبل نئے قرضوں میں تبدیل کردینا ہے۔ یہ طریقہ اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جب نئے قرضوں پر عائد شرح سود موجودہ قرضوں پر عائد شدہ شرح سود سے کم ہو۔

(vi) **زائد محصول کاری (Additional Taxation)**: عوامی قرض کی واپس کے لئے حکومت ضروری فنڈس کے حصول کی خاطر زائد محصولات کا سہارا لے سکتی ہے۔ اس طریقہ میں چند محصولات عائد کئے جاتے ہیں۔

(vii) **محصول اصل (Capital Levy)**: محصول اصل ایک بھاری اور ایک ہی دفعہ عائد کیا جانے والا ٹیکس ہے۔

مرکز۔ریاست مالیاتی تعلقات۔وفاقی مالیہ، فینانس کمیشن

(Centre-State Financial Relations - Federal Finance - Finance Commission)

مرکز۔ریاست مالیاتی تعلقات (Centre-State Financial Relation)

مرکز (یونین) اور ریاستوں کے درمیان مالیاتی تعلقات کی وضاحت دستور میں کی گئی ہے۔ دستور مرکزی پارلیمنٹ کو مختلف

مدات پر ٹیکس عائد کرنے کا خصوصی اختیار دیتا ہے۔

1. مرکزی حکومت کے خصوصی اختیارات (Exclusive Powers of Union Government)

وہ موضوعات جن پر مرکزی حکومت کو ٹیکس عائد کرنے کے اختیارات حاصل ہیں وہ یہ ہیں: (a) کسٹم ڈیوٹی (b) کارپوریشن ٹیکس (c) کیپٹل گینس (منافع سرمایہ) (d) آمدنی ٹیکس پر سرچارج اور (e) ریلوے کرایہ جات وغیرہ۔

2. ریاستی حکومتوں کے خصوصی اختیارات (Exclusive Powers of State Government)

حسب ذیل پر ٹیکس عائد کرنے کے خصوصی اختیارات ریاست کو حاصل ہیں: (a) زمینات کی آمدنی (b) اسٹامپ ڈیوٹی (c) اسٹیٹ (جائیداد) ڈیوٹی (d) انٹری ٹیکس (e) بکری ٹیکس (f) سواریوں اور اشیاء تعیشات پر ٹیکس۔

باقی تمام محصولات عائد کرنے کے اختیارات مرکز کو حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی جو موضوعات / مدات یونین کی فہرست میں اور ریاستوں کی فہرست میں شامل نہیں ہیں ان پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار صرف مرکزی حکومت کو ہوتا ہے۔

مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے ٹیکس عائد کئے جانے کے خصوصی اختیارات کے علاوہ تین دیگر زمروں کے محصولات (Taxes) پائے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

(i) دستور میں 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے بعد، ریاست کے Consolidated Fund کے قیام کا موقع فراہم کیا گیا ہے جس سے وسائل، دیہاتی پنچایتوں اور بلدیات کو فراہم کئے جائیں گے۔

(ii) دفعہ 360 کے مطابق مالی ایمرجنسی کے اعلان کے دوران صدر جمہوریہ ریاستوں کو مالیاتی رہنمایانہ ہدایات دے سکتے ہیں۔

وفاقی مالیہ (Federal Finance)

وفاقی مالیہ سے مراد، مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کا مالیہ اور ان کے درمیان تعلق ہے۔ وفاقی مالیہ کے نظام میں آمدنیوں اور اخراجات کے تمام مدات کو مرکزی حکومت، ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔ تینوں طرح کی حکومتیں اپنے متعلقہ مدات پر خرچ کرنے اور اپنے متعلقہ وسائل سے آمدنی حاصل کرنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔

G.S.T (Goods and Services Tax) اشیاء و خدمات محصول جو یکم جولائی 2017ء کو ہندوستان میں لاگو کیا گیا۔ یعنی کہ تمام بالواسطہ محاصل کو ہٹا کر ایک ہم قسم کا بالواسطہ ٹیکس G.S.T لاگو کیا گیا۔ اس کے لاگو کرنے میں تقریباً 17 سال کا عرصہ لگا۔

سب سے پہلے ہندوستان کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے 2000 میں اس کی شروعات کی تھی۔ دنیا میں 160 ممالک میں جی ایس ٹی لاگو کیا گیا ہے۔

تین چیزوں پر جی ایس ٹی لاگو نہیں کیا گیا۔ 1. کسٹم ڈیوٹی 2. الکوہل 3. پٹرول

ہندوستان میں جی ایس ٹی کی شرح کے پانچ اقسام (Categories) ہیں۔

1. 0%: اشیائے ضروریات جو روزآنہ استعمال کئے جاتے ہیں ان پر 0% یعنی کوئی ٹیکس نہیں ہوگا جیسے گوشت، ترکاری، سندور، بندی، بندی، اخبارات، Bangles وغیرہ۔

2. 5% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء جیسے کافی، چائے، کریم، پنیر وغیرہ۔

3. 12% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء جیسے Butter، Chees، گھی، ڈرائی فروٹ، ٹوتھ پاوڈر، اگربتی، Packed Food وغیرہ۔

4. 18% جی ایس کے تحت Pasta، Cornflakes، کیک پیشتری، Sauces، آئسکریم، Mineral Water، Envelop، Tissues، Note Books وغیرہ۔

5. 28% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء سارے (Luxury) اشیاء اور Branded اشیاء پر 28% ٹیکس لاگو کیا گیا۔

مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy)

مالیاتی پالیسی حکومت کی جانب سے اپنائی جاتی ہے اس کو حکومت کی پالیسی سے منسوب کیا جاتا ہے جو محصول اندازی، قرض داری، خرچ اور خسارہ مالیہ سے سروکار رکھتی ہے۔

کینس (Keynes) نے مالیاتی پالیسی کو توازن محاصل کی طرح خیال کیا ہے جس سے ایک طرف صرف کے میلان اور ترغیبی سرمایہ کاری کے درمیان ردوبدل اور دوسری طرف خرچ کو مکمل روزگار کی برقراری کیلئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

A.Plenner کے مطابق مرکزی خیال یہ ہے کہ حکومت کی مالیاتی پالیسی اس کا خرچ اور اسکی محصول اندازی اس کی قرض داری اور قرضوں کی واپسی، نئے زر کی اجرائی اور زر کی واپسی کو صرف اس نظریہ سے دیکھا جائے کہ ان تمام طرح کے عملوں سے نتائج بہتر برآمد ہوں۔

پروفیسر Mathur کی مالیاتی پالیسی ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک سے مطابقت رکھتی ہے۔

طویل مدتی مالیاتی پالیسی (Long Term Fiscal Policy)

ساتویں منصوبے میں طویل مدتی حکمت عملی کو ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا تاکہ موازنہ آمدنیوں اور اخراجات کو بحال کرسکے۔ جس کی وجہ سے عوامی شعبہ بغیر افراط زر کے ترقیاتی خرچ کے لئے سرمایہ فراہم کرسکے اور ساتھ ساتھ خانگی شعبہ کے تعلق سے بھی ایک مستحکم مالیاتی پالیسی پر عمل کیا جاسکے۔ منصوبہ دستاویز میں اس قسم کی طویل مدتی حکمت عملی کے چار عناصر ترکیبی کو مخصوص کیا گیا۔

i. محاصل ساخت کی اصلاح اور استحکام تاکہ آمدنی میں نمو کے لئے یہ لچک پذیر اور جوابدہ بن سکے۔

ii. مناسب خرچ پالیسی کی تشکیل۔

iii. مالیاتی نظم وضبط کا قیام خاص طور پر غیر افراطی مالیاتی پالیسی کی ضرورت کی تکمیل۔

iv. عوامی شعبے کے کاروبار کے لئے ایسی پالیسیوں کی تشکیل جس کی وجہ سے ان کی کارکردگی میں اصلاح وترقی ہو اور وہ فاضلات پیدا کرسکے۔

نمو، جدیدیت، خود انحصاری اور سماجی انصاف کے بنیادی مقصد کے لئے طویل مدتی مالیاتی پالیسی اصل میں ایک مالیاتی ردعمل ہے اس کے مخصوص مقاصد ہیں۔

a) سالانہ موازنوں کے سلسلے کو ایک متعین رخ یا سمت عطاء کرنا اور مطابقت پیدا کرنا۔

b) قاعدے پر مبنی مالیاتی پالیسیوں کے رول کے لئے زیادہ مواقع فراہم کرنا۔

c) معاشی پالیسی اور اس کے انتظام کے لئے ایک زیادہ متحدہ طریقہ کار کو ترقی دینے میں مدد کرنا۔

طویل مدتی مالیاتی پالیسی کے خصوصیات(Features of Long Run Fiscal Policy)

1. ترقی پذیر اور استدلال بلواسطہ محصول کی ساخت اختیار کرنا۔

2. اشیاء ضروریہ اور غذائی اشیاء جیسے شکر، خوردنی تیل وغیرہ کی تقسیم امدادی قیمتوں پر کی جائے۔

3. حکومت جملہ محصول آمدنی میں راست محاصل کے حصہ میں اضافہ کرنا چاہئے۔

4. محصول سے گریز کرنے والوں پر سختی سے قانونی کارروائی کی جائیگی۔

5. املاک ڈیوٹی ختم کردی جائے۔

6. آمدنی محصول اور دولت محصول کی شرحیں پست کردی جائیں۔

مختصر یہ کہ طویل مدتی مالیاتی پالیسی کا مقصد کارپوریٹ سیکٹر کی سرمایہ کاری کے لئے استحکام مہیا کرنا ہے۔

وفاقی مالیہ کے اصول (Principles of Federal Finance)

1. آزادی اور ذمہ داری کا اصول(Principle of Freedom and Responsibility)

آزادی اور ذمہ داری کا اصول یہ واضح کرتا ہے کہ وفاق میں حکومت کی ہر سطح کو آزادانہ مالیاتی اختیار دینا چاہئے اور حکومت کی ہر سطح کو علحدہ آزادانہ ذرائع مالیاتی ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ اس کو محصول اندازی کے خرچ کرنے کے اختیارات اور قرض لینے اور دینے کے اختیارات حاصل ہونا چاہئے تاکہ عوامی فرائض کو موثر طور پر انجام دے سکے۔

2. مطابقت اور لچک داری اصول(Principle of Elasticity)

اس اصول کے مطابق ہر ایک حکومت کو تجویز کردہ مسائل اس کے موجودہ فرائض کی ادائیگی کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس قسم کی مطابقت کا تعلق موجودہ اور آئندہ کی ضروریات سے بھی ہونا چاہئے۔ بدلتے ہوئے صنعتی اور معاشی حالات کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ مالیاتی ڈھانچہ کو جہاں تک ممکن ہوسکے لچک پذیر بنایا جائے۔

3. عملی کارکردگی اور انتظامی معیشت (Principle of Practical Efficiency & Economic Organisation)

اس اصول کے مطابق ہر ایک حکومت بعض محاصل کو موثر طور پر کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کرسکتی ہے۔ ایک حکومت کو تجویز کردہ محاصل ایسے محاصل ہونا چاہئے جنہیں وہ حکومت دوسری حکومت کے مقابلے میں زیادہ کارکردگی کے ساتھ انتظامی اور اصولی مصارف میں کفایت شعاری کے ساتھ وصول کرسکتی ہو۔

وفاقی نظام کی جانچ (Testing of Federal Finance System)

وفاقی نظام کی جانچ اور توضعات کو حکومت ہند کے 1935ء ایکٹ میں بتایا گیا ہے۔ اس قانون میں مختلف علاقوں کی معاشی آزادی سے

متعلق بنیادی اصول درج ہیں۔

1. معاشی طور پر مستحکم مرکزی حکومت اس مقصد کے حصول کی خاطر درج ذیل توضعات کو اختیار کرتی ہے۔

i. زیادہ لچکدار اور کثیر پیداواری ذرائع آمدنی حکومت کے حوالے کرنا۔

ii. زر اور بینکنگ، کرنسی کی اجرائی، خسارہ، بجٹ کی تجویز کرنے کا اختیار مرکزی حکومت کو حاصل ہے۔

iii. مرکزی وریاستی فہرست کے علاوہ جو اختیارات ہیں وہ مرکزی حکومت کو دینا۔

2. معاشی اختیارات اور فرائض کا مکمل تعین۔

اس کے لئے دستور میں تین فہرستیں بنائی گئی۔

i. مرکزی فہرست ii. ریاستی فہرست iii. مشترکہ فہرست

3. وسائل کی تقسیم سے متعلق توضعات: اس کے لئے دستور میں تین چیزیں فراہم کی گئی۔

i. محصول میں حصہ ii. گرانٹس عطیات امداد iii. قرضہ جات

4. وسائل کی تقسیم میں لچک پذیری: مرکزی حکومت کے وسائل کی ریاستوں کو تبدیلی کے لئے ہر سال مالیاتی کمیشن کی جانب سے سفارش کی جاتی ہے۔

راست محاصل یا بلا واسطہ محاصل (Direct Taxes)

راست محصول سے مراد وہ محصول جو جس شخص پر عائد کیا جاتا ہے وہ ہی شخص محصول کو ادا کرتا ہے مثلاً انکم ٹیکس اور ملکیت ٹیکس وغیرہ۔

آمدنی ٹیکس (Income Tax)

1860ء میں Sir James Wilson نے پہلی مرتبہ ہندوستان میں ایک عارضی قدم کے طور پر محصول آمدنی رائج کیا جس کا مقصد 1857ء کے ہندوستانی غدر کی وجہ سے ہوئے مالی مشکلات پر قابو پانا تھا۔ محصول آمدنی زرعی اور غیر زرعی آمدنی دونوں پر عائد کی گئی۔

بالواسطہ محصول (Indirect Tax)

بالواسطہ محصول سے مراد وہ محصول ہے جس میں جس شخص پر محصول عائد کیا جاتا ہے تو وہ ٹیکس کا بوجھ دوسروں پر منتقل کرتا ہے۔

مالیاتی کمیشن (Finance Commission)

ہندوستان میں مالیاتی کمیشن کی تشکیل 1951ء میں عمل میں آئی۔ اس کا قیام دستور ہند کی دفعہ 280 کے تحت صدر جمہوریہ کی جانب سے ہوا۔ اس کی تشکیل مرکزی وریاستی حکومتوں کے مالیاتی تعلق کا تعین کرنے کے لئے عمل میں آئی۔ دستور کے مطابق کمیشن کا تقرر ہر (5) سال میں ہوتا ہے۔ جو چیرمین سکریٹری اور چار دیگر اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اب تک 15 مالیاتی کمیشنوں کا تقرر عمل میں آچکا ہے۔ تاحال 14 کمیشنوں نے اپنی رپورٹس پیش کی ہے۔

مالیاتی کمیشن کے فرائض درج ذیل ہیں:

1. مرکز اور ریاستوں کے درمیان ٹیکس کی نقد رقم کی تقسیم۔ 2. ریاستوں کو دیئے جانے والے عطیات کی نگرانی کرنے والے عوامل اور اس کی مقدار کو طئے کرتا ہے۔

3. ایک ریاست کے مستحکم فنڈ (Consolidated fund) میں اضافہ کی خاطر ضروری اقدامات کے لئے صدر کو تجاویز پیش کرنا۔

چودھواں مالیاتی کمیشن (Fourteenth Finance Commission)

پہلے مالیاتی کمیشن نے اپنی رپورٹ 1952 میں پیش کی تھی۔ مالیاتی کمیشن صدر کو مشورہ دیتی ہے کہ انکم ٹیکس کا کتنا حصہ مرکز کو اپنے پاس رکھنا چاہئے اور انکم ٹیکس کے قابل تقسیم نفع کو ریاستوں کے درمیان تقسیم کرنے کے لئے کونسے اصولوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ چودھویں مالیاتی کمیشن کا تقرر 2/جولائی 2013 کو Y.V. Reddy چیرمین شپ میں ہوا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ 15 ڈسمبر 2014 کو پیش کی۔

چودھویں مالیاتی کمیشن کی اہم تجاویز

1) قرن ٹیکس آمدنی کی نقد رقم میں ریاستوں کے حصہ کو 32% سے بڑھا کر 42% کرنا۔

2) مقامی حکومتوں کے لئے 2011 کی آبادی کے اعداد و شمار کی بنیاد پر 90% اہمیت اور رقبہ کی بنیاد پر 10% وھپ دیا جانا۔

3) ریاستوں کو بنیادی عطیہ جات اور کارکردگی عطیہ جات کی شکل میں عطیات کی تقسیم کرنا شامل ہیں۔

پندرھواں مالیاتی کمیشن (Fifteenth Finance Commission)

حکومت ہند نے 27/نومبر 2017 کو پندرھویں مالیاتی کمیشن کا تقرر کیا جس کے چیرمین N.K.Singh ہیں۔ کمیشن کی سفارشات 5 سال کی مدت 2020-25 کے لئے ہیں۔ کمیشن کو اپنی رپورٹ 30 اکٹوبر 2019 تک پیش کرنے کو کیا گیا تھا۔

کمیشن کو ہدایت دی گئی ہے کو وہ مختلف ریاستوں کے اخراجات کی ضرورتوں کے شمار کے سلسلہ میں 2011 کی مردم شاری کے آبادی کے اعداد و شمار کو بنیاد بنائے۔ یہ پہلا کمیشن ہے جو اپنی سفارشات مابعد GST دور میں پیش کرے گا۔

بجٹ (Budget)

بجٹ اعداد کے تین مجموعوں کو دکھاتا ہے۔ جو (1) گذشتہ برسوں کے حقیقی اعداد (2) موجودہ برس کے لئے بجٹ اور نظر ثانی شدہ اعداد (3) اگلے برس کے لئے تخمینہ بجٹ۔ حکومت قانون ساز اداروں کی منظوری سے قبل کوئی خرچ نہیں کرسکتی۔

مقاصد (Objectives): بجٹ کا اہم مقصد ٹیکس تجاویز اور حکومت کی مختلف سرگرمیوں کے لئے وسائل کی تقسیم کے لئے مقنّنہ سے منظوری حاصل کرنا ہوتا ہے۔

بجٹ تخمینے (Budget Estimates): بجٹ میں اگلے مالیاتی سال کے لئے بجٹ تخمینے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ مالیاتی سال کے لئے بجٹ تخمینے اور نظر ثانی شدہ تخمینے سے بھی ظاہر کئے جاتے ہیں۔

بجٹ کے اجزاء (Components of the Budget)

بجٹ میں حکومت کے حصولیات (آمدنی) اور اخراجات دونوں شامل ہوتے ہیں۔

بجٹ کی قسمیں (Types of Budget)

وصولیات اور اخراجات میں فرق کی بنیاد پر بجٹ کی تین قسمیں پائی جاتی ہیں:

1. **فاضل بجٹ(Surplus Budget)**: اس سے مراد ایسا بجٹ ہے جس میں کل آمدنی کل اخراجات سے زائد ہوتی ہے (R>E)
2. **خسارہ بجٹ (Dificult Budget)** : اس سے مراد ایسا بجٹ ہے جس میں جملہ خرچ جملہ آمدنی سے زائد ہوتا ہے۔ (R<E)
3. **متوازن بجٹ (Balanced Budget)**: اس سے مراد ایسا بجٹ ہے جس میں جملہ اخراجات اور جملہ آمدنی مساوی ہوتے ہیں۔ (R=E)

بجٹ خسارہ (Budget Deficits)

عام طور پر' بجٹ خسارہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب بجٹ میں جملہ اخراجات جملہ وصولیات (آمدنی) سے بڑھ جاتے ہیں۔ ایک بجٹ کے حوالہ سے تکنیکی طور پر چار طرح کے خسارے dificits پائے جاتے ہیں۔

1. **آمدنی خسارہ (Revenue Deficit)**: آمدنی خسارہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب آمدنی اخراجات آمدنی وصولیات سے بڑھ جاتے ہیں۔

آمدنی خسارہ = آمدنی وصولیات - آمدنی اخراجات

2. **بجٹ خسارہ (Budget Deficit)**: بجٹ خسارہ' جملہ وصولیات اور جملہ اخراجات کے درمیان فرق ہے۔

بجٹ خسارہ = جملہ وصولیات - جملہ اخراجات

3. **مالی خسارہ (Fiscal Deficit)**: مالی خسارہ' جملہ اخراجات اور جملہ آمدنی کے درمیان کا فرق اور اس میں مارکٹ قرضوں کو جمع کرنا ہے۔

مالی خسارہ = (جملہ آمدنی - جملہ خرچ) + مارکٹ قرضے اور دیگر واجبات **یا**

مالی خسارہ = بجٹ خسارہ + مارکٹ قرضے اور دیگر واجبات

4. **بنیادی خسارہ (Primary Deficit)**: بنیادی خسارہ سے مراد مالی خسارہ تفریق سود کی ادائیگیاں ہے

بنیادی خسارہ = مالی خسارہ - سود کی ادائیگیاں

جدید حکومتیں' معاشی ترقی کے لئے مالیہ کی ضرورت کے پیش نظر بڑھتے اخراجات کی تکمیل کی خاطر خسارہ بجٹ کا سہارا لے رہی ہیں۔ لیکن یہ ناپسندیدہ ہے کہ بڑے خسارے کئے جائیں' خصوصاً مالی خسارہ کیونکہ اس سے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1. **مجموعی رسد قیمت (Aggregate Supply Price)** : مجموعی رسد' معیشت میں اشیاء اور خدمات کی جملہ رسد ہے۔ مجموعی رسد قیمت سے مراد وہ کم از کم جملہ آمدنی ہے جو تاجرین معیشت میں ان کی جملہ پیداوار فروخت کرکے حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔

2. مجموعی طلب قیمت(Aggregate Demand Price): مجموعی طلب' معیشت میں اشیاء اور خدمات کی جملہ طلب ہے۔ مجموعی طلب قیمت سے مراد وہ رقم ہے جو جملہ پیداوار پر خرچ ہونے کی توقع ہے۔ یہ جملہ اخراجات بھی کہلاتی ہے۔
مجموعی طلب = صرف اخراجات + سرمایہ کاری)

3. موثر طلب (Effective Demand) : موثر طلب وہ مجموعی طلب ہے جو مجموعی رسد کے مساوی ہوجاتی ہے ۔اس سے مراد حالت توازن پر مجموعی طلب ہے۔

4. اُجرت کٹوتی پالیسی(Wage-Cut Policy) : اس پالیسی کی وکالت A.C. Pigou (کلاسیکی ماہر معاشیات) نے معیشت میں بیروزگاری کو کم کرنے کے لئے کی ۔اس کے مطابق مزدوروں کی اجرتیں کم کردینی چاہئے تاکہ بیروزگاروں کو روزگار مل سکے۔

5. بجٹ(Budget) : بجٹ ایک سالانہ گوشوارہ ہے جو آنے وال مالی سال (یکم اپریل تا 31مارچ) کے لئے حکومت کے تخمینہ وصولیات (آمدنی) اور تخمینہ اخراجات کوظاہر کرتا ہے۔

6. ووٹ آن اکاؤنٹ(Vote on Account) : ووٹ آن اکاؤنٹ ایک عبوری بجٹ ہے جو باقاعدہ/ عام بجٹ کی پیشکشی کو چندمہینوں کے لئے التواء میں رکھنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

7. آمدنی خسارہ (Revenue Deficit) : آمدنی خسارہ' آمدنی وصولیات اور آمدنی اخراجات کا فرق ہوتا ہے۔

8. مالی خسارہ (Fiscal Deficit) : یہ بجٹ خسارہ جمع مارکٹ قرضہ جات ہے۔

9. بنیادی خسارہ (Primary Deficit) : یہ مالی خسارہ تفریق سوداادائیگیاں ہے۔

10. قرض کی بازادائیگی (Redemption of Debt) : اس سے مراد قرضوں کی واپس ادائیگی ہے۔

11. عوامی مالیہ(Public Finance) : یہ عوامی ارباب اقتدار (مرکزی' ریاستی اور مقامی حکومتیں) کی آمدنیوں اور اخراجات سے بحث کرتا ہے۔

12. محصول سرمایہ(Capital levy) : یہ ایک once-for-all ٹیکس ہے جو اصل اثاثہ جات اور جائیدادوں پر عائدکیا جاتا ہے۔

13. وفاقی مالیہ(Federal Finance) : اس سے مراد آمدنی کے مختلف مدات کی مرکزی' ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان تقسیم اور ہم آہنگی ہے۔

14. مالیاتی کمیشن (Finance Commission) : اس کا قیام صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے دستور ہند کی دفعہ 280 کے تحت پانچ سال کی مدت کے لئے 1951 میں عمل میں آیا۔ یہ مرکز اور ریاست کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم کی تجاویز پیش کرتا ہے۔تاحال ہندوستان میں پندرہ مالیاتی کمیشن قائم کئے جا چکے ہیں۔

زر (Money)

لفظ 'Money' کو روم کی دیوی جونو مونیٹا (Juno Moneta) کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔زر کو ایک حسابی اکائی (Unit of Account) کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً روپیہ ہندوستان میں زر کی حسابی اکائی ہے، اس ملک میں تمام اثاثوں کی قدر کو روپیوں میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہر ملک کی اپنی ایک مخصوص شمار کی اکائی اور کرنسی ہوتی ہے۔امریکہ کی کرنسی ڈالر، انگلینڈ کی اسٹرلنگ پاؤنڈ اور جاپان کی Yen ہے، یوروپی ممالک کی مشترک کرنسی کو Euro کہا جاتا ہے۔

بارٹر سسٹم (Barter System)

بارٹر نظام میں ایک جنس کا دوسری جنس سے تبادلہ عمل میں آتا تھا یعنی اشیاء کی خریدی اشیاء سے۔اس نظام میں، کوئی بھی اپنا تمام قابل صرف سامان تیار کرنے کے قابل نہیں تھا۔نتیجتاً، وہ آپس میں اشیاء کا تبادلہ کرتے تھے۔مثال کے طور پر، ایک دھان کا پیدا کرنے والا اپنی دھان کو کپڑا پیدا کرنے والے سے تبدیل کرتا تھا۔اس طرح، یہ نظام کئی ایک مشکلات سے گھرا ہوا تھا۔

زر کے متعلقہ تصورات (Related Concepts of Money)

(i) **کرنسی (Currency)**: کرنسی، زر کی ایک شکل ہے، جو معیشت میں مالیاتی اتھاریٹی جیسے حکومت اور مرکزی بینک کی جانب سے گردش کروائی جاتی ہے۔کرنسی میں کاغذی نوٹ اور سکے شامل ہیں یہ زر کا صرف ایک جز ہے۔صرف کرنسی ہی نہیں بلکہ طلب ڈپازٹ اور وقتی ڈپازٹ (Time Deposit) بھی شامل ہیں۔

(ii) **سیالیت یا نقد پذیری (Liquidity)**: اثاثوں میں پائی جانے والی وہ صلاحیت جس کو زر میں بدلا جاسکتا سیالیت (Liquidity) کہلاتی ہے۔لہٰذا "سیالیت" اثاثے کی ایسی صلاحیت ہے جو راست ذریعہ مبادلہ کا کام انجام دیتی ہے۔زر، راست ذریعہ مبادلہ کا کام انجام دیتا ہے۔ لہٰذا زر کو مکمل نقد اثاثہ (Perfect liquid asset) مانا جاتا ہے، دوسرے اثاثے زر کی مانند سیال نہیں ہوتے اس لئے کہ عوام انہیں ذریعہ مبادلہ کے طور پر قبول نہیں کرتے اُنہیں زر میں بدلنے پر ہی ان کے ذریعہ تبادلہ عمل میں آتا ہے اگرچہ کہ ان میں سیالیت پائی جاتی ہے تاہم درجہ سیالیت ایک اثاثے کا دوسرے اثاثے سے مختلف ہوتا ہے۔

(iii) **مثل زر (Near Money)** : "مثل زر" سے مراد ایسے تمام نقد اثاثے ہیں جن کو زر تسلیم نہیں کیا جاتا۔لیکن اُنہیں ایک مختصر وقت میں زر میں تبدیل کیا جاسکتا ہے

یہاں مثل ازر اثاثوں کی چند مثالیں دی گئی ہیں: (a) تجارتی بینکوں کے بچت ڈپازٹ (Savings Deposit) اور معیادی ڈپازٹ (Time Deposit)۔ (b) پوسٹ آفس کے سیونگ ڈپازٹ (بچت کھاتے) اور پوسٹ آفس بانڈس۔ (c) جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں (مشترک سرمایہ کمپنیوں) کے حصص (Shares) اور اسٹاکس (Stocks)۔ (d) U.T.I کے یونٹس (e) سیونگ بانڈ اور سرٹیفکیٹس (Savings Bond and Certificates) (f) خزانہ بل (Treasury bills) (g) مبادلہ بل اور سرکاری سیکیورٹیز (Securities) اور سرکار ضامن سیکیورٹیز (h) LIC پالیسی کی نقد حوالے جات کی قدریں (i) بلڈنگ سوسائٹیوں کے ڈپازٹ (j) سفری چکس (Traveler's Cheques) یہ اثاثے زر کے قریبی متبادل ہیں لہٰذا انہیں مثل زر یا (Quasi Near Money money/Near Money) کہا جاتا ہے۔

زر کے اقسام (Types of Money)

1. **شئے زر اور نمائندہ زر (Commodity Money and Representative Money)**: شئے زر میں دھاتی سکے شامل ہیں جن کی ظاہری یا عرضی قدر اور ذاتی قدر یکساں ہوتی ہے ان کو اعلیٰ/عمدہ زر (Full-Bodied Money) بھی کہتے ہیں ۔نمائندہ زر میں سکّے اور کاغذی زر شامل ہیں۔ جن کی ذاتی قدر اُن کی ظاہری قدر سے کم ہوتی ہے۔

2. **قانونی زر اور اختیاری زر (Legal tender Money and Optional Money)** : قانونی حیثیت کی بنیاد پر زر کو قانونی زر اور اختیاری زر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ قانونی زر' وہ زر ہے جو اشیاء اور خدمات خریدنے کے لئے' از روئے قانون ہر ایک کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ اختیاری زر وہ ہے جو تجارتی بینکس کی جانب سے قرض کی تخلیق ڈرافٹ اور چیک وغیرہ کی شکل میں جاری کیا جاتا ہے اختیاری زر کہلاتا ہے۔

3. **دھاتی زر اور کاغذی زر (Metallic Money and Paper Money)** : دھاتی زر (Metalic Money) دھات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ جیسے سونا' چاندی' کانسہ (Nickel)' اسٹیل وغیرہ۔ دھاتی سکے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (1) معیاری سکے یا اعلیٰ قسم کے سکے اور (2) ٹوکن زر یا ٹوکن سکے۔ کاغذی زر (Paper Money) تمام کرنسی نوٹ کاغذ پر چھاپے جاتے ہیں لہٰذا کرنسی نوٹ کاغذی زر ہے۔ کرنسی نوٹ 2000 روپے' 500 روپے' 100 روپے اور 50 روپے اور 20 روپے اور 10 روپے کی شکل میں کاغذ پر چھاپے جاتے ہیں۔

4. **معیاری زر اور علامتی زر (Standard Money and Token Money)** : معیاری زر (Standard Money) کی ظاہری قدر اور ذاتی قدر (Interinsic Value) یکساں ہوتی ہے۔ علامتی زر (Token Money) زر یا کرنسی کی اکائی ہے جس کی ذاتی قدر سے اس کی ظاہری قدر زیادہ ہو۔ مثال: 1' 2 اور 5 روپے کے سکے وغیرہ۔

5. **اُدھار زر (ساکھ زر) (Credit Money)**: اس کو بینک زر (Bank Money) بھی کہتے ہیں اس کی تخلیق تجارتی بینک کرتے ہیں۔ اس سے مراد وہ بینک ڈپازٹ ہیں جن کو طلب کرنے پر واپس کردیا جاتا ہے اور انہیں چیک کے ذریعہ ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل کیا جاسکتا ہے۔

زرکی رسد کے اجزاء (Components of Money Supply)

ایک معیشت میں گردش میں پائے جانے والا کُل زر، زرکی رسد میں شامل ہے۔ زرکی رسد کے اجزاء ہر ملک میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ بڑی حد تک زرکی رسد حسب ذیل پر مشتمل ہوتی ہے۔

1. **مرکزی بینک کی جاری کردہ کرنسی (Currency issued by the Central Bank):** کسی بھی ملک میں مرکزی بینک ہی کرنسی جاری کرتا ہے۔ کرنسی، کاغذی نوٹ اور سکوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہندوستان میں، ریزرو بینک آف انڈیا جو کہ ہمارے ملک کا مرکزی بینک ہے 2000، 500، 100، 50، 20، 10 روپے کے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔ ایک روپیہ کے نوٹ (جو عملی طور پر گردش میں نہیں ہیں) اور سکے حکومت ہند کے وزارت مالیات (Finance Ministry) کی جانب سے جاری کئے جاتے ہیں۔

2. **تجارتی بینکوں کی جانب سے تخلیق شدہ طلب ڈپازٹ (Demand Deposits created by Commercial Banks):**

بینک ڈپازٹ، زرکی رسد کا مستقل جز ہے، تجارتی بینک عوام سے وصول شدہ بنیادی ڈپازٹ (Primary Deposit) سے قرض کی تخلیق کرتے ہیں۔ قرض کی تخلیق جو ڈپازٹ کی شکل میں ہوتی ہے، ماخوذ یا ثانوی ڈپازٹ (Derived or Secondary Deposit) کہلاتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں یہ زرکی رسد کا تقریباً 80% ہے۔

3 **زری مجموعے (Monetary Aggregates):** ہندوستان میں زرکی رسد کی پیمائش ذیل کے زری مجموعوں کی شکل میں RBI کی جانب سے کی جاتی ہے۔

M_0 = گردش میں کرنسی + آر بی آئی بینکوں کے ڈپازٹ + آر بی آئی میں دیگر ڈپازٹس

M_1 = عوام کے پاس موجود کرنسی + بنکنگ نظام کے پاس طلب ڈپازٹ + دیگر ڈپازٹ RBI کے

M_2 = M_1 + بینکوں میں جمع بچتوں کا وہ حصہ جو معیادی واجبات (Time liability) ہے + بینکوں کے جاری کردہ ڈپازٹ سرٹیفکیٹس + ایک سال کے اندر مکمل (Mature) ہونے والے معیادی ڈپازٹ [CD's شامل نہیں ہوتے]

M_3 = M_2 + ایک سال سے زائد عرصہ میں مکمل (Mature) ہونے والے معیادی ڈپازٹ + بینکوں کے معیادی طلب کردہ قرضے

بینک کاری خدمات Banking Services

اصطلاح بینک لفظ Banco سے اخذ کی گئی ہے جس کے معنی بینچ یا ٹیبل ہے۔ بینک کاری قانون 1949 کے مطابق قرض دینے کے مقصد سے یا سرمایہ کاری کے لئے عوام سے رقم جمع کے طور پر قبول کرنا جو طلب پر یا کسی اور انداز میں قابل واپسی ہو اور چیک ڈرافٹ، حکم یا کسی اور انداز میں نکالی جا سکتی ہو بینک کاری کہلاتا ہے۔

ہندوستانی بینک کاری نظام

ہندوستان کے جدید بینک کاری نظام کا آغاز Bank of England کی ابتدا سے ہوا۔ 1770ء میں پہلا بینک Bank of Hindustan قائم ہوا۔ Bank of Bengal، Bank of Bombay اور Bank of Madras وغیرہ 1809، 1840 اور 1843 میں بالترتیب کلکتہ، بمبئی اور مدراس میں قائم ہوئے۔ ان کو بعد میں 1919 میں Imperial Bank of India میں ضم کیا گیا۔ ان تین بینکوں کو Presidency Banks کہا جاتا ہے۔ Oudh Commercial Bank، 1881 میں تشکیل دیا گیا۔ یہ پہلا بینک تھا جو ہندوستان میں محدود ذمہ داری کے ساتھ قائم ہوا۔ بینکنگ کمپنی قانون 1949 جو فبروری 1949 کو منظور کیا گیا تھا اس میں بعد ازاں ترمیم کی گئی تاکہ اس کا نام بینک کاری قانون 1949 پڑھا جاسکے۔

State Bank of India (SBI) کی تشکیل کے لئے 1955 میں Imperial Bank of India کو جزوی طور پر قومیایا گیا تھا۔ 1959 میں SBI کے لئے 7 ذیلی تنظیمیں قائم کی گئیں۔ Reserve Bank of India (RBI) کو اپریل 1935 کو RBI قانون 1934 کے ذریعہ ملک کے مرکزی بینک کے طور پر قائم کیا گیا۔ اس نے مرکزی بینک کاری سرگرمی سنبھال لی جو پہلے Imperial Bank of India کی جانب سے چلائی جاتی تھی۔ اسے یکم جنوری 1949 کو قومیایا گیا۔

19 جولائی 1969 کو حکومت ہند نے ملک کے 14 بڑے بینکوں کی ملکیت اور کنٹرول کو حاصل کرلیا جن کی ڈپازٹ 50 کروڑ سے متجاوز تھی۔ دوبارہ 15 اپریل 1980 کو مزید 6 بینک جن کے میقاتی اور طلب پر قابل ادا ڈپازٹ جملہ 200 کروڑ سے متجاوز تھی انہیں قومیایا گیا۔ قومیانے کا سہارا اس لئے لینا پڑا کیونکہ ان بینکوں کو بڑے صنعت کاروں کی جانب سے کنٹرول کیا جاتا تھا۔ یہ صنعت کار بینک کے مالیہ کو اپنے کاروباری سلطنتوں کی تعمیر میں استعمال کررہے تھے۔

معیشت کی سہل کاری کی روشنی میں جنوری 1993 میں خانگی شعبہ کے بینکوں کی تشکیل کے لئے رہنمایانہ اصول جاری کئے گئے۔

Unit Trust of India (UTI)، 15 جولائی 1994 کو قائم ہونے والا پہلا خانگی شعبہ بینک بن گیا۔

بینک کاری کمپنی (حصول اور منتقلی) قانون 1970 میں ترمیم کے ساتھ قومیائے ہوئے بینکوں کو اپنی مالی ضروریات کی تکمیل کے لئے حصص بازار پر کنٹرول رکھنے کی اجازت دی گئی۔ اکٹوبر 1994 میں Oriental Bank of Commerce، بازار اصل کو کنٹرول کرنے والا پہلا قومیایا ہوا بینک بن گیا۔

بینک کے افعال

A. جمع (ڈپازٹ) کی قبولیت، B. قرض جاری کرنا

1. **Over Draft**: یہ بینک کے ساتھ ایک معاہدہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ کھاتہ دار کو ایک مخصوص حد تک اپنے کریڈٹ بیلنس سے زیادہ رقم نکالنے کی اجازت دی جاتی ہے۔
2. **Cash Credit**: اس کھاتہ کے تحت قرض لینے والے کو بینک کچھ ضمانتوں کے مقابل قرض جاری کرتا ہے۔ قرض

حاصل کرنے والے شخص کو صرف اس کی جانب سے نکالی گئی رقم پر ہی سود ادا کرنا ہوتا ہے۔

3. **تبادلہ بل کی کٹوتی (ڈسکاؤنٹنگ) (Discounting Bills of Exchange):** بل کا حامل جب بھی اسے رقم کی ضرورت ہو بل کو بینک سے کٹوتی کرواسکتا ہے۔کمیشن کی منہائی کے بعد بینک بل کی موجودہ قیمت حامل کو ادا کرتا ہے۔ یہ بل محفوظ اور مستحکم ہوتی ہیں۔ جب بل واجب الادا ہوتی ہے بینک اس رقم بل کے قبول کنندہ فریق سے حاصل کرسکتا ہے۔

4. **طلب پرزر(Money at Call):** بینک قرض لینے والوں، عام طور پر تاجرین، یا حصص بازار کے درمیانی افراد کو ان کی جانب سے ضمانت کے طور پر پیش کی گئی ضمانتوں جیسے حصص تمسکات وغیرہ کے مقابل نہایت مختصر عرصہ جو عموماً 7 دن سے زیادہ نہیں ہوتا کے لئے بھی قرض جاری کرتے ہیں۔ایسی پیشگیاں مختصر اطلاع پر فوری قابل واپسی ہوتی ہیں لہٰذا انہیں طلب پرزر(Money at Call) یا طلب زر(Call Money) بھی کہتے ہیں۔

5. **میعادی قرض(Term Loan):** یہ ایک مستقل شرح سود پر ایک مستقل سالوں والی میعاد کے لئے بینک قرض ہوتا ہے اور عام طور پر ایک عرصہ پر محیط اقساط میں قابل واپسی ہوتا ہے۔

6. **Consumer Credit:** یہ بینک کی جانب سے گاہکوں کی اشیاء اور خدمات خریدنے پر ہوئے قرض کی لی گئی ذمہ داری ہوتی ہے۔کریڈٹ کارڈ صارفین کی ادھاری کی ایک شکل ہے۔

7. **ادھار کی تخلیق:** جب بھی بینک اپنے گاہک کو قرض منظور کرتا ہے وہ نقدی ادا نہیں کرتا بلکہ صرف قرض حاصل کرنے والے کے کھاتہ کو کریڈٹ کرتا ہے۔اور وہ گاہک جب چاہے چیک کے ذریعہ رقم نکال سکتا ہے۔

8. **چیک کے استعمال کو فروغ دینا:** تجارتی بینک اپنے گاہکوں کو تبادلہ کا سستا ذریعہ جیسے چیک فراہم کرتے ہوئے ایک اہم خدمت انجام دیتے ہیں۔قرضوں کی ادائیگی نقدی کی بہ نسبت چیک کے ذریعہ زیادہ سہولت بخش پائی گئی ہے۔چیک بازار زر میں سب سے ترقی یافتہ قسم کا ادھار کا دستاویز ہے۔

9. **داخلی اور بیرونی تجارت کو مالیہ کی فراہمی:** بینک تبادلہ بل کی کٹوتی(Discounting) کے ذریعہ داخلی اور بیرونی تجارت کو مالیہ فراہم کرتے ہیں۔

10. **رقم کی منتقلی:** تجارتی بینک اپنی شاخوں کے ذریعہ اپنے گاہکوں کو برائے نام کمیشن پر بینک ڈرافٹ جاری کرکے، Mail Transfers، Telegraphic Transfers کے ذریعہ ملک بھر میں ایک مقام سے دوسرے مقام کو رقم کی منتقلی کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

II. ذیلی کام رثانوی افعال

(a) ایجنسی خدمات(Agency Services): بینک اپنے گاہکوں کے لئے اور ان کی جانب سے چند ایجنسی خدمات بھی انجام دیتے

ہیں۔

1. **ادھار کے دستاویزات کی وصولی اور ادائیگی:** بینک اپنے گاہکوں کی طرف سے مختلف اقسام کے ادھاری کے دستاویزات جیسے چیک، تبادلہ بل، پرامیسری نوٹ وغیرہ وصول اور ادا کرتے ہیں۔
2. **تمسکات کی خرید و فروخت:** بینک اپنے گاہکوں کی طرف سے مختلف قسم کے تمسکات جیسے حصص، باؤنڈز، ڈبنچرز وغیرہ خریدتے اور فروخت کرتے ہیں۔
3. **حصص پر نفع کی جمع بندی:** بینک اپنے گاہکوں کے حصص اور تمسکات پر نفع اور سود وصول کرتے ہیں اور ان کے کھاتوں میں کریڈٹ کرتے ہیں۔
4. **کرسپانڈنٹ کے طور پر کام کرنا:** بعض اوقات بینک اپنے گاہکوں کے نمائندہ اور مدعا کے طور پر کام کرتے ہیں وہ اپنے گاہکوں کے لئے پاسپورٹ، سفری ٹکٹ حاصل کرتے ہیں اور بعض مرتبہ فضائی و بحری سفری ٹکٹ بھی حاصل کرتے ہیں۔
5. **آمدنی محصول رابطہ:** بینک اپنے گاہکوں کو آمدنی محصول کفایتیں حاصل کرنے میں مدد دینے کی خاطر ان کی آمدنی محصول تفصیلات کی تیاری کے لئے آمندی محصول ماہرین کا تقرر بھی کر سکتے ہیں۔
6. **قائم ہدایتوں پر عمل آوری:** بینک مختلف میعادی ادائیوں کے لئے اپنے گاہکوں کے قائم ہدایتوں پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اپنے گاہکوں کی طرف سے چندے، کرایہ، بیمہ قسط وغیرہ ادا کرتے ہیں۔
7. **امین اور وصی کے طور پر کام کرنا:** بینک اپنے گاہکوں کی وصیت کو بحفاظت رکھتے اور ان کی موت کے بعد ان پر عمل کرتے ہیں۔

(b) **عام افادہ خدمات:** ایجنسی خدمات کے علاوہ جدید بینک سماج کو کئی عام افادہ خدمات بھی فراہم کرتے ہیں۔ جیسے

1. لاکر کی سہولت، 2. سفری چیک اور کریڈٹ کارڈ، 3. ادھاری کا خط، 4. اعداد و شمار اکٹھا کرنا، 5. Gift Cheques

6. گاہکوں کی طرف سے تبادلہ بل قبول کرنا۔

ہندوستان میں تمام بینک RBI کی نگرانی میں چلائے جاتے ہیں اور ان کی درجہ بندی درج فہرست وغیر درج فہرست بینکوں میں کی گئی ہے۔

A. **درج فہرست بینک (Scheduled Bank):** درج فہرست بینک وہ بینک ہیں جو بینک کاری قانون 1965 کے دوسرے جدول میں شامل ہیں۔ اس جدول کے مطابق ایک درج فہرست بینک کے لئے ضروری ہے کہ:

1. اداشدہ سرمایہ اور محفوظ 5,00,000 روپے سے کم نہ ہو۔
2. وہ RBI کو مطمئن کرے کہ اس کے معاملات Depositors کے مفادات کو نقصاندہ نہیں ہیں۔

B. **غیر درج فہرست بینک (Non-scheduled Bank):** یہ وہ بینک ہیں جو بینک کاری قانون 1965 کے دوسرے جدول

میں شامل نہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بینک جدول میں بتائے گئے شرائط کی تکمیل نہیں کرتے۔ان بینکوں کو روزمرہ کے بینک کاری مقاصد کے لئے RBI سے قرض لینے کی اجازت نہیں ہے۔انہیں RBI کو اپنے میعادی تفصیلات داخل کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ کلیرنگ ہاؤز (Clearing House) کے رکن بھی نہیں بن سکتے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں بتاریخ 8اکٹوبر 2018 کے مطابق 202 درج فہرست بینک ہیں جن میں 52 دیہی امداد باہمی بینک، 16 ریاستی امداد باہمی بینک، 131 تجارتی بینک اور 3 مقامی بینک ہیں۔131 تجارتی بینکوں میں 86 ہندوستانی بینک ہیں اور 45 بیرونی بینک ہیں۔ہمارے پاس عوامی شعبہ کے 12 تجارتی بینک (انضمام کے بعد)، 22 خانگی شعبہ اور 43 علاقائی بینک ہیں۔

درج فہرست بینکوں کی ذیلی تقسیم اس طرح کی گئی ہے:

(i) **ریاستی امداد باہمی بینک:** یہ امداد باہمی ریاست کی ملکیت اور زیر انتظام ہیں۔

(ii) **تجارتی بینک:** یہ وہ کاروباری ادارے ہیں جن کا اصل کاروبار جمع قبول کرنا اور قرض جاری کرنا ہے۔ان کا اہم مقصد نفع بڑھانا اور حصص داروں کی قدر میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔

ان کی مزید ذیلی تقسیم اس طرح کی گئی ہے:

(a) **ہندوستانی بینک:** یہ بینک وہ کمپنی ہیں جو کمپنی قانون 1956 کے تحت ہندوستان میں رجسٹرڈ ہیں اور ان کی جائے پیدائش ہندوستان میں ہو۔

(b) **بیرونی بینک:** یہ ایسے بینک ہیں جو ہندوستان سے باہر رجسٹرڈ ہوئے اور ان کی جائے پیدائش بیرونی ملک ہے۔

31/مارچ 2020 کے مطابق بینک کاری سرگرمیوں میں مصروف عوامی شعبہ بینکوں کی مجموعی تعداد 12 ہے۔عوامی شعبہ بینک وہ بینک ہیں جن میں State Bank of India، اس کے ماتحت بینک اور قومیائے ہوئے بینک شامل ہیں۔فی الوقت 22 خانگی بینک، 45 بیرونی بینک، 8 قلیل مالیہ بینک، 43 علاقائی دیہی بینک شامل ہیں۔بتاریخ 31 مارچ 2019 کے مطابق علاقائی دیہی بینکوں کے کلیدی کفیل عوامی شعبہ بینک، 4 علاقائی بینک اور 7، Payment banks ہیں۔

علاقائی دیہی بینک (Regional Rural Bank) : انہیں RBI نے سال 1975 میں قائم کیا۔علاقائی دیہی بینکوں کو خصوصاً دیہی علاقوں میں چھوٹے اور حاشیائی کاشتکاروں، زرعی مزدوروں، فن کاروں اور چھوٹے کاراندازوں کو ادھار اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا تھا۔

ای۔بینک کاری (E-Banking)

ای۔بینک کاری، بینک کاری کا ایسا نظام ہے جو الکٹرانک ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے چلایا جاتا ہے۔ترسیل کے الکٹرانک ذرائع کی مدد سے سہولت فراہم کی جاتی ہے اور بیشتر بینک موثر خدمات کے ذریعہ کم لاگت پر اور بغیر جغرافیائی رکاوٹوں کے ای۔بینک کاری خدمات پیش کرتے ہیں۔

ای۔بینک کاری خدمات کی اقسام

ای۔بینک کاری کے تحت خدمات کی اقسام:

1. Automatic Teller Machine (ATM)

2. Anywhere Banking

1. ٹیلی بینک کاری(Tele Banking): ٹیلی بینک کاری سے مراد ٹیلیفون کے ذریعہ بینک کاری ہے۔ صارف شاخ کے نامزد ٹیلیفون نمبر پر فون کرسکتا ہے جو کمپیوٹر سے منسلک رہتا ہے۔ صارف کو بینک کو کبھی بھی فون کرنے کا اختیار اور سہولت حاصل ہے اور یہ صارفین کی اکثریت کے لئے مفید ہے۔

2. انٹرنیٹ بینک کاری(Internet Banking): انٹرنیٹ بینک کاری' ای۔ بینک کاری کے مشہور طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس نے بینک کاری کو نہ صرف شخصی (Personalize) کیا ہے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق (Customised) بھی کیا ہے۔ یہ صارف کو عام مقصدی معلومات کو بینک کے ویب سائٹ کے ذریعہ حاصل کرنے اور رقم کو پاس ورڈ کے ذریعہ الکٹرانک طریقہ سے منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ مختلف اقسام کی انٹرنیٹ بینک کاری خدمات ذیل میں دی گئی ہیں:

(a) Real Time Gross Settlement (RTGS): RTGS لین دین تین اوقات میں واقع ہوتے ہیں۔ صبح 8 تا 11 بجے' صبح 11 تا دوپہر 1 بجے اور دوپہر 1 تا شام 6 بجے۔ RTGS میں ایک صارف کم سے کم 2 لاکھ سے اوپری حد 10 لاکھ روپیوں تک فوری لین دین کرسکتا ہے۔ RTGS کے اخراجات GST کے علاوہ 2 لاکھ تا 5 لاکھ روپئے تک کے لئے 5 روپئے اور 5 لاکھ روپے سے زیادہ کے لئے لین دین کے اخراجات 10 روپے ہیں۔

(b) Electronic Clearance Service (ECS): یہ اسکیم وقتاً فوقتاً بڑی ادائیگی والے لین دین کو متاثر کرنے کا ایک متبادل طریقہ مہیا کرتی ہے۔ ECS کے تحت جمع کنندوں (Depositors) کو سہولت حاصل ہے کہ ماہانہ آمدنی اسکیم (MIS) کا سود تاریخ ادائیگی کو ان کی مرضی سے نامزد شدہ بینک کے بچت کھاتہ میں خود بخود منتقل اور جمع ہو جائے۔ فی الوقت یہ خدمات RBI کے 15 مقامات اور SBI کے 21 مقامات پر محکمہ ڈاک میں دستیاب ہیں۔

(c) National Electronic Fund Transfer (NEFT): NEFT افراد و اداروں کو رقومات ایک بینک سے دوسرے کو منتقل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ NEFT کے ذریعہ منتقل کئے جاسکنے والی رقومات کے کوئی اقل ترین یا اعظم ترین حد نہیں ہے۔ RBI کے مطابق بینک رقومات کی داخلی منتقلی یا مالیہ کی وصولی پر اخراجات عائد نہیں کرسکتے۔ NEFT لین دین کے لئے اخراجات کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

upto Rs. 10,000	Rs.1.00 + GST
from R.10001 to Rs. one lakh	Rs. 2.00 + GST
Above Rs. 1 lakh and upto Rs. 2 lakh	Rs. 3.00 + GS

Digital لین دین کو فروغ دینے کے لئے RBI نے بینکوں کو یکم جنوری 2020 سے اثر کے ساتھ NEFT میں آن لائین لین دین کے لئے بچت کھاتہ والے صارفین پر اخراجات عائد نہ کرنے کے لئے کہا ہے۔

D. **موبائل بینک کاری (Mobile Banking)**: یہ صارف کو Alert کے ذریعہ اس کے کھاتہ کا بیالنس اور کھاتہ کے ڈیبٹ و کریڈٹ لین دین وغیرہ معلوم کرنے Alerts کی سہولت پہنچاتی ہے۔

E. **ادائیگی اور تصفیہ کا نظام (Payment & Settlement System)**: ہندوستان میں ادائیگی اور تصفیہ کا نظام ڈسمبر 2007 میں منظورہ ادائیگی و تصفیہ کا نظام قانون 2007 کی جانب سے نافذ کیا جاتا ہے۔ادائیگی اور تصفیہ کا نظام یعنی نقدی اور چیک' الکٹرانک ادائیاں' Electronic Clearance Service ' کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ' Real Time Gross Settlement اور National Electronic Funds Transfer وغیرہ ہندوستان میں ادائیگیوں کے روایتی طریقے ہیں۔

F. **ای۔چیک (E-Cheque)**: ای۔چیک' ای۔ بینک کاری نظام کے مفید سہولیات میں ایک ہے۔

قرض کی اقسام

بینکوں کی جانب سے پیشکش کئے جانے والے قرض کی مختلف اقسام کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

1. **صارفین کا ادھار (Consumer Credit)**: صارفین کی ادھار یکمشت جاری کئے جاتے ہیں۔اور یہ قلیل عرصہ میں اقساط میں قابل واپسی ہوتے ہیں۔20 نکاتی پروگرام کے تحت صارفین کی ادھار کو شادی اور تدفین کے اخراجات کا بھی احاطہ کرنے کے لئے وسعت دی گئی ہے۔

2. **متفرق پیشگیاں (Miscellaneous Advances)**: بینک پیشگی کی دوسری شکلوں میں برآمد کنندوں کو مال باندھنے کے لئے دیا جانے والا قلیل مدتی قرض' برآمدی بلوں کی خریدی یا کٹوتی کروانا' درآمدی قرض' درآمدی بل کے مقابل پیشگیاں' خودروزگار افراد کو مالیہ فراہم کرنا' عوامی شعبہ کو ادھاری' امداد باہمی شعبہ کو ادھار فراہم کرنا' سماج کے کمزور طبقات کو رعایتی شرحوں پر ادھار کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

3. **اوورڈرافٹ کی سہولیات (Over draft Facilities)**: اس صورتحال میں چالو کھاتہ میں جمع کنندہ کو سابق میں طئے شدہ حد تک اس کی جمع رقم سے زیادہ رقم نکالنے کی اجازت دی جاتی ہے۔فرض کیجئے کہ ایک کاروباری شخص کے بینک میں چالو کھاتہ میں صرف 5,00,000 روپے ہیں لیکن اسے اپنے اخراجات پورے کرنے 7,00,000 روپے کی ضرورت ہے۔وہ اپنے بینک پہنچتا ہے اور 2,00,000 روپئے اضافی رقم قرض لیتا ہے۔

4. **میعادی قرض (Term Loan)**: بینک چند Collateral Securities کے مقابل تاجروں' صنعت کاروں اور آج کل کسانوں کو بھی میعادی قرض دیتے ہیں۔میعادی قرض اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیونکہ ان کی پختگی کی مدت ایک سال تا 10 سال کے درمیان ہوتی ہے۔

5. **Retail Loan**: Retail Loans وہ قرض ہیں جو اثاثہ یا جائیداد خریدنے کے لئے حاصل کئے جاتے ہیں۔مالیاتی اداروں کی جانب سے خوردہ قرض مختلف قسم کی شکلوں میں پیش کیا جاتا ہے جو Home Loan' Car Loan' Education Loan' Personal Loan اور کریڈٹ کارڈ ہیں۔

(a) **مکان قرض(Home Loan):** مالیاتی اداروں کی جانب سے مکان کی تعمیر یا نئے مکان کی خریدی کے مقصد کے لئے مکان قرض دیا جاتا ہے۔ RBI کی مدد سے Housing Finance Schemes کے تعاون و ترقی کے لئے National Housing Bank (NHB) قائم کیا گیا۔

b) **کار قرض(Car Loan):** کار قرض یا گاڑی قرض بینکوں کی جانب سے صارفین کو فراہم کی گئی سہولت ہوتی ہے تا کہ وہ کار کی قیمت قسطوں میں ادا کرسکیں۔

(c) **تعلیمی قرض(Education Loan):** ایسے قرض ان طالب علموں کو دئے جاتے ہیں جو مالیہ کی کمی کی وجہ سے ہندوستان یا بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کو جاری رکھنے سے قاصر ہیں۔ مالی امداد بالترتیب 10 لاکھ روپئے ہندوستان میں تعلیم کے لئے اور 25 لاکھ روپئے کی حدتک بیرونی ملک میں تعلیم کے لئے عطا کی جاتی ہے۔

(d) **شخصی / انفرادی قرض (Personal Loan):** شخصی قرض بینکوں کی جانب سے ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دیا جانے والا غیر محفوظ قرض ہوتا ہے۔ شخصی قرض مخصوص بینک میں کھاتہ رکھنے والے صارف کو دیا جاتا ہے۔

(e) **کریڈٹ کارڈ(Credit Card):** کریڈٹ کارڈ عام طور پر فرد کے ادھاری کے اعتبار کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈ کو آمدنی کے وسائل کی بنیاد پر بہت احتیاط سے استعمال کرنا اور میعادی ادائیگیوں کو منظم کرنا چاہئے ورنہ صارف کو اصل رقم کے ساتھ زیادہ شرح سود عائد ہونے کے بڑے خطرات ممکن ہیں۔

ادائیگی کی اقسام

حکومت ہند ملک میں Digital Payments کے فروغ اور حوصلہ افزائی کے لئے کئی اقدامات کررہی ہے۔ Digital India مہم کے ایک حصہ کے طور پر حکومت کا ارادہ ہے کہ ڈیجیٹل طور پر بااختیار معیشت تیار کی جائے جو چہرے، کاغذ اور نقدی سے آزاد ہو۔ ڈیجیٹل ادائیگی کی مختلف اقسام اور طریقے ہیں جن میں چند ڈیبٹ کارڈ یا کریڈٹ کارڈ کا استعمال انٹرنیٹ بینک کاری، Mobile Wallets، Digital Payments App.، Unified Payments Interface Services (UPI)، Unstructured Supplementary Service Data (USSD)، Bank Prepaid Cards موبائل بینک کاری وغیرہ شامل ہیں۔ ادائیات کی اہم اقسام ذیل میں پیش کی گئی ہیں:

1. **چیک(Cheque):** چیک ایک دستاویز ہے جو بینک کو حکم دیتا ہے کہ ایک شخص کے کھاتہ سے دوسرے فرد یا کمپنی کے کھاتہ کو جس کے چیک بنایا گیا یا جاری کیا گیا ہے اسے مخصوص رقم ادا کرے۔ محفوظ، باضمانت اور آسان ادائیگی کے لئے چیک استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ محفوظ اختیار کے طور پر کام کرتا ہے کیونکہ منتقلی کے عمل کے دوران نقدی کا طبعی طور پر استعمال نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا چوری یا کھوجانے کا خوف کم سے کم ہے۔

2. **National Electronic Fund Transfer (NEFT) : NEFT** ملک بھر میں ایک بینک کھاتہ سے دوسرے کو رقم کی محفوظ اور رکاوٹوں سے پاک انداز میں منتقلی کا ایک نظام ہے۔ کی ادائیاں گروہ واری انداز میں انجام دی جاتی ہیں۔

.3 **Real Time Gross Settlement (RTGS):** RTGS یا Real Time Gross Settlement مالیہ کی منتقلی کا ایک طریقہ ہے جس کے ذریعہ رقم تاخیر کے بغیر اصل وقت کی بنیاد پر روانہ کی جاتی ہے۔

.4 **فوری ادائیگی خدمات (IMPS) (Immediate Payment Service):** سال کے تمام 365 دن میں اور کسی بھی وقت 24/7 کی بنیاد پر بشمول اتوار اور بینک کی دیگر چھٹیوں میں IMPS منتقلی کی جاسکتی ہے۔ IMPS کی مدد سے ہمہ اقسام کے وسائل جیسے موبائل بینک کاری' انٹرنیٹ بینک کاری' SMS' ATMs وغیرہ کے ذریعہ بین بینک لین دین شروع کئے جاسکتے ہیں۔

.5 **Payment Wallets:** E-Wallet ایک قسم کا الکٹرانک کارڈ ہے جو کمپیوٹر یا اسمارٹ فون کے ذریعہ آن لائن لین دین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی افادیت کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ کی طرح ہوتی ہے۔ E-Wallet کی مدد سے کوئی راشن Groceries کی آن لائین خریداری اور ہوائی ٹکٹ وغیرہ کے لئے ادائیگیاں کرسکتا ہے۔

مرکزی بینک/ ریزرو بینک آف انڈیا

Central Bank or Reserve Bank of India

مرکزی بینک کسی ملک کے بینکنگ نظام کی چوٹی کا ادارہ (Apex institution) ہوتا ہے یہ ملک کے بینکنگ نظام کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے' انہیں باقاعدہ بناتا اور انھیں کنٹرول کرتا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) ہمارے ملک کا مرکزی بینک ہے۔ یہ اپریل 1935ء میں 5 کروڑ کے سرمایہ حصص سے قائم کیا گیا۔ ابتداء میں' ریزرو بینک آف انڈیا' خانگی حصص داروں (Private Share Holders) کی ملکیت میں تھا۔ 1949ء میں اس کو حکومت ہند کی جانب سے قومیایا گیا۔ ریزرو بینک آف انڈیا ایکٹ 1934ء کے تحت مرکزی بینک کے تمام اہم کام انجام دیتا ہے۔

ریزرو بینک آف انڈیا کے مقاصد (Objectives of Reserve Bank of India)

ریزرو بینک آف انڈیا حسب ذیل مقاصد کے حصول کے لئے کام کرتا ہے۔

a) کرنسی نوٹوں کے اجراء کو باقاعدہ بنانا۔　　b) معیشت میں مالیاتی استحکام کا حصول۔

c) قرض نظام (Credit System) پر کنٹرول۔　　d) تجارتی بینکوں کو رہنمائی فراہم کرنا۔

e) ملک بھر میں یکساں قرض پالیسی تیار کرنا اور اس پر عمل درآمد کرنا۔

.1 **حکومت کا بینک (Banker to Government):** ریزرو بینک آف انڈیا' حکومت ہند کا مشیر' ایجنٹ اور بینک کار ہے' یہ حکومت ہند اور تمام ریاستی حکومتوں' سوائے حکومت جموں و کشمیر کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ یہ حکومتوں کو "Ways and Means advances" نام سے عارضی قرضے دیتا ہے۔ اس طرح ریزرو بینک آف انڈیا مالی امور میں حکومت کے مشیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے۔

2. **بینکوں کا بینک (Banker's Bank)** : ریزرو بینک نہ صرف حکومت بلکہ بینکوں کے لئے بھی بینک کار (Banker) کی خدمت انجام دیتا ہے۔ 1934 کے بینکنگ ریگولیشن ایکٹ کے مطابق تمام درج فہرست بینک قانوناً پابند ہیں کہ وہ اپنے محصولہ جملہ ڈپازٹ رقم کا متعینہ تناسب نقد محفوظات (Cash Balances) ریزرو بینک آف انڈیا میں جمع کریں اس تناسب کو نقد محفوظ تناسب Cash Reserve Rratio (CRR) کہتے ہیں۔

3. **قرض کا آخری سہارا (Lender of Last Resort)**: مالی بدحالی (Finanacial Stringency) کے وقت درج فہرست بینک ریزرو بینک آف انڈیا سے آخری سہارے کے طور پر رجوع ہوسکتے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا انہیں ٹریژری بانڈ (Treasury Bond)، خزانہ بل (Treasury Bill) اور دیگر منظور ضمانتوں (Securities) کے عوض قرضے منظور کرتا ہے۔

4. **کلیرنگ ہاؤس (Clearing House)** : تاجر اور دوسرے گاہک اپنے کاروبار میں ادائیگیاں، چیک (Cheque) کے ذریعہ کرتے ہیں۔

5. **بیرونی زرمبادلہ ذخائر کا محافظ (Custodian of Foreign Exchange Reserves)** : بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (International Monetary Fund) کے رکن کی حیثیت سے دیگر ارکان ممالک کی کرنسیوں اور ہندوستانی کرنسی کے درمیان شرح تبادلہ کو مستحکم رکھتا ہے۔ یہ بیرونی زرمبادلہ کی خرید وفروخت کو باقاعدہ رکھتا ہے اور سرکاری شرح تبادلہ کو برقرار رکھنے کے لئے درآمدات وبرامدات پر پابندیاں عائد کرتا ہے۔

6. **قرض کا کنٹرولر (Credit Controller)**: ملک کے اندر قرض کی مقدار کو کنٹرول کرنا، ریزرو بینک آف انڈیا کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ مختلف معیاری اور مقداری کنٹرول کے طریقوں سے قرض پر کنٹرول کرتا ہے۔

II. نگران کاری کے فرائض (Supervisory Functions)

III. فروغ کاری اور ترقیاتی فرائض (Promotional and Developmental Functions)

معاشی ترقی کے حصول کی خاطر ریزرور بینک آف انڈیا بعض فروغ کاری اور ترقیاتی کام بھی انجام دیتا ہے جنہیں ذیل میں بتایا گیا ہے۔

i. ملک بھر میں بینکوں کے قیام اور اسکی شاخوں میں توسیع کے اقدامات کرتا ہے۔

ii. ریاستی امداد باہمی بینکوں اور مالیاتی اداروں کو باز سرمایہ (Refinance) فراہم کرنا جو زرعی قرض دیتے ہیں تاکہ دیہی علاقوں کی قرض کی ضروریات کی تکمیل ہوسکے۔

iii. مختلف مالیاتی اداروں کو فروغ دیتا ہے تاکہ صنعتی مالیہ فراہم کیا جاسکے۔

ان فرائض کی انجام دہی میں تعاون کی خاطر ریزرو بینک آف انڈیا نے 1982ء میں قومی بینک برائے زراعت و دیہی ترقی National Bank for Agriculture and Rural Development (NABARD) کو قائم کیا۔ صنعتی ترقی میں مدد دینے کے لئے ہندوستانی صنعتی ترقیاتی بینک آف انڈیا Industrial Development Bank of India (IDBI) ،

ہندوستانی صنعتی مالیاتی کارپوریشن Industrial Finance Corporation of India (IFCI) اور ریاستی مالیاتی کارپوریشنس State Finance Corporations(SFI) وغیرہ کو قائم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔

افراطِ زر (Inflation)

وسیع معنوں میں 'لفظ' افراط زر' سے مراد ایک طویل مدت تک عام قیمتوں کی سطح میں مستقل، مسلسل اور خلاف معمول اضافہ ہے۔

افراط زر کے اقسام (Types of Inflation)

1. **رینگتا ہوا یا سست رو افراط زر (Creeping Inflation)**: جب قیمتوں میں اضافہ نہایت سست اور دھیمی رفتار سے ہوتا ہے یعنی 0 سے 2 فیصد تو اس کو سست رو یا رینگتا ہوا افراط زر کہتے ہیں۔ یہ معیشت کے نمو میں مددگار ہوتا ہے۔ گراف میں 0 سے A کے ذریعہ عکاسی کی گئی ہے۔
2. **چلتا ہوا افراط زر (Walking Inflation)**: یہ افراط زر کا دوسرا مرحلہ ہے۔ اس مرحلہ میں افراط زر کی شرح 2% تا 4% کے درمیان ہوتی ہے یہ بھی معیشت کی ترقی میں مددگار ہوتا ہے۔
3. **دوڑتا ہوا افراط زر (Running Inflation)** : جب شرح افراط 4 تا 10 فیصد سالانہ کے درمیان ہوتی ہے تو اس کو دوڑتا ہوا افراط زر (Running Hyper Inflation) کہا جاتا ہے۔
4. **انتہائی تیز رفتار افراط زر (Galloping Inflation or Hyper Inflation)**: اگر افراط زر کی شرح 10 فیصد سے تجاوز کر جائے تو سرپٹ دوڑنے والا افراط زر واقع ہوتا ہے۔ اس کو ہائپر افراط زر بھی کہتے ہیں۔ (C-D) یہ معیشت کے لئے نقصاندہ ہے۔
5. **طلب افزوں افراط زر (Demand-pull Inflation)**: اشیاء کی مجموعی رسد کے مقابلے میں انکی مجموعی طلب میں اضافہ ہونے کی وجہ سے واقع ہونے والے افراط زر کو' طلب افزوں افراط زر (Demand-pull Inflation) کہتے ہیں۔
6. **لاگت افزوں افراط زر (Cost-push Inflation)**: لاگت پیداوار میں اضافہ کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا لاگت پیداوار میں اضافہ کی وجہ سے ہونے والے افراط زر کو لاگت افزوں افراط زر (Cost-push Inflation) کہتے ہیں۔

1. **سیالیت (Liquidity)** : ایک اثاثے کو کی وہ صلاحیت جس کو زر (نقد) میں تبدیل کیا جاسکتا ہو' سیالیت ہے۔
2. **کرنسی (Currency)** : کرنسی' وہ شکل ہے جس میں زر' معیشت میں زیر گشت رہتا ہے جیسے سکے اور کرنسی نوٹ۔
3. **مثل زر** Near Money : مثل زر سے مراد وہ تمام انتہائی سیال اثاثے ہیں جنہیں زر کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا لیکن جنہیں بہت تیزی سے زر میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ڈرافٹ' چیک' حصص' خزانہ بل اور بانڈس وغیرہ۔

4. **قانونی زر (Legal Tender)** : اشیاء اور خدمات خریدنے پر ادا کرنے کیلئے اور قرضوں کی ادائیگی کے وقت دیا جانے والا زر جسے از روئے قانون لازماً قبول کرنا پڑتا ہے۔ اُسے قانونی زر کہتے ہیں۔

5. **علامتی زر (Token Money)** : ذاتی قدر سے زیادہ ظاہری قدر کے حامل زر یا کرنسی اکائی کو علامتی زر کہتے ہیں اور اسکے ظاہری قدر کے مساوی قدر کے سونے یا چاندی میں اسکو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

6. **ادھار زر (ساکھ زر) (Credit Money)** : ادھار زر کی تخلیق تجارتی بینک اپنے بنیادی ڈپازٹوں سے کرتے ہیں اسکو بینک زر بھی کہا جاتا ہے۔

7. **ذخیرہ قدر (Store of Value)** : ذخیرہ قدر' زر کا ثانوی فعل ہے۔ اتلاف پذیر اشیاء کو تلف ہونے سے پہلے ان کی قدر کا تحفظ زر کی شکل میں کیا جاسکتا ہے اسی طرح پائیدار اشیاء کی قدر کو بھی ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

8. **ملتوی ادائیگیوں کا پیمانہ (Standard of Deferred Payments)** : یہ زر کا ایک اہم کام ہے اس کے تحت موجودہ تجارتی کاروبار سے متعلق ادائیگیاں مستقبل میں کی جاسکتی ہیں یعنی ادائیگیوں کو ملتوی کرسکتے ہیں ۔ مستقبل ادائیگیوں کا شمار زر کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

9. **چالو کھاتہ (Current Account)** : چالو کھاتہ تجارتی بینکوں کی جانب سے قبول کئے جانے والے ڈپازٹ کی ایک قسم ہے جو کسی بھی تعداد میں ڈپازٹ کرنے اور رقم نکالنے کی اجازت دیتا ہے اور جو تاجروں' صنعت کاروں اور حکومت کیدفاتر کو چیک کے ذریعہ رقوماتکی منتقلی کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ چالو کھاتہ میں سود حاصل نہیں ہوتا۔

10. **نقد قرض (Cash Credit)** : نقد قرض/ادھار قرض کی ایک قسم ہے جو تجارتی بینکوں کی جانب سے دیا جاتا ہے جو ضرورت کے وقت قرض کی رقم کو نکالنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

11. **جمع شدہ رقم سے زائد نکالنا (Overdraft)** : تجارتی بینکوں کی جانب سے چالو کھاتہ داروں کے لئے دی جانے والی سہولت ہے جس کے تحت کھاتہ دار اپنے کھاتہ میں موجود رقم نکال سکتا ہے لیکن ایک حد تک۔

12. **افراط زر (Inflation)** : ایک مدت میں قیمتوں کی سطح میں مستقل اضافہ' افراطِ زر کہلاتا ہے۔

13. **طلب افزوں افراط زر** : مجموعی رسد کی بہ نسبت مجموعی طلب میں اضافہ کی وجہ سے ہونے والا افراطِ زر طلب افزوں زر کہلاتا ہے۔

(Demand-pull Inflation)

14. **لاگت افزوں افراط زر** : لاگت پیداوار میں ہونے والے اضافہ کی وجہ سے قیمتوں کی عام سطح میں ہونے والا اضافہ لاگت افزوں افراطِ زر کہلاتا ہے۔

(Cost-push Inflation)

15. **خسارہ مالیہ:** یہ حکومت کے خسارہ کی نئے زر کی تخلیق کے ذریعہ تکمیل کا ایک طریقہ ہے۔ خسارہ خلا ہے جو حکومت کی وصولی کی بہ نسبت اخراجات

(Deficit Financing) میں اضافہ سے پیدا ہوتا ہے۔

16. **کم قدری (Devaluation)** :گھریلو کرنسی کی اندرونی قدر مستقل (Constant) رہتے ہوئے بیرونی قدر میں کمی کا آ جانا کم قدری کہلاتا ہے۔

حقیقی قومی آمدنی Real National Income

(a) حقیقی قومی آمدنی کا حساب کتاب کرتے ہوئے قیمتوں میں بدلاؤ کو مسترد کرنا ہوگا۔ لیکن قیمتوں میں فرق ناقابل ترمیم ہوتا ہے۔ قومی آمدنی میں قلیل مدت میں اضافہ معاشی ترقی تصور نہیں کی جاسکتی۔ (b) یہ آبادی کے نمو میں ہونے والی تبدیلیوں کو ملحوظ رکھنے میں ناکام ہے۔ حقیقی آمدنی میں اضافہ تیزی سے آبادی میں اضافہ کے ساتھ ہو تو وہاں معاشی ترقی نہیں ہوگی بلکہ پسماندگی ہوگی۔ (c) یہ معاشرے کی سماجی لاگت کا اظہار نہیں کرتا۔ (d) یہ معیشت میں آمدنی کی تقسیم کے بارے میں وضاحت نہیں کرتا۔ (e) خام قومی پیداوار (GNP) کی پیمائش میں کچھ تصوراتی مشکلات ہیں۔

رابرٹ میک نامارا جو اس وقت عالمی بینک کے گورنر تھے فروری 1970 میں اس بات کو قبول کیا ہے کہ معاشی ترقی کے اشاریے کے طور پر خام گھریلو پیداوار کی شرح نمو (GNP) ناکام ہے۔

فی کس خام قومی پیداوار GNP Per Capita

بعض ماہرین معاشیات معاشی ترقی کے لئے فی کس حقیقی آمدنی کو اس بنیاد پر اظہار یہ کہتے ہیں کہ فی کس حقیقی آمدنی میں ایک طویل عرصہ تک اضافہ ہو۔

سماجی اظہاریے یا بنیادی ضروریات Social indicators or Basic Needs

بنیادی ضروریات کی براہ راست فراہمی جیسے صحت، تعلیم، غذا، پانی، صفائی اور مکانات اور مختصر مالیاتی وسائل ایک مختصر مدت میں غربت کو متاثر کرتی ہے۔ بہ نسبت فی کس GNP یا GNP کی حکمت عملی کے۔ بنیادی ضروریات تعلیم یافتہ اور صحت مند افراد کی شکل میں

انسانی ترقی کے ذریعہ اعلیٰ سطح کی پیداوار اور آمدنی کا باعث بنتی ہیں۔

زندگی کے مادی معیار کا اشاریہ Physical Quality of life Index (PQLI)

اس کو ایم ڈی موریس (M.D. Morris) نے 1979 میں پیش کیا۔ اگر کسی ملک میں PQLI میں اضافہ ہو رہا ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا مادی معیار بڑھ رہا ہے جس میں متوقع حیات میں اضافہ، طفلی اموات میں کمی اور بنیادی خواندگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ فی کس آمدنی میں اضافہ ضروری نہیں کہ سہولتوں میں اضافہ کو ظاہر کرے جیسے صحت، غذا، صفائی اور تعلیم۔ PQLI براہ راست معیار زندگی کی پیمائش کرتا ہے اور اس اظہاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس پر فوری کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سماجی بہتری اشاریہ The Social Progress Index (SPI)

سماجی بہتری اشاریہ (SPI) پیمائش کرتا ہے کہ ممالک اپنے شہریوں کی سماجی اور ماحولیاتی ضرورتوں کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔ انسانی بنیادی ضرورتوں، خوشحالی کی بنیادوں اور ترقی کے مواقع کے میدان میں چوپن (54) اظہاریے پر تمام قوموں کی نسبتاً کارکردگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اشاریہ Non-profit Social Progress Imperative کی جانب سے شائع کیا گیا اور امرتیہ سین، ڈگلاس نارتھ اور جوزوف اسٹیگلز کی تحریروں پر مبنی ہے۔

ہمہ رخی غریبی اشاریہ (Multi Dimensional Poverty Index) (MPI)

2010 میں اس کو پہلی بار متعارف کروایا گیا۔ اس کو بہت زیادہ محرومیوں کا سامنا کرنے والے افراد کی نشاندہی کے لئے تیار کیا گیا۔ MPI کے لئے ایک ایسا گھرانہ درکار ہے جو ایک ساتھ متعدد اظہاریوں کے لحاظ سے محروم رہا ہو۔ ایک آدمی ہمہ رخی اعتبار سے غریب سمجھا جاتا ہے۔ اگر وہ ترجیحی اظہاریے میں کم از کم 33% محروم ہے۔

خام قومی خوشحالی اشاریہ Gross National Happiness Index

ممالک جیسے بھوٹان اپنی ترقی کی پیمائش کے لئے خام قومی خوشحالی اشاریہ کا استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ترقی کی پیمائش کے موجودہ طریقہ کار میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

1. **معاشی نمو** : ایک سال میں اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں ہونے والا اضافہ۔
2. **معاشی ترقی** : نمو کے ساتھ سماجی، تکنیکی اور مجموعی ترقی میں تبدیلیاں
3. **ساختی تبدیلیاں** : یہ تبدیلیاں خام گھریلو پیداوار (GDP) اور روزگار میں مختلف شعبوں ابتدائی، ثانوی اور خدمات کے حصے کو ظاہر کرتی ہیں۔
4. **خود مکتفی** : خود مکتفی سے مراد ایک ملک اپنی ضروریات کی اشیاء کی خریدی کی خاطر فاضل پیدا کرتا ہے۔ ان کے حصول کی خاطر وہ درکار فنڈس کے وسائل کے لئے وہ دوسرے ممالک پر انحصار نہیں کرتا۔ خود مکتفی حالات

درآمدات کی اجازت دیتے ہیں۔

5. **قابل برقرار ترقی** : آئندہ نسل کی ضرورت سے سمجھوتہ کئے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات کو پورا کرنا۔

6. **مشتمل نمو/شمولیت پرمبنی نمو** : مشتمل نمو سے مراد نمو کے عمل میں آبادی کے اس حصہ کو شامل کرنا جس کو اب تک شامل نہیں کیا گیا تھا۔

7. **PQLI** : معاشی ترقی کا یہ غیر آمدنی اشاریہ ہے جو معاشی ترقی کی پیمائش میں متوقع حیات، طفلی اموات، خواندگی کو استعمال کرتا ہے۔

8. **انسانی ترقی اشاریہ** : انسانی ترقی اشاریہ کا استعمال جیسے پیدائش پر متوقع حیات، بالغ خواندگی، مشترکہ اندراج کی شرح اور مساوی قوت خریدفی کس خام گھریلو پیداوار کے ذریعہ کسی ملک کے سماجی و معاشی جہتوں میں ملک کی مجموعی کامیابیوں کی پیمائش کے لئے کیا جاتا ہے۔

9. **جنس بااختیار پیمانہ (GEM)** : جنس بااختیار پیمانہ (GEM) ایک مرکب اشاریہ ہے جو تین کلیدی میدانوں میں جنسی عدم مساوات کو معلوم کرتا ہے۔سیاسی شراکت داری
معاشی شراکت داری اور معاشی وسائل پر اختیار۔

10. **تشکیل اصل** : اجتماع اصل سے مراد اصل کے ذخیرہ جیسے آلات اوزار، عمارتیں اور دیگر درمیانی اشیاء میں خالص اضافہ ہے۔ایک ملک اصل کے ذخیرہ کو محنت کے ساتھ استعمال کرتا ہے تاکہ خدمات فراہم کی جائیں اور اشیاء پیدا کی جائیں۔ان اصل کے ذخیرہ میں اضافہ کو اجتماع اصل/تشکیل اصل کہتے ہیں۔

11. **اضافی سرمایہ پیداوار کا تناسب (ICOR)** : ICOR کو عام طور پر زائد سرمایہ کاری اور زائد پیداوار کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

12. **قابل فروخت فاضل** : اس سے مراد زراعت کی وہ زائد پےداوار ہے جو دیہی آبادی کی بقاء زندگی کے لئے درکار مقدار سے زائد ہو۔

ہندوستان میں آبادی کی پالیسی Population Policy in India

پنچ سالہ منصوبوں میں خاندانی منصوبہ بندی

ہندوستان دنیا میں 1952 میں فیملی پلاننگ کو اختیار کرنے والے پہلے ملک کے طور پر تسلیم کیا جاچکا ہے۔منصوبہ بندی کے پہلے دہے میں زیادہ تر زور آبادیاتی میدان میں تحقیق، افزائش نسل، ترغیبات، ذرائع ابلاغ اور طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے مرکزی اور ریاستی مراکز کے قیام پر دیا گیا۔تیسرے منصوبہ میں آبادی کے نمو کو ''مناسب مدت تک مستحکم رکھنے'' کے مقصد کے طور پر سنجیدگی سے غور کیا گیا۔تیسرے

منصوبے میں پہلی مرتبہ آبادی کے نشانوں کو رکھا گیا اور سال 1973 تک شرح پیدائش کو فی ہزار 25 تک کم کرنا طئے کیا گیا۔

پانچویں پنچ سالہ منصوبہ کی حکمت عملی میں اہم تبدیلی کی گئی۔ حکومت نے فیملی پلاننگ پروگرام کو تمام سطحوں پر دوسری خدمات جیسے صحت، زچگی، طفلی صحت کی نگہداشت اور غذائی خدمات کو ایک ساتھ مربوط انداز میں آگے بڑھانا طئے کیا۔ 16/اپریل 1976 کو ایک قومی آبادی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ حکومت کا مقصد شرح پیدائش کو چھٹے پنچ سالہ منصوبے کے ختم تک یعنی 1985 تک فی ہزار 25 تک کم کرنا ہے اور راست اقدام کے طور پر شادی کی قانونی اقل ترین عمر مردوں کے لئے 21 سال اور عورتوں کے لئے 18 سال تک بڑھا دی گئی۔

1983 کی قومی صحت پالیسی میں خام شرح پیدائش کو 21، خام شرح اموات کو 9، طفلی اموات کی شرح کو فی ہزار پر 60 سے کم اور فیملی پلاننگ کو اختیار کرنے والے جوڑوں کے تناسب کو 60 فی صد تک بڑھاتے ہوئے خالص نسلی تسلسل یا دوبارہ پیدا کرنے کی شرح کو سال 2000 تک ایک (1) تک گھٹانے کے مقصد کو طئے کیا گیا ہے۔ یہ مقصد چھٹویں منصوبے میں سال 1995 کے لئے تھا۔ ساتویں منصوبے (90-1985) میں خام شرح پیدائش 1990 تک گھٹا کر 29.1 کرنا طئے کیا گیا تھا اور حقیقی کامیابی 29.9 تھی۔ اسی طرح آٹھویں منصوبے (97-1992) میں 1997 تک شرح پیدائش کو 26.0 تک کم کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا تھا اور کامیابی 27.4 تھی۔

فیملی پلاننگ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے حسب ذیل اقدامات اختیار کئے گئے۔

(i) فیملی پلاننگ سے متعلق معلومات کو پھیلانے کے لئے ترغیبی پروگرام۔ تمام ذرائع ابلاغ کو استعمال کرتے ہوئے محدد خاندان سے متعلق لوگوں کو واقف کروایا گیا۔ (ii) مانع حمل اشیاء کی سربراہی۔ (iii) نس بندی کے لئے نقد انعامات۔ (iv) مردوں اور عورتوں دونوں کی وسیع پیمانے پر نس بندی۔

قومی آبادی پالیسی 2000 (National Population Policy 2000)

قومی آبادی پالیسی 2000، فوری، وسط مدتی اور طویل مدتی مقاصد کو پیش کرتی ہے۔ اوسط مدتی مقاصد میں جملہ بارآوری کی شرح کو 2010 تک متبادل کی سطح تک کم کرنا ہے۔ قومی آبادی پالیسی AD 2046 تک متوازن آبادی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل اقدامات کی ایک فہرست مرتب کی ہے۔

1. طفلی اموات کی شرح کو فی ہزار 30 زندہ پیدائش سے بھی کم کرنا۔
2. ماؤں کی اموات کی شرح کو فی 1,00,000 زندہ پیدائش پر 100 سے بھی کم کرنا
3. عالمی حفاظتی ٹیکہ اندازی
4. 80% ولادت کے عمل کو باقاعدہ دواخانوں، ہاسپٹلس اور طبی اداروں میں تربیت یافتہ اسٹاف کی مدد سے انجام دینا۔
5. AIDS، متعدی اور وبائی امراض کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق معلومات تک رسائی۔
6. دو بچوں والی چھوٹی فیملی کے اصول کو اپنانے کی ترغیب
7. محفوظ اسقاط حمل کی سہولتوں میں اضافہ کرنا
8. Child Marriage Restraint Act اور Pre-natal Diagnostic Techniques Act کو سختی سے نافذ کرنا۔
9. لڑکیوں کی شادی کی عمر میں اضافہ جو 18 سال سے کم نہ ہو بلکہ ترجیحاً 20 سال یا اس سے بھی زیادہ تک اضافہ۔

10. جو عورتیں 21 سال کے بعد شادی کرتی ہیں اور دوسرے بچہ کی پیدائش کے بعد آخری یا انتہائی مانع حمل طریقہ اپناتی ہیں انہیں خصوصی انعام دینا۔

11. خط غربت سے نیچے کے لوگ جو دو بچوں کے بعد نس بندی کرواتے ہیں انہیں ہیلت انشورنس کے دائرہ میں لانا۔

12. باقاعدہ بارآوری اور مانع حمل کے لئے صلاح ومشورہ اور خدمات کی معلومات تک ہر کسی کی رسائی کو حاصل کرنا۔

13. سماجی شعبہ پروگرام سے متعلق خاندانی فلاح کو ایک عوامی پروگرام بنانے اور اس کی عمل آوری کے لئے عام میلان اور عام رغبت پیدا کرنا۔

قومی آبادی پالیسی کی عمل آوری کا وقفہ وقفہ سے جائزہ لینے کے لئے آبادی سے متعلق ایک قومی کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ قومی آبادی پالیسی کی عمل آوری کو یقینی بنانے کے مقصد کے تحت ریاستی سطح پر بھی آبادی سے متعلق ایک کمیشن قائم کیا گیا ہے۔

دنیا میں کہیں بھی تعلیم کے فروغ اور معیار زندگی میں بہتری کے بغیر آبادی کے شرح نمو میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ ہندوستان میں بارآوری کی شرح کو کم کرنے میں ان امور کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔

انسانی وسائل کی ترقی Human Resource Development

Theodore W. Schutlz کہتا ہے کہ تعلیم پر سرمایہ کاری، انسانی اصل کے اجتماع کو بڑھاتی ہے۔ اگر پیداوار اس کے بغیر انجام دی جائے اور صرف غیر ہنرمند اور غیر تعلیم یافتہ افراد کی مدد سے اشیاء کی تیاری کی جائے تو پیداوار موجودہ سطح سے تباہ کن طور پر گھٹے گی۔ کوئی بھی سرگرمی جو انسان کی پیداواری صلاحیت کو بڑھاتی ہے انسانی وسائل کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

امرتیہ سین نے بھی انسانی وسائل کی ترقی کو اہمیت دینے پر زور دیا ہے۔

معاشی ترقی میں تعلیم Education in Economic Development

ہندوستان میں خواندگی کی شرح

ہندوستان میں مختلف منصوبوں کے دوران ہر سطح پر تعلیمی سہولتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں شرح خواندگی بڑھ گئی ہے۔ شرح خواندگی جو 1951 میں 18% تھی بڑھ کر 2011 میں 74% ہوگئی۔ اسی طرح سے اسی مدت کے دوران مردوں کی شرح خواندگی 27% سے بڑھ کر 82% اور عورتوں کی شرح خواندگی 9% سے بڑھ کر 66% ہوگئی ہے۔ پچھلی دہوں کے مقابلہ میں 2011-2001 کے دہے میں خواندگی میں بہتری سب سے زیادہ تھی۔ مردوں کی شرح خواندگی اور عورتوں کی شرح خواندگی میں فرق بھی کم ہورہا ہے یہ عورتوں کی شرح خواندگی میں بہتری کو ظاہر کرتا ہے۔

دستور، حکومت کو سال 1960 تک 14 سال کی عمر تک تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم مہیا کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ سال 1964 میں ڈی۔ یس کوٹھاری (D.S. Kothari) کی صدارت میں ایک تعلیمی کمیشن قائم کیا گیا اور اس کی رپورٹ کی بنیاد پر حکومت نے 1968 میں اپنی قومی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا اور پھر سال 1986 میں تعلیم پر ایک اور قومی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ 1990 تک بالغ خواندگی اور ابتدائی تعلیم کو عام اور آفاقی بنانے کے تعلق سے غور کیا گیا۔ یہ پالیسی تعلیم میں معیاری بہتری خصوصاً تکنیکی اور اعلیٰ تعلیم، پیشہ ورانہ ثانوی تعلیم کو اولین

فوقیت دیتی ہے۔ پارلیمنٹ کی جانب سے 2009 میں بچوں کی مفت اور لازمی تعلیم کے حق سے متعلق ایک قانون منظور کیا گیا۔

انسانی وسائل کی ترقی کے لئے تعلیم اور ہنر مندی کی تربیت ضروری اور اہم ہے۔ سال 2010 تک 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو مفید اور کارآمد بنیادی تعلیم فراہم کرنے کے مقصد سے سرو اسکشا ابھیان (Sarva Siksha Abhiyan) نامی اسکیم 2001 میں شروع کی گئی۔ مرکز کی جانب سے ایک نئی اسکیم راشٹریہ مدھیامک سکشا ابھیان (Rashtriya Madhyamik Siksha Abhiyan) کو سال 2009 میں شروع کیا گیا۔ اس کا مقصد ثانوی تعلیم تک رسائی اور اس کے معیار کو بہتر بنانا تھا۔ 17 تا 23 سال کی عمر کے بچوں میں اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور اسے توسیع دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ کیونکہ انسانی وسائل کی ترقی کے نقطہ نظر سے جامعاتی اور اعلیٰ تعلیم کی بھی کافی اہمیت ہوتی ہے۔ گیارہویں پنچسالہ منصوبے کے دوران بڑے پیمانے پر یونیورسٹی تعلیم کی توسیع کا آغاز کیا گیا۔ مرکزی حکومت اب ''نئی تعلیمی پالیسی'' (New Education Policy) کا آغاز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تعلیمی میدان میں ہندوستان کی کارکردگی مجموعی طور پر ہمہ جہتی ترقی کے عمل کو متاثر کرے گی۔

تعلیم پر اخراجات کرنے سے مستحکم نمو کے نتیجے میں تعلیمی اداروں کی تمام سطحوں پر قابل لحاظ ترقی عمل میں آتی ہے۔ (2013-14) میں ملک ابتدائی سطح پر 96% مجموعی بھرتی تناسب (Gross Enrollment Ratio) (GER) حاصل کرنے کے قابل تھا۔ ثانوی سطح پر 14 تا 18 سال کی عمر کے بچوں کا مجموعی بھرتی تناسب (2013-14) میں 40% تھا۔ آل انڈیا اعلیٰ تعلیمی سروے کے مطابق (2017-18) میں اعلیٰ تعلیم کا مجموعی بھرتی تناسب 25.8% تھا۔ زراعت، سائنس، انجینئرنگ، طب، انتظامیہ کے میدان میں ملک بہترین اداروں کے قیام کے اہل ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہندوستان، چین کے بعد تعلیمی اور ہنر مند افرادی طاقت پیدا کرنے والا دنیا کا دوسرا بڑا ملک بن گیا ہے۔ ہندوستان کو صلاحیتوں کے اعتبار سے عالمی لیڈر بننے کے علم، ہنر مندی اور اقدار پر مبنی اعلیٰ تعلیم میں ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہوگی۔

معاشی ترقی میں صحت Health in Economic Development

معاشی ترقی میں صحت کا کردار Role of Health in Economic Development

1993 کی عالمی ترقی رپورٹ بیان کرتی ہے کہ ''اچھی اور بہتر صحت معاشی نمو کو چار طریقوں سے مدد کرتی ہے۔ یہ مزدوروں کو بیماری سے ہونے والے نقصان کو کم کرتی ہے۔ بیماری کی وجہ سے جو وسائل ناقابل رسائی تھے ان کے استعمال کا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ اسکول میں بچوں کی بھرتی (Enrollment) کو بڑھاتی ہے اور انہیں بہتر سیکھنے کے قابل بناتی ہے۔ بیماریوں کی روک تھام اور علاج پر خرچ ہونے والے وسائل کو متبادل استعمال کے لئے مہیا کرتی ہے۔ اچھی صحت کے لئے متوازن اور تغذیہ بخش غذا اور طبی نگہداشت وغیرہ ضروری ہے۔

ہندوستان میں صحت کی پالیسیاں Health Policies in India

''ہیلت سروے اور ترقی کمیٹی 1946'' اور ''ہیلت سروے اور پلاننگ کمیٹی (مدلیار کمیٹی۔ 1961)'' کی سفارشات کی بنیاد پر حکومت ہند نے صحت کے معیار کو اونچا اٹھانے کے لئے ایک پروگرام تیار کیا۔ اس پروگرام کے حسب ذیل مقاصد ہیں:

1. وبائی امراض پر کنٹرول کا انتظام

2. صحت خدمات کی فراہمی

3. محکمہ صحت کے ملازمین کی تربیت اور دیہی علاقوں میں ابتدائی صحت مراکز کی ترقی

پانچویں پنچسالہ منصوبے میں صحت ترقی پروگرام کو بچوں' حاملہ عورتوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے خاندانی بہبود اور غذا پروگرام سے مربوط کیا گیا۔ چھٹویں پنچسالہ منصوبے میں خصوصی طور پر ایک کمیونٹی پر مبنی صحت نگہداشت اور طبی سہولتوں کا پروگرام دیہی علاقوں میں شروع کیا گیا۔ نویں اور دسویں پنچسالہ منصوبے کے دوران آبادی کی صحت کے موقف کو نگہداشت کے معیار کے ذریعہ بہتر بنانے کی کوششوں کو تیز تر کیا گیا۔ گیارہویں پنچسالہ منصوبے میں ایک جامع لائحہ عمل تجویز کیا گیا جو انفرادی صحت' عوامی صحت' صفائی' صاف پینے کا پانی' غذا اور صاف صفائی کی جانکاری تک رسائی کا احاطہ کرتا ہے۔

مختلف اسکیمات کی عمل آوری کے سبب صحت اشاریے جیسے متوقع حیات' طفلی اموات اور جملہ بارآوری وغیرہ میں بہتری ہوئی ہے۔ ہندوستان میں زندگی کی توقع کے 61-1951 دہے میں 41.2 تھی اور یہ سال 2011 میں 68.5 تک بڑھ گئی ہے۔ طفلی اموات کی شرح 1951 میں فی ہزار 46 کے مقابلے میں 2010 میں فی ہزار 47 تھی۔ 03-2001 کے دوران ماؤں کی اموات کی شرح 301 فی لاکھ زندہ پیدائش تھی جو گھٹ کر 2010 میں 200 ہوگئی۔ ہندوستان میں زچہ اموات کو کم کرنے کے لئے آیا گیری اور دایہ گیری کی خدمات کو تیزی سے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ جملہ بارآوری (عورت کی بچہ پیدا کرنے کی تمام مدت کے دوران زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد) 1950 کے ابتدائی مدت میں 6.0 تھی جو گھٹ کر 2011 میں 2.4 ہوگئی۔

قومی صحت پالیسی The National Health Policy (NHP) 2017

اس پالیسی کی رو سے تمام افراد کو بغیر کسی مالی دشواری کا سامنا کئے بہتر مدافعتی' صحت نگہداشت اور معیاری صحت کی خدمات حاصل ہوں۔ یہ اسی وقت حاصل ہوگا جب کہ صحت کی نگہداشت کا نظام کم لاگتی اور اعلیٰ معیاری ہوگا۔

ہندوستان میں صحت پروگرامس Health Programmes In India

سال 02-2001 کے لئے صحت پر ہونے والے کل اخراجات GDP کا 4.6% تھے۔ اس کے منجملہ عوامی صحت کا خرچ GDP کا 0.94% اور خانگی خرچ GDP کا 3.58 اور بیرونی حمایت GDP کا 0.11% تھی۔ سال 2011 میں صحت پر ہونے والے کل اخراجات GDP کا 3.9% اور اس کے منجملہ عوامی صحت کا خرچ GDP کا 1.2% تھا۔ سال 19-2018 میں عوامی صحت کے اخراجات' پینے کا پانی اور صفائی کے بشمول GDP کا 1.5% تھا۔

گیارہویں پنچ سالہ منصوبے میں قومی دیہی صحت مشن اور قومی شہری صحت مشن کو رائج کرتے ہوئے مشتمل نمو کے مقصد کو حاصل کرنا طے پایا۔

(i) **قومی دیہی صحت مشن (NRHM):** اس کا مقصد صحت انفراسٹرکچر کو مضبوط کرتے ہوئے معیاری صحت کے طریقوں اور سہولتوں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ اس مشن کے تحت: (i) 2008 تک ہر 1000 آبادی کے لئے 5 لاکھ سند یافتہ سماجی صحت کارکنان (ASHAS) کی فراہمی۔ (ii) تمام ذیلی صحت مراکز میں 2010 تک 2 معاون نرس اور دایاؤں (ANMs) کا

انتظام کرنا۔ (iii) تمام ابتدائی صحت مراکز (PHCs) میں 2010 تک 3 اسٹاف نرسس کی خدمات کو تمام دنوں میں 24 گھنٹے فراہم کرنا۔ (iv) 2012 تک 6500 کمیونٹی ہیلت سنٹرس قائم کرنا اور انہیں سات اسپیشلسٹس اور 9 اسٹاف نرسس سے مستحکم کرنا۔ (v) 2012 تک 1800 تعلقہ ہاسپٹلس اور 600 ضلعی ہاسپٹلس کو مستحکم کرنا اور (vi) 2009 تک ہر ضلع کے لئے ایک موبائیل میڈیکل یونٹ کا انتظام کرنا۔

(ii) (زنانی) جننی سرکشایوجنا (JSY): اس اسکیم کا دوہرا مقصد ہے۔ ادارہ جاتی زچگیوں کے ذریعہ ماؤں اور شیر خوار بچوں کی اموات کو کم کرنا ہے۔ 1/اپریل 2007 میں قومی دیہی صحت مشن (NRHM) کے تحت ملک 184.25 میں لاکھ ادارہ جاتی زچگیاں کی گئیں اور زنانی سروکشایوجنا (JSY) سے 28.74 لاکھ عورتوں کو فائدہ حاصل ہوا۔

(iii) قومی شہری صحت مشن (NUHM): اس اسکیم کا مقصد شہروں میں بسنے والے غریب افراد خصوصاً جھونپڑیوں اور گندہ بستیوں میں رہنے والے افراد کی صحت کی ضروریات کو پورا کرنا ہے یہ پروگرام ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی رکھنے والے تمام شہروں کا احاطہ کرتا ہے۔

2018-19 کے یونین بجٹ نے صحت سے متعلق ''رہنمایانہ قومی صحت تحفظ اسکیم'' کا اعلان کیا جس کے ذریعے سے 10 کروڑ غریب اور کمزور خاندانوں کا احاطہ ہر سال ہر خاندان کو ہسپتالوں کے ذریعہ ثانوی اور ثلثی تحفظ کے لئے 5 لاکھ روپے کی فراہمی، تقریباً 50 کروڑ افراد کو فائدہ حاصل ہوگا۔

(iv) صاف پینے کا پانی اور صفائی: عالمی ترقیاتی اشاریے 2008 کے مطابق 2004 میں مجموعی آبادی کے 86% حصہ کو بہتر آبی وسائل حاصل تھے۔ عالمی بینک کے مطابق 2004 میں ہندوستان کی آبادی کے 33% حصہ کو بہتر صفائی کی سہولیات حاصل تھیں۔

NDA حکومت نے 2/اکٹوبر 2014 میں سوچھ بھارت مشن (SBM) شروع کیا جس کا مقصد ہندوستان کو اکٹوبر 2019 تک ''کھلے میں رفع حاجت سے پاک'' Open Defecation Free (ODF) کرنا ہے۔ سوچھ بھارت مشن کا اہم مقصد بیت الخلاؤں کی تعمیر ہے۔ ''وزارت برائے پینے کا پانی اور صفائی'' کے سرکاری شماریات کے مطابق سوچھ بھارت مشن کے آغاز سے 2019 تک 92.2 ملین بیت الخلاء تعمیر کئے جاچکے ہیں۔ 604 اضلاع میں 98% دیہی صفائی عمل میں آئی اور 5,52,000 گاؤں بطور (ODF) ''کھلے میں رفع حاجت سے پاک'' قرار دئے گئے۔

انسانی ترقی اشاریہ Human Development Index

GNP کے متبادل معاشی ترقی کے پیمانہ کی تلاش نے انسانی ترقی اشاریہ (HDI) کی ترقی کا سبب ہے۔ The United Nations Development Programmes (UNDP) نے محبوب الحق پاکستانی ماہر معاشیات کی رہنمائی میں اپنی پہلی انسانی ترقی رپورٹ 1990 میں HDI کو متعارف کرایا تھا۔ اس کے بعد سے انسانی ترقی اور جنس سے متعلق اشاریہ (GDI)، جنسی اختیار پیمانہ (GEM)، جنسی عدم مساوات اعشاریہ (GII)، انسانی غربت اشاریہ (HPI) کو وضع کرنے اور بہتر بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اور UNDP کے انسانی ترقی کی رپورٹ کے بعد ہمہ جہتی غربت اشاریہ (MPI) پیش کیا گیا۔

محبوب الحق کے مطابق ''معاشی نمو اور انسانی ترقی کے ان دو مکاتب فکر میں فرق یہ ہے کہ پہلا صرف ایک انتخاب کی توسیع آمدنی پر

مرکوز کرنا ہے جب کہ دوسرا تمام انسانی انتخابات کے بڑھانے پر زیادہ زور دیتا ہے۔ خواہ وہ معاشی' سماجی' تہذیبی یا سیاسی ہوں۔"

انسانی ترقی نشان کی تشکیل Construction of Human Development Index (HDI)

HDI انسانی ترقی کی تین بنیادی سمتوں میں اوسط کامیابی کی پیائش کرتا ہے جو یہ ہیں: (i) طویل اور صحت مند زندگی جس کی پیائش پیدائش پر متوقع حیات سے کی جاتی ہے۔ (ii) معلومات جس کی پیائش بالغ خواندگی کی شرح اور مجموعی اندراج کے تناسب سے کی جاتی ہے اور (iii) عمدہ معیار زندگی جس کی پیائش فی کس GDP (PPP US $) سے کی جاتی ہے۔

ہندوستان جو 0.412 کے ساتھ 1975 میں HDI کے 134 ویں مقام پر تھا 2005 میں اپنے موقف کو بہتر بنا کر 128 ویں مقام تک پہنچ گیا تھا لیکن 2011 میں اس کا موقف پھر نیچے چلا گیا اور HDI 0.547 کے ساتھ 134 ویں مقام پر پہنچ گیا۔

2011 میں ناروے پہلے مقام پر اور آسٹریلیا آخری مقام پر تھا۔ ہندوستان 2013 میں 187 ممالک میں HDI میں 135 ویں مقام پر تھا۔ HDI کی سالانہ رپورٹ 2019 کے مطابق' 2018 میں ہندوستان 189 ممالک میں 129 ویں مقام پر تھا۔

جنس سے متعلق اشاریہ Gender Related Index

1995 کی انسانی ترقی کی رپورٹ نے دو عالمی جنسی اشاریوں کو متعارف کی ہے۔ جو یہ ہیں: (1) جنس سے متعلق ترقی اشاریہ (GDI) اور (2) جنسی اختیار پیمانہ (GEM)

قریب جنسی مساوات ناروے' کینڈا' متحدہ ریاستیں امریکہ' انگلینڈ' جاپان' سری لنکا' چین اور انڈونیشیا میں پائی جاتی ہے اور جنسی عدم مساوات سعودی عرب' پاکستان' ہندوستان اور نائجیریا میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں جنسی نابرابری کے تعلق سے زیادہ واقفیت اور آگاہی پائی جاتی ہے اور جنسی نابرابری کو کم کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں جنسی مساوات کے فروغ کے لئے عورتوں کی تحریکیں کام کررہی ہیں۔

جنسی اختیار پیمانہ (GEM) بتاتا ہے کہ عورتیں معاشی اور سیاسی زندگی میں موثر طور پر حصہ لینے کے قابل ہیں یا نہیں۔

انسانی غربت اشاریہ Human Poverty Index (HPI)

انسانی ترقی رپورٹ 1997 نے انسانی غربت اشاریہ کے تصور کو پیش کیا۔ یہ اشاریہ انسانی زندگی کے تین اہم اور ضروری عناصر کی محرومی پر پوری توجہ مرکوز کرتا ہے جن پر پہلے ہی پر HDL غور کیا گیا ہے۔ جو طویل العمری' معلومات اور ایک معقول معیار زندگی ہے۔ 2009 کے HDR نے حسب ذیل متغیرات کو HPI معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا ہے: (i) لوگوں کا فیصد جن کی 40 سال کی عمر سے پہلے انتقال کرنے کی توقع ہوتی ہے۔ (ii) بالغ ناخواندہ لوگوں کا فیصد۔ (iii) ان افراد کا فیصد جن کی صحت خدمات اور صاف پینے کے پانی تک رسائی ہوتی ہے۔ (iv) پانچ سال سے کم عمر والے بچوں کا فیصد جو ناقص غذا کا شکار ہیں۔\ ترقی پذیر ممالک کا انسانی غربی اشاریہ (HPI) بتاتا ہے کہ نائجیریا' بنگلہ دیش' پاکستان اور ہندوستان میں HPI کی قدر بہت ہی اونچی ہے۔

خام قومی خوشی اشاریہ Gross National Happiness Index (GNH)

GDP کے متبادل کے طور پر ترقی کی پیائش کے لئے بھوٹان نے خام قومی خوشی اشاریہ کی اصطلاح وضع کی۔ بھوٹان کا چوتھا بادشاہ Jigme Singye Wang chuck نے 1970 میں خام قومی خوشی کی اصطلاح کا استعمال کیا۔ خام قومی خوشی اشاریہ (GNH) کو ہمہ سمتی

طریقہ کار کی بنیاد پر تیار کیا گیا جو "Alkire Foster" طریقہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

GNH کا تصور چار بنیادی نکات کی تشریح کرتا ہے: جو اچھی حکومت' مستحکم سماجی معاشی ترقی' ثقافتی تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ ہے۔

انسانی ترقی پر امرتیہ سین کے خیالات Views of Amartya Sen on Human Development

امرتیہ سین معاشیات میں نوبل انعام پانے والا پہلا اور واحد ہندوستانی ہے۔ امرتیہ سین کی کتاب ''ترقی بطور آزادی' (Development as Freedom) سال 1999 میں شائع ہوئی۔ وہ کہتا ہے کہ لوگوں کی حقیقی آزادی کو وسعت دینے کا عمل ترقی ہے جس سے لوگ محظوظ ہوسکیں۔

سین کے خیال میں آزادی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ بھی ہے اور بنیادی ضرورت بھی۔ اس کے لئے دو وجوہات پیش کرتا ہے۔ (1) انسانی ترقی کی ایک واحد قابل قبول پیائش آزادی کا بڑھنا ہے۔ (2) ترقی کا حصول لوگوں کی آزاد ایجنسی پر منحصر ہوتا ہے۔

سین (Sen) نے پانچ قسم کی آزادیوں کا ذکر کیا ہے۔ سیاسی آزادیاں' معاشی سہولتیں' سماجی مواقع' شفافیت کی ضمانت اور حفاظتی اقدامات' سیاسی آزادیاں (تقریر کی آزادی اور انتخابات) معاشی تحفظ کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔

سین' عام تعلیم' صحت کی نگہداشت' سماجی تحفظ' بہتر کلی معاشی پالیسیاں' پیداواریت اور ماحولیاتی تحفظ کی فراہمی کے ذریعہ ان آزادیوں کی حمایت کرنے کے لئے حکومتی اقدامات کی سفارش کرتا ہے۔

سین کے مطابق انسانی ترقی کی بنیادی تشویں ہماری اس طرح کی زندگی گذارنے کی صلاحیتوں سے ہے کہ ہمارے معمول کے مطابق GDP یا فی کس آمدنی کو بڑھانے پر زور دینے کی بجائے کسی اور چیز کو اہمیت دینے کی وجہ موجود ہے۔

1. **شرح پیدائش** : فی سال فی 1000 آبادی میں پیدا ہونے والوں کی تعداد کا تناسب
2. **شرح اموات** : فی سال فی 1000 آبادی میں مرنے والوں کی تعداد کا تناسب
3. **آبادی کا دھماکہ** : غذا کی رسد کی بہ نسبت آبادی تیزی سے بڑھتی ہے۔ اس عدم توازن کے نتیجہ میں آبادی میں کثرت سے اضافہ ہوتا ہے یعنی شرح پیدائش بہت اونچی ہوتی ہے اور شرح اموات تیزی سے کم ہونے لگتی ہے۔
4. **طفلی شرح اموات** : فی سال فی 1000 پیدا ہونے والے بچوں میں مرنے والے بچوں کی تعداد کا تناسب
5. **ماؤں کی شرح اموات** : فی سال فی لاکھ عورتوں میں مرنے والی ماؤں کا تناسب
6. **جنسی تناسب** : فی 1000 مردوں پر عورتوں کی تعداد
7. **آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم** : ابتدائی' ثانوی اور ثلثی شعبوں میں منقسم آبادی کا تناسب

8. **شرح خواندگی** : سات سال اور اس سے زیادہ عمر والی خواندہ آبادی مجموعی آبادی

9. **کل شرح بارآوری** : ایک عورت کی بچے پیدا کرنے کی تمام مدت کے دوران زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد

10. **انسانی ترقی اشاریہ** : یہ پیدائش پر زندگی کی توقع، شرح خواندگی (بالغ) مجموعی بھرتی تناسب اور فی کس خام گھریلو پیداوار کی پیمائش کرتا ہے۔

11. **جنس اختیار پیمانہ** : یہ عورتوں کی معاشی اور سیاسی زندگی میں شرکت اور معاشی وسائل پر ان کے اختیار پر توجہ دیتا ہے۔

12. **انسانی غریبی اشاریہ** : یہ لوگوں کی طول العمری، تعلیم اور مناسب معیار زندگی سے محرومی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

ہندوستان میں آبادی کا نمو

مردم شماری سال	آبادی (ملین میں)	آبادی میں اضافہ یا کمی	آبادی میں فیصد اضافہ	آبادی کا سالانہ مجموعی شرح نمو
1891	236	--	--	
1901	236	0.0	0.0	
1911	252	1.6	5.7	
1921	251	-1	- 0.3	
(1891-1921)	—	--	**0.19**	**0.19**
1931	279	**15**	11.0	
1941	319	28	14.2	
1951	361	40	13.3	
(1921-1951)	--	42	**1.22**	**1.22**
1961	439	**110**	21.6	
1971	548	78	24.8	
1981	683	109	24.7	
(1951-1981)	--	135	**2.14**	**2.14**
1991	846	**322**	23.9	
2001	1029	161	21.5	
2011	1210	183	17.64	
(1981-2011)	--	181	--	**1.64**
		527		**(2001-2011)**

Sources : *(i) Census of India 2001. Series 1, paper 1 of 2001, provisional population totals.*
(ii) Economic Survey, 2009-10; (iii) Census - 2011 (provisional population totals)

ہندوستان میں سالانہ اوسط پیدائش اور اموات کی شرحیں

دہے (Decades)	پیدائش فی ہزار آبادی پر	اموات فی ہزار آبادی پر
1891-1900	45.8	44.4
1901-1910	48.1	42.6
1911-1920	49.2	48.6
1921-1930	46.4	36.3
1931-1940	45.2	31.2
1941-1950	39.9	27.4
1951-1960	40.0	18.0
1961-1970	41.2	19.2
1971-1980	37.2	15.0
1990-1991	29.5	9.8
2000-2001	25.4	8.4
2010-2011	21.8`	7.1

Sources : *Census of India. 1971; Census of India 1981; Economic Survey 2011-12.*

ہندوستان میں جنسی تناسب

سال	عورتیں فی ہزار مردوں پر
1901	972
1911	964
1921	955
1931	950
1941	945
1951	946
1961	941
1971	930
1981	934
1991	927
2001	933
2011	940

Source : *Census of India.*

ہندوستان کی آبادی کی عمر کے لحاظ سے فیصد تقسیم

سال	عمر کے لحاظ سے گروپ (سال)		
	0-14	15-60	60 سال اور اس سے زیادہ
1911	38.8	60.2	1.0
1961	41.0	53.3	5.7
2001	35.6	58.2	6.3

Sources : *IAMR, Fact Book on Manpower; Census of India, 1981, Series I, Paper 2 of 1983.*

ہندوستان میں کام کرنے والی آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم (فیصد)

پیشہ	1951	1961	1971	1981	1991	2001	2010
1. ابتدائی شعبہ	72.1	71.8	72.1	68.8	66.8	56.7	51.1
2. ثانوی شعبہ	10.7	12.2	11.1	13.6	12.7	18.2	22.4
3. ثلثی شعبہ	17.2	16.0	16.8	17.6	20.5	25.1	26.5

Sources : *Indian Economy, S.K. Misra & V.K.Puri , 2012 Edition;*

Indian Economy, Datt & Sundharam, 2012 Edition

ہندوستان میں شرح خواندگی

سال	اشخاص	مرد	عورتیں
1951	18.3	27.2	8.9
1961	28.3	40.4	15.3
1971	34.5	46.0	22.0
1981	41.4	53.4	28.5
1991	52.2	64.1	39.3
2002	64.8	75.8	52.1
2011	74.0	82.1	65.5

Sources : *Census of India, 2001; Census of India, 2011.*

ہندوستان میں غربت Poverty In India

جب سماج کا ایک قابل لحاظ حصہ اقل ترین معیاری زندگی سے محروم ہو جاتا ہے اور محض گزارے کی سطح پر زندگی بسر کر رہا ہے تو ایسے

سماج کو شدید غربت کا شکار کہا جاسکتا ہے۔

ہندوستان میں غربت کی وقوع پذیری Incidence of Poverty in India

رنگا راجن پٹیل نے حکومت کو مشورہ دیا کہ جو لوگ (12-2011ء میں) دیہی علاقوں میں فی ماہ972 روپئے سے زیادہ اور شہری علاقوں میں فی ماہ1407 روپئے سے زیادہ خرچ کرتے ہیں غربت کی تعریف میں نہیں آتے اس طرح رنگا راجن کمیٹی کے مطابق کل ہند غربت کی اصطلاح میں پانچ افراد پر مشتمل خاندان کے لئے صرف کے اخراجات دیہی علاقوں میں ماہانہ 4860روپئے اور شہری علاقوں میں ماہانہ7035 روپے ہوں گے اگر یومیہ کی بنیاد پر حساب کیا جائے تو اس کا مطلب (12-2011 میں) یومیہ فی کس دیہی علاقوں میں 32 روپئے اور شہری علاقوں میں روپے46 ہوگی۔ٹنڈولکر طریقہ کار کے مطابق12-2011 کے لئے خط غربت دیہی علاقوں میں816 روپئے اور شہری علاقوں میں 1,000 روپئے ہے جس کا حساب اگر یومیہ بنیاد پر کیا جائے تو وہ دیہی علاقوں میں 27 روپے فی یوم اور شہری علاقوں میں 33 روپے فی یوم حاصل ہوگا۔ٹنڈولکر کمیٹی نے اس کو بالترتیب4080روپے اور5000 روپے متعین کیا ہے۔

غربت خلاء اشاریہ The Poverty Gap Index

غربت خلاء انڈیکس خط غربت سے نیچے کا فاصلہ ہے۔جس کو اس خط کے ایک تناسب کے طور پر بتایا جاتا ہے۔(جہاں غیر۔غریب کو صفر غربت خلاء شمار کرتے ہوئے کل آبادی پر اوسط نکالا جاتا ہے) پس غربت خلاء اس منتقلی کی پیمائش کرتا ہے جو ہر غریب فرد کی آمدنی کو خط غربت تک لاتی ہے۔اس طرح غربت کو ختم کرتی ہے۔اس طرح سے غربت خلاء غربت کی گہرائی کے ساتھ ساتھ اس کی وقوع پذیری کو ظاہر کرتا ہے۔غربت خلاء انڈیکس کو مندرجہ ذیل اصول کی مدد سے شمار کیا جاتا ہے۔

غربت خلا = یا $G = \frac{Z-Y}{Z}$

بے روزگاری کی اقسام Types of Unemployment

بے روزگاری کی مختلف اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1. **ساختی بے روزگاری:** اس قسم کی بے روزگاری کا تعلق ملک کی معاشی ساخت سے ہے۔آبادی میں تیزی سے اضافہ اور مزدوروں کی عدم نقل پذیری کی وجہ سے جب مزدوروں کی طلب ان کی رسد سے کم ہوتی ہے تو معیشت میں بے روزگاری رونما ہوتی ہے۔ ہندوستانی بے روزگاری کا تعلق بنیادی طور پر اس زمرہ کی بے روزگاری سے ہے۔
2. **کم روزگاری:** وہ مزدور کم روزگار کے تحت تصور کئے جاتے ہیں جنہیں کام تو حاصل ہوتا ہے لیکن ان کی استعداد اور قابلیت کا بھرپور اور مکمل استعمال نہیں ہوتا جس کے نتیجہ میں پیداوار میں ان کا حصہ بھی محدود ہوتا ہے۔جس ملک میں اس قسم کی بے روزگاری پائی جاتی ہے وہ اپنے مزدوروں کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں ناکام ہوجاتا ہے۔
3. **پوشیدہ بے روزگاری:** ایک شخص پیداواری عمل میں کچھ بھی تعاون نہیں کرتا یا دوسرے الفاظ میں اگر اس کو کام سے ہٹادیا جائے تو پیداوار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اس کو چھپا ہوا بے روزگار کہا جائے گا۔کم ترقی یافتہ/ترقی پذیر معیشتوں کے زرعی شعبہ میں اس قسم کی بے روزگاری بڑے پیمانہ پر پائی جاتی ہے۔

4. **کھلی بے روزگاری:** جب مزدور بغیر کسی کام کے رہتے ہیں یا انہیں کوئی کام میسر نہیں ہوتا تو وہ کھلی بے روزگاری کے زمرے میں آتے ہیں۔ تعلیم یافتہ بیروزگار اور غیر ہنر مند مزدور کھلی بے روزگاری میں شامل ہیں۔

5. **تعلیم یافتہ بے روزگاری:** جب کوئی تعلیم یافتہ/تربیت یافتہ اور ہنر مند کوئی کام یا ملازمت حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے تو اس کو تعلیم یافتہ بے روزگار کہا جاتا ہے۔

6. **مزاحمتی بے روزگاری:** عارضی بے روزگاری جو مزدوروں کے ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ میں منتقلی کے دوران پیدا ہوتی ہے' مزاحمتی بے روزگاری کہلاتی ہے۔

7. **موسمی بے روزگاری:** موسمی تغیرات کی بنیاد پر طلب میں تبدیلی کی وجہ سے موسمی بے روزگاری رونما ہوتی ہے۔

8. **چکری بے روزگاری:** چکری بے روزگاری کی بنیادی وجہ کاروباری سرگرمیوں کا ٹھپ ہو جانا ہے۔ عام طور پر ترقی یافتہ ممالک میں اس قسم کی بیروزگاری دیکھنے کو ملتی ہے۔

9. **تکنیکی بے روزگاری:** جب نئی اور جدید ٹکنالوجی متعارف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے کچھ مزدوروں کی منتقلی عمل میں آتی ہے اس کو تکنیکی بے روزگاری کہتے ہیں۔

10. **غیر روزگاری:** وہ لوگ جو ترقی پذیر ممالک میں گھریلو سرگرمیوں میں مصروف ہیں یا غیر منظم شعبہ میں کام کر رہے ہیں غیر روزگاری کے زمرے میں شمار کئے جاتے ہیں۔

بے روزگاری کے اسباب Causes of Unemployment

1. **ملازمتوں کے بغیر نمو:** معاشی منصوبہ بندی کی ابتدائی تین دہائیوں کے دوران GDP کی شرح نمو کم سے کم سالانہ 3.5 تھی۔ اس عرصہ میں روزگار میں سالانہ 2 فیصد کی مناسب شرح سے اضافہ ہوا۔ تاہم اس کے بعد GDP کی شرح نمو میں قابل لحاظ اضافہ ہوا' روزگار کی شرح نمو میں تیزی سے کمی درج کی گئی۔

2. **مزدور قوت میں اضافہ:** آزادی کے بعد سے شرح اموات میں تیزی سے کمی واقع ہوئی اور ملک آبادیاتی تبدیلی کے دوسرے مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ 1960 کی دہائی میں آبادی کی شرح نمو میں سالانہ 2.2 فیصد کا اضافہ ہوا' اس کے نتیجہ میں مزدور قوت میں بھی سالانہ 1.9 فیصد کا اضافہ ہوا۔

3. **ناموزوں ٹکنالوجی:** ہندوستان میں ''اصل'' ایک کم یاب عامل ہے جب کہ محنت پیداوار کے لئے کثرت سے دستیاب ہونے والا عامل ہے' ان حالات میں اگر مارکٹ قوتیں آزادانہ اور موثر طریقہ سے کارفرما ہوتیں تو ملک پیداواری کے لئے جدید ٹکنالوجی کو اختیار کیا ہوتا۔

4. **نامناسب تعلیمی نظام:** ہندوستان میں تعلیمی نظام ناقص ہے۔ درحقیقت یہ وہی تعلیمی نظام ہے جو نوآبادیاتی دور میں میکالے نے اس ملک میں متعارف کروایا تھا۔ گنار مرڈل (Gunnar Myrdal) کے خیال میں ہندوستان کی تعلیمی پالیسی کا مقصد انسانی وسائل کی ترقی نہیں ہے' اس سے محض حکومت اور خانگی اداروں کے لئے کلرک (گماشتے) اور نچلے درجہ کے منتظمین پیدا ہوتے ہیں۔ اس قسم کی تعلیم مہیا کرنے والے اداروں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ہی بیروزگاری میں اضافہ ناگزیر ہے۔

5. **جدید آزاد معاشی پالیسی:** ہندوستان میں 1990 کی دہائی کے ابتداء میں جدید آزاد ساختی اصلاحات کے تعارف کے ساتھ ہی

آمدنی میں عدم مساوات کا اضافہ بھی ہوا ہے۔ آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ عام طور پر طلب میں تخفیف، کساد بازاری اور بے روزگاری کا باعث بنتا ہے۔

غربت اور بے روزگاری کے اصلاحی اقدامات۔ حکومتی اقدامات

Remedial Measures of Poverty and Unemployment - Government Initiatives

1973ء میں بھاگوتی کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے بعد حکومت نے روزگار کی فراہمی کم روزگاری کو دور کرنے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ نظریہ غربت اور بے روزگاری کے خاتمے میں ناکام رہا بلکہ گزشتہ سالوں کے دوران غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور اس کے نتیجہ میں منصوبہ سازوں نے انسداد غربت کے سلسلہ میں چار بڑے زمروں کے پروگراموں کو مختلف مراحل میں اختیار کیا۔

1. دیہی غریبوں کے لئے وسائل اور آمدنی کی ترقی کے پروگرام
2. خصوصی علاقہ ترقیاتی پروگرام
3. اضافی روزگار کے مواقع کی تخلیق کے لئے کام کے پروگرام اور
4. غریبوں کی صرف کی سطح کو بڑھانے کے لئے اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام۔ تاکہ ان کی پیداواری صلاحیتوں میں اضافہ ہوسکے۔

1. **وسائل اور آمدنی وترقیاتی پروگرام:** ملک میں 1970 کے بعد سے اس زمرہ کے خصوصی پروگرام یہ ہیں: چھوٹے کاشتکار کی ترقیاتی ایجنسی (SFDA)، حاشیائی کاشتکار اور زرعی مزدو ایجنسی (MFAL) مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام (IRDP) وغیرہ۔ یہ تمام پروگرام دیہی غریبوں کی آمدنی اور وسائل بڑھانے کے لئے متعارف کرائے گئے۔

2. **خصوصی علاقہ ترقیاتی پروگرام:** اس زمرہ میں خشک سالی علاقہ پروگرام (DPAP)، ریگستان ترقیاتی پروگرام (DDP)، پہاڑی ترقیاتی پروگرام جیسے پروگراموں کو شامل کیا گیا ہے جن کا مقصد جنگل بانی اور ڈیری (Dairy) کے ذریعہ علاقوں کی ترقی ہے تاکہ ان علاقوں کے کمزور طبقات کی آمدنی میں اضافہ ہوسکے۔

3. **اضافی روزگار کی تخلیق کے پروگرام:** تیسرے زمرہ میں روزگار کی تخلیق یا قومی دیہی روزگار تخلیق پروگرام شامل ہیں جیسے قومی دیہی روزگار پروگرام (NREP)، دیہی بے زمین روزگار گیارنٹی پروگرام (RLEGP)، غذا برائے کام پروگرام (FWP) اور وزیر اعظم مربوط شہری غریبی ہٹاؤ پروگرام (PMIUPEP) وغیرہ جن کا مقصد غریبوں کے لئے اضافی روزگار کی تخلیق ہے۔ NREP کی ساخت کو از سر نو تبدیل کرکے Mahatma Gandhi National Rural Employment Generation Programme (MGNREGP) کا نام دیا گیا۔

4. **اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام:** چوتھے زمرہ میں اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام، بیس نکاتی پروگرام شامل ہیں جن کا مقصد غریب طبقات کی صرف کی سطح میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ان کی پیدااواری صلاحیت بڑھ سکے۔ ان میں دیہی اور شہری دونوں ہی غریبوں کے لئے ابتدائی تعلیم، صحت، پانی، سڑکیں، بجلی، مکانات اور غذا وغیرہ کی فراہمی شامل ہے۔ امرتیہ سین کا حصول حق کا طریقہ کار مندرجہ بالا پہلوؤں پر زور دیتا ہے۔ انسداد غربت کے لئے مرکزی اور ریاستی سطح پر مختلف حکمت عملیاں روبعمل لائی گئیں۔

غربت کے خاتمہ اور روزگار کی تخلیق کے مختلف پروگرامس جو وقفہ وقفہ سے ہندوستان میں روبعمل لائے گئے پر ایک طائرانہ نظر جدول میں پیش کی گئی ہے:

ہندوستان میں غربت کے خاتمہ اور تخلیق روزگار کے پروگرام

Poverty Alleviation and Employment Generation in India Programmes

سلسلہ نمبر	پروگرام	آغاز سال	مقاصد
.1	طبقہ واری ترقیاتی پروگرام CDP	1952	عوام کی شراکت کے ساتھ دیہی علاقوں کی مجموعی ترقی
.2	طمانیت روزگار اسکیم	1972-73	دیہی علاقوں کے کمزور طبقوں کی مدد کرنا
.3	تیز تر دیہی سربراہی آب پروگرام ARWSP	1972-73	گاؤں میں پینے کے پانی کی سربراہی
.4	خشک سالی علاقہ پروگرام (DPAP)	1973	زیر زمین پانی کی ترقی
.5	دیہی روزگار کی کراش اسکیم	1973	دیہی روزگار کے لئے
.6	حاشیائی کاشتکاری اور زرعی مزدور ایجنسی (MFALA)	1973	تکنیکی اور مالی امداد کے لئے
.7			
.8	چھوٹے کاشتکار ترقیاتی ایجنسی (SFDA)	1974	تکنیکی اور مالی امداد کے لئے
.9	کمانڈ ایریا ڈیولپمنٹ پروگرام (CADP)	1975	آبپاشی کا استعمال
.10	20 نکاتی پروگرام (TPP)	1977	غریبی کا خاتمہ
.11	ریگستان ترقیاتی پروگرام (DDP)	1977	ریگستان کے پھیلاؤ پر قابو پانا
.12	غذا برائے کام پروگرام (FWP)	1977	مزدوروں کو غذائی اجناس کی فراہمی (ترقیاتی کاموں کے لئے)
.13	خود روزگار کیلئے دیہی نوجوانوں کے تربیت کا پروگرام (TRYSEM)	1979	تربیتی پروگرام
.14			
.15	مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام (IRDP)	1980	دیہی غریبوں کی ہمہ گیر ترقی
.16	قومی دیہی روزگار پروگرام (NREP)	1980	دیہی غریبوں کو نفع بخش روزگار فراہم کرنا
.17	دیہی علاقوں میں خواتین اور بچوں کی ترقی (DWCRA)	1982	دیہی علاقوں میں خود روزگار مواقعوں کی فراہمی
.18			
.19	دیہی بے زمین روزگار طمانت پروگرام (RLEGP)	1983	روزگار کی فراہمی
.20			
.21	تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کیلئے خود روزگار (SEEUY)	1984	مالی اور تکنیکی امداد فراہم کرنا
.22			
.23	قومی مالیہ برائے دیہی ترقی (NFRD)	1986	دیہی ترقی کے لیے مالی امداد
.24	شہری غریبوں کے لئے خود روزگار پروگرام (SEPUP)	1989	سبسیڈی اور بینک قرض فراہم کرنا
	جواہر روزگار یوجنا (JRY)	1989	دیہی علاقوں میں روزگار کی فراہمی
	نہرو روزگار یوجنا (NRY)	1993	شہری علاقوں میں روزگار کی فراہمی
	طمانیت روزگار اسکیم (EAS)	1993	دیہاتوں میں 100 دن کا روزگار
	رکن پارلیمان کا مقامی علاقہ ترقی اسکیم (MPLADS)	1993	ترقی کے لئے فی کس ایک کروڑ روپے
	ضلع دیہی ترقیاتی ایجنسی (DRDA)	1993	دیہی ترقی کے لئے مالی امداد

.30	دیہی علاقوں میں گروپ لائف انشورنس اسکیم	1995	خطِ غربت سے نیچے لوگوں کی مدد
.31	(GLISRA)	1997	خواتین میں خواندگی کو بڑھانا
.32	قومی سماجی امدادی پروگرام (NSAP) ہندوستان قومی تلنگانہ کی معاشی اور سماجی ترقی	1997	شہری روزگار کی فراہمی ٹی ایس پی ایس سی، گروپس امتحانات کا مطالعاتی مواد
.33	کستوربا گاندھی تعلیم اسکیم (KGES)	1998	خواتین کو انشورنس تحفظ
.34	سورنا جیوتی گرام سہاری روزگار یوجنا	1999	معمر شہریوں کو 10 کلوگرام چاول فراہم کرنا (جو پنشن نہیں
.35	(SJSRY)	1999	پاتے)
.36	راجہ راجیشوری مہیلا کلیان یوجنا(RMKY)	199	رہائش، صفائی اور پینے کا پانی فراہم کرنا
.37	انا پورنا یوجنا	1999	دیہی غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ
.38	سما گرا آواز یوجنا (SAY)	2000	دیہی بنیادی سہولیات کی تخلیق
.39	سورنا جیوتی گرام سوا روزگار (SJGSY)	2000	خطِ غربت سے نیچے لوگوں کے لیے بیمہ
.40	جواہر گرام سمریدھی یوجنا (JGSY)	2000	دیہاتوں میں بنیادی ضروریات کی تکمیل
.41	جنا شری بیمہ یوجنا (JSBY)	2001	غریبوں کے لئے غذائی تحفظ
.42	پردھان منتری گرامودیا یوجنا (PMGY)	2001	ان مزدوروں کے لئے معاوضہ کی فراہمی جو روزگار کھو چکے
.43	انتودیا انا یوجنا (AAY)	2001	ہیں
.44	آشرایا بیمہ یوجنا (ABY)	2001	تمام دیہاتوں تک پختہ سڑکیں ملانا
.45	پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (PMGSY)	2001	بے زمین زرعی مزدوں کے لئے بیمہ
.46	کیتی ہار مزدور، بیمہ یوجنا (KMBY)	2001	خطِ غربت سے نیچے بچوں کی تعلیم
.47	شیکھشا سایوگ یوجنا (SSY)	2001	روزگار اور غذائی تحفظ
.48	سمپورنا گرامینا روزگار یوجنا (SGRY)	2004	غربت زدہ اضلاع میں روزگار کی فراہمی
.49	جے پرکاش نارائن روزگار گیارنٹی یوجنا	2004	شہری علاقوں میں جھوپڑ پٹی مکانوں کی تعمیر
.50	(JPNRGY)	2004	غیر منظم شعبہ کے مزدوروں کے لئے بیمہ، وظائف اور ادویات کی
.51	والمیکی امبیڈکر آواز یوجنا (VAMBAY)	2005	فراہمی
.52	سوشیل سیکوریٹی پائلٹ اسکیم (SSPS)	2005	اضافی اُجرت روزگار کی فراہمی
	نیشنل فوڈ فار ورک پروگرام (NFFWP)		حاملہ خواتین کے لئے تحفظ
.53	وندے ماترم اسکیم (VMS)	2006	متوقع ماؤں کی نگہداشت
	جننی سورکشا یوجنا (JSY)		دیہی بنیادی سہولیات (آبپاشی، آب رسانی، سڑکیں، ٹیلی
	بھارت نرمان پروگرام (BNP)		فون اور بجلی کی فراہمی)
			دیہی علاقوں میں کم سے کم 100 یوم کے بااُجرت روزگار کی
	مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گیارنٹی اسکیم		فراہمی
	(MGNREGS)		

غربت پر ابھیجیت بینرجی کے خیالات Views of Abhijit Benerjee on Poverty

ابھیجیت ونائک بینرجی (پیدائش 21 فروری 1961 ؛ ممبئی' ہندوستان) وہ ہندوستانی نژاد امریکی ماہر معاشیات جن کو ایسٹر ڈفلو اور مائیکل کریمیر کے ہمراہ ''عالمی غربت کے خاتمہ کے لئے ایک اختراعی تجربات طریقہ کار کی تیاری میں مدد کرنے پر'' 2019ء میں معاشیات کے نوبل انعام سے نوازا گیا۔ بینرجی' میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (MIT) میں پروفیسر ہیں۔

بے روزگاری سے متعلق اہم اصطلاحات

قومی آمدنی : متعینہ سال میں پیدہ شدہ اشیاء اور خدمات کی دوہری گنتی کے بغیر شمار کی جانے والی قدر

فی کس آمدنی : قومی آمدنی ÷ آبادی

معیاری شخصی سال : ایک شخص سال کے 273 دن روزانہ 8 گھنٹے کام کرتا ہے اس کو معیاری شخصی سال میں برسر روزگار قرار دیا جائے گا

کم روزگاری : مزدوروں کے وقت کا کم استعمال' چند مزدور جو عام طور پر برسر کار ہوتے ہیں موسم کی وجہ انہیں سال بھر کام نہیں ملتا یا ان کی محنت کا وقت مکمل استعمال نہیں کیا جاتا

موسمی بیروزگاری : یہ موسمی تغیر پر طلب میں تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

تعلیم یافتہ بے روزگاری : ایک آدمی جو تعلیم یافتہ/تربیت یافتہ اور ہنرمند ہونے کے باوجود اپنی قابلیت کے لحاظ سے ملازمت حاصل کرنے میں ناکام ہوتا ہے

ساختی بے روزگاری : ناکافی پیداواری صلاحیت سے متعلق صورتحال جو قابل کار اور کام کرنے کے لئے آمادہ تمام افراد کے لئے روزگار کی تخلیق نہیں کرسکتی

چھپی ہوئی بے روزگاری : ایک آدمی جس کی حاشیائی پیداوار صفر ہوتی ہے یا جب ضرورت سے زیادہ لوگ کام پر لگائے جاتے ہیں

مزاحمتی بے روزگاری : عارضی بے روزگاری جو مزدوروں کے ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ میں منتقلی کے دوران پیش آتی ہے

کھلی بے روزگاری: : جب مزدور بغیر کسی کام کے رہتے ہیں یا انہیں کوئی کام میسر نہیں ہوتا

غیر۔روزگاری : وہ لوگ جو ترقی پذیر ممالک میں گھریلو سرگرمیوں میں مصروف ہیں یا غیر منظم شعبہ میں کام کررہے ہیں

قطعی غربت : وہ آدمی جس کی آمدنی یا صرف خرچ اتنا کم ہو کہ وہ گزارے کی سطح سے کم زندگی بسر کرتا ہو

نسبتی غربت : کم آمدنی والے لوگ' اونچی آمدنی والے لوگوں کے مقابلہ میں نسبتاً غریب ہوتے ہیں۔ اگرچہ کہ وہ اقل ترین گزارے کی سطح سے اوپر زندگی بسر کرتے ہیں۔

غربت خلاء : خط غربت - غریب کا اوسط صرف خرچ ÷ خط غربت

خط غربت : خط غربت جس میں ماہانہ فی کس صرف والے طبقہ کے درمیانی نقطہ کے طور پر دیہی علاقوں میں فی شخص فی یوم 2400 حرارے اور شہری علاقوں میں فی شخص فی یوم 2100 حرارے حاصل ہوتے ہیں

منصوبہ بندی Planning

ٹوڈارو (Todaro) کے مطابق، معاشی منصوبہ بندی سے مراد کسی مخصوص متعینہ وقت میں پہلے سے طے شدہ مقاصد کے حصول کے لئے حکومت کی دانستہ رشعوری کوشش ہے جو کسی مخصوص ملک یا علاقے میں بنیادی معاشی متغیرات (یعنی صرف، سرمایہ کاری، بچت، برآمدات اور درآمدات وغیرہ) پر راست طور پر ان کی تبدیلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

منصوبہ بندی کے اقسام Types of Planning

1. **سرمایہ داریت کے تحت منصوبہ بندی (Planning under Capitalism)** : سرمایہ داری نظام بازاری قوتوں تجارتی آزادی اور گاہکوں کی مرضی سے ماخوذ ہے۔ ذاتی مفاد اور منافع کا مقصد سرمایہ دارانہ نظام کی رہنمائی کرنا ہے۔ سرمایہ داریت اور منصوبہ بندی دونوں کبھی ایک ساتھ نہیں مل سکتے۔
2. **مخلوط معیشت کے تحت منصوبہ بندی (Planning in a mixed economy)**: مخلوط معیشت میں عوامی شعبہ اور خانگی شعبہ پہلو بہ پہلو پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان، مخلوط معیشت کی ایک بہترین مثال ہے۔ مخلوط معیشت میں مرکزی منصوبہ ساز ارباب اختیار منصوبہ کو تیار کرتے ہیں اور خانگی شعبہ بھی اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ منصوبہ کے مقاصد کے حق میں، منصوبہ پر عمل آوری کے ذریعہ خانگی شعبہ کا تعاون اور اسے منظم و کنٹرول کیا جاتا ہے۔
3. **اشتراکیت کے تحت منصوبہ بندی(Planning Under Socialism)**: اشتراکی معیشت کے لئے معاشی منصوبہ بندی لازمی ہوتی ہے۔ مرکزی منصوبہ ساز ادارہ، منصوبہ کے مقاصد کے مطابق وسائل کو متحرک کرتا اور مختلف شعبہ جات میں وسائل کی تقسیم عمل میں لاتا ہے۔ وسائل کی تقسیم میں بازاری قوتوں کا کوئی رول نہیں ہوتا۔ معاشی منصوبوں کو اشتراکی معیشت کے متن او رروح دونوں حیثیتوں میں روبعمل لایا جاتا ہے۔
4. **جمہوری منصوبہ بندی بمقابلہ آمرانہ منصوبہ بندی (Democratic Planning versus Authoritarian Planning)**: جمہوری منصوبہ بندی میں حکومت تمام ذرائع پیداوار پر کنٹرول نہیں رکھتی بلکہ عوام کی رائے کو فوقیت دیتے ہوئے عوام کی مدد کرتی ہے۔ منصوبہ بندی کی اس قسم میں مجموعی معیشت منصوبہ ساز اتھاریٹی کی جانب سے رہنمائی اور کنٹرول کی جاتی ہے۔ انیسویں صدی کے ابتدائی چند دھوں میں سوویت روس (USSR) میں اس قسم کی منصوبہ بندی رائج تھی۔
5. **مرکوز اور غیر مرکوز منصوبہ بندی(Centralised and Decentralised Planning)**: سابقہ سوویت روس نے مرکوز منصوبہ بندی کو اختیار کیا تھا۔ یہ ایک اشتراکی منصوبہ بندی ہے۔ غیر مرکوز منصوبہ بندی دراصل مخلوط معیشت میں پائی جاتی ہے جیسے ہندوستان۔ اس میں تمام اہم فیصلے منصوبہ ساز ارباب کرتے ہیں اور اکائیوں (Units) کو عمل آوری کی آزادی دی جاتی ہے۔ جب کہ غیر مرکوز منصوبہ بندی میں عمل آوری کے لئے اکائیوں (Units) کے مابین ربط کو یقینی بنایا جاتا ہے۔
6. **بالائی (اوپر سے) اور زیریں (نیچے سے) منصوبہ بندی (Planning from above and below)**: بالائی منصوبہ بندی میں مرکزی منصوبہ ساز ادارے پورے ملک کے لئے منصوبہ تیار کرتے ہیں اور اسے علاقائی اکائیوں کو بھیجتے ہیں جس پر علاقائی اکائیاں جوں کا توں عمل درآمد کرتے ہیں۔ زیریں منصوبہ بندی میں علاقائی ضروریات اور حالات کی بنیاد پر منصوبہ تیار کیا جاتا ہے۔

7. تناظری منصوبہ اور سالانہ منصوبہ (Perspective Planning and Annual Planning): تناظری منصوبہ بندی' طویل مدتی منصوبہ بندی ہوتی ہے جس میں نشانے (Targets)' 15 تا 20 سال یا 25 سال کے لئے متعین کئے جاتے ہیں۔ یہ طویل مدتی مقاصد کی تکمیل کا ترقیاتی خاکہ ہوتا ہے۔ درحقیقت سالانہ منصوبے کسی مخصوص سال میں معیشت کے حقیقی کام کرنے کا تختہ مشق (Work sheet) ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں پنچ سالہ منصوبوں کے اہم مقاصد

مرکزی حکومت کے تحت ترقیاتی پروگرام س کی منصوبہ بندی کو منظور کیا گیا اور مارچ 1950 میں منصوبہ بندی کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ ملک کے وسائل کا متوازن اور موثر انداز میں استفادہ کے لئے منصوبہ سازی کی جائے اس طرح سے آزاد ہندوستان میں 1950 سے منصوبہ بندی کے دور کا آغاز ہوا۔

منصوبہ بندی کا دور The Planning Era

پہلے پنچسالہ منصوبے کی میعاد (56-1951) تھی جس کی تکمیل کے ساتھ ہی دوسرا پنچسالہ منصوبہ (61-1956) اور تیسرا پنچسالہ منصوبہ (66-1961) تک جاری رہا۔ اس کے بعد بیرونی عداوت یعنی پاکستان کے ساتھ جنگ اور شدید قحط سالی کے حالات کے سبب تین سال کے لئے منصوبہ تعطیل (Plan Holiday) کو اختیار کیا گیا۔ ملک میں 67-1966' 68-1967' 69-1968 کے لئے تین سالانہ منصوبے اختیار کئے گئے۔ 1969 میں چوتھے پنچسالہ منصوبے کی تجدید کی گئی جس کی میعاد (74-1969) تھی۔ اس کے بعد (79-1974) کے لئے پانچواں پنچسالہ منصوبہ عمل میں آیا لیکن اقتدار میں تبدیلی کے سبب اپنی مقررہ میعاد مکمل نہیں کرسکا۔ اور جنتا حکومت نے اقتدار سنبھالا اور چھٹویں پنچسالہ منصوبے کا آغاز کیا جس کی میعاد (83-1978) تھی۔ لیکن 1980 میں دوبارہ حکومت کی تبدیلی کے ساتھ نیا چھٹواں پنچسالہ منصوبہ شروع کیا گیا جس کی میعاد (85-1980) تھی۔ اس کے بعد ساتواں پنچسالہ منصوبہ (90-1985) عمل میں لایا گیا۔ آٹھویں پنچسالہ منصوبے کا آغاز اپریل 1990 سے ہونا چاہئے تھا لیکن اسے قطعیت نہیں دی گئی اور دوبارہ سالانہ منصوبے دو سال کے لئے عمل میں لائے گئے۔ آٹھویں پنچسالہ منصوبے کا آغاز 1992 سے ہوا جس کی میعاد (97-1992) تھی۔ اس کے ساتھ ہی نویں پنچسالہ منصوبہ (2002-1997) تک رہا اور دسواں پنچسالہ منصوبہ (2007-2002) کی مدت تک رہا۔ گیارہویں پنچسالہ منصوبے کو (2012-2007) کے لئے تشکیل دیا گیا۔ اس کے بعد بارہواں پنچسالہ منصوبے کا آغاز یکم اپریل 2012 کو ہوا اور اس کی میعاد (17-2012) تھی۔

چند اہم طویل مدتی سماجی معاشی مقاصد تمام پنچسالہ منصوبوں میں بار بار دہرائے گئے۔ جو مقاصد یہ ہیں: (1) معاشی نشوونما (2) خود انحصاری (3) متوازن علاقائی ترقی (4) روزگار کے مواقع میں توسیع (5) آمدنی کی عدم مساوات میں کمی۔ (6) غربت کا خاتمہ۔ (7) جدیدیت۔ (8) شمولیت پر مبنی نمو (Inclusiveness) اور مستحکم نشونما۔

مجموعی حیثیت سے ہندوستان نے بارہ پنچسالہ منصوبوں (2017-1951) کی تکمیل کرلی ہے۔ ذیل میں پنچسالہ منصوبوں کے تحت مختلف مقاصد کو درج کیا جاتا ہے۔

مختلف منصوبوں کے تحت اہم مقاصد (1951-2012)

منصوبے	منصوبے کی میعاد	اہم مقاصد
I	1951-56	زراعت اور آب پاشی کی ترقی
II	1956-61	بڑے پیمانے کی مصنوعات کی ترقی
III	1961-66	غذائی اجناس کی پیداوار میں خود کفالت
IV	1969-74	مستحکم نشونما، خود انحصاری اور غریبی ہٹاؤ
V	1974-79	غربت کا خاتمہ اور خود انحصاری
VI	1980-85	نفع بخش روزگار کی فراہمی کے ذریعہ غربت کا خاتمہ
VII	1985-90	غذائی اجناس کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ
VIII	1992-97	انسانی وسائل کی ترقی
IX	1997-2002	مساوات، معاشی نشونما، سماجی انصاف کے ساتھ
X	2002-2007	مساوات، سماجی انصاف، انسانی وسائل کے معیار میں توسیع
XI	2007-2012	شمولیت پر مبنی نشونما
XII	2012-2017	تیز تر، مستحکم اور مزید شمولیت پر مبنی نشو ونما

پنچ سالہ منصوبوں کا جائزہ Review of Five Year Plans

معاشی نمو Economic Growth

20ویں صدی کے ابتدائی نصف دور میں فی کس آمدنی میں تقریباً جمود طاری تھا جب کہ قومی آمدنی میں نشونما نہایت ہی کم ترین تھی۔ 20ویں صدی کے آخری نصف دور میں خام گھریلو پیداوار (GDP) اور فی کس خام گھریلو پیداوار (Per capita GDP) میں نمو مستحکم (Steady Growth) ہوتا رہا۔

منصوبوں کی مدت کے دوران، قومی آمدنی میں نمو (Growth) سالانہ 1 فیصد تھا۔ جو 0.3 فیصد شرح نمو زراعت میں اور 2 فیصد صنعت پر مشتمل تھا۔ فی کس آمدنی میں نمو، منصوبوں کی مدت کے دوران 0.2 سالانہ فیصد تھی۔ سال 01-1900 اور 47-1946 کے دوران، 39-1938 کی مستقل قیمتوں پر متحد ہندوستان کی قومی آمدنی میں 15.4 بلین روپیوں سے 24.9 بلین روپیوں یعنی 60 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جب کہ فی کس آمدنی میں 54 روپیوں سے 60 روپیوں یعنی صرف 11 فیصد کا اضافہ ہوا۔ ایک تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ 51-1950 اور 05-2004 کے دوران مستقل قیمتوں پر خام گھریلو پیداوار (GDP) میں 1000 فیصد کا اضافہ ہوا۔ جب کہ فی کس خام گھریلو پیداوار (Per Capita GDP) میں 250 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس پس منظر کے برخلاف 1951 سے 2017 کے منصوبوں کی میعاد کے دوران معاشی نمو کی ساخت کا اندازہ لگانے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔ جدول 4.2 مختلف منصوبوں کے تحت متعینہ نشانے

(Targets) اور محصولہ حقیقی شرح نمو کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرتا ہے۔

پنج سالہ منصوبوں میں نمو کی کارکردگی (94-1993 کی قیمتوں پر) (عامل لاگت پر خالص قومی پیداوار (سالانہ فیصد میں)

سلسلہ نشان	منصوبے	نشانہ	حاصلات
.1	پہلا منصوبہ (56-1951)	2.1	3.6
.2	دوسرا منصوبہ (61-1956)	4.5	4.1
.3	تیسرا منصوبہ (66-1961)	5.6	2.8
.4	چوتھا منصوبہ (74-1969)	5.7	3.3
.5	پانچواں منصوبہ (79-1974)	4.4	4.8
.6	چھٹواں منصوبہ (85-1980)	5.2	5.7
.7	ساتواں منصوبہ (90-1985)	5.0	6.0
.8	آٹھواں منصوبہ (1997-1992)	5.6	6.8
.9	نواں منصوبہ (2002-1997)	6.5	5.4
.10	دسواں منصوبہ (2007-2002)	8.0	7.5
.11	گیارہواں منصوبہ (12-2007)	9.0	8.3
.12	بارہواں منصوبہ (17-2012)	8.9	-

نوٹ: پہلے تین پنچسالہ منصوبوں میں نمو کے نشانے قومی آمدنی سے متعلق متعین کئے گئے۔ چوتھے منصوبے کے لئے خالص گھریلو پیداوار (NDP) کا استعمال کیا گیا۔ اور بعد کے تمام منصوبوں میں خام گھریلو پیداوار (GDP) کا استعمال کیا گیا۔

روزگار کے مواقع میں توسیع Enhancement of Employment Opportunities

منصوبہ بندی کی شروعات میں ملک میں بیروزگاری میں اضافہ اور بعد کے برسوں کے دوران بیروزگاری میں کمی ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح بیروزگاری کا خاتمہ عمل میں لایا جارہا ہے۔ NSSO (National Sample Survey Organisation) کے 68ویں راؤنڈ کے مطابق: شرح بیروزگاری' Usual Principal Status (UPS) کے مطابق 12-2011 میں 2.7 فیصد تھی جب کہ Current Weekly Status (CWS) کے مطابق شرح بیروزگاری 3.7 فیصد تھی اور Current Daily Status (CDS) کے مطابق شرح بیروزگاری 5.6 فیصد تھی۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہندوستان میں وقفہ وقفہ سے بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ شہری بیروزگاری کی بہ نسبت دیہی بیروزگاری' موسمی بیروزگاری کی شکل میں زیادہ پائی جاتی ہے لیکن حکومت نے سال بہ سال مستقل طور پر متعدد مرتبہ مختلف روزگار تخلیقی پروگرامس کو شروع کیا ہے۔

آمدنی کی عدم مساوات میں کمی Reduction in Income Inequalities

منصوبہ مدت کے دوران ہندوستان میں آمدنی کی تقسیم کا جھکاؤ ملک کے 20 فیصد اونچے طبقے کے افراد کے حق میں تھا۔1990 کی دہائی کے نصف میں اونچے اور نچلے طبقے کی آبادی میں آمدنی کا فرق تقریباً 5 گنا تھا۔عالمی ترقیاتی اشاریے برائے سال 2013 کے مطابق' 100 متمول ہندوستانیوں کے نقد مالی اثاثوں کی مالیت' ہندوستان کے (GDP) خام گھریلو پیداوار کے 1/6 حصہ سے بھی زیادہ پائی جاتی ہے۔تمام منصوبہ مدت کے دوران ہندوستان میں آمدنی کی عدم مساوات کو کم نہیں کیا جاسکا۔معاشی اصلاحات کے بعد کی مدت میں بالخصوص گذشتہ ڈیڑھ دہے میں آمدنی کی عدم مساوات میں مزید اضافہ ہوگیا۔

غربت کا خاتمہ Elimination of Poverty

ملک میں غربت کے مسئلے کو کم کرنے کے لئے حکومت کے چند اہم پروگرامس جیسے عوامی تقسیم نظام (PDS) کے ذریعہ ضروری غذائی اجناس اور گیاس کے تیل کی رعایتی قیمتوں پر فراہمی' دیہی اور شہری روزگار پروگرامس' مفت تعلیم' صحت اور مکانات کی سہولیات کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

جدید کاری Modernisation

تیسرے پنچسالہ منصوبے میں سبز انقلاب کی شکل میں ''نئی زرعی حکمت عملی'' کو متعارف کروایا گیا۔ساتویں پنچسالہ منصوبے سے جدید کاری کے تحت تکنیکی ترقی کو ترجیح دی گئی۔

شمولیت نمو اور استحکام Inclusiveness and Sustainability

شمولیت پر مبنی نمو (Inclusive growth) ایک وسیع تصور ہے جس میں معاشی' سماجی اور ثقافتی ترقی کے پہلو شامل ہیں۔ ہندوستان میں شمولیت پر مبنی نمو کے اہم اجزاء یہ ہیں: (i) زرعی نمو۔(ii) روزگار کی تخلیق اور غربت میں کمی۔(iii) علاقائی اور دیگر تفریق میں کمی۔(iv) مساویانہ نمو کا حصول۔

شمولیت (Inclusiveness) کا مقصد قومی سطح کے 26 نشانوں (Targets) کو اختیار کرنے سے ظاہر ہوتا ہے جس کا تعلق (1) آمدنی اور غربت (2) تعلیم (3) صحت (4) خواتین اور بچے (5) بنیادی سہولیات (6) ماحولیات سے ہوتا ہے۔

نیتی آیوگ (National Institution for Transforming India) NITI Aayog

نیتی آیوگ (National Institute for Transforming India) NITI Aayog کو حکومت ہند نے یکم جنوری 2015 میں منصوبہ بندی کمیشن کے بدلے قائم کیا۔اس ادارہ کا قیام ریاستی حکومتوں' متعلقہ اہم ادارہ جات' ماہرین اور عوام کی اکثریت سے بڑی حد تک مشاورت کی بنیاد پر عمل میں آیا۔نیتی آیوگ کا قیام اچانک ہی عمل میں نہیں آیا بلکہ آٹھویں پنچسالہ منصوبے کی دستاویز' مالیہ کی اسٹانڈنگ کمیٹی برائے (12-2011) کی رپورٹ میں گرانٹس کا مطالبہ اور سابقہ وزیر اعظم اور مشہور ماہر معاشیات ڈاکٹر منموہن سنگھ نے 2014 میں منصوبہ بندی کمیشن کے وداعی خطاب میں منصوبہ بندی کمیشن میں پیش کی گئی مناسب تبدیلی کی تجویز کے نتیجہ میں نیتی آیوگ کا قیام عمل میں آیا۔جس کا مقصد ترقیاتی عمل کے لئے تنقیدی' رہنمایانہ اور حکمت عملی پر مبنی مادخل کی فراہمی ہے۔

نیتی آیوگ (NITI Aayog) باہمی وفاقی نظام (Co-operative federalism) پر توجہ مرکوز کرتا ہے یہ مرکز سے ریاست

کی جانب یکطرفہ پالیسی کے رخ کو باہمی وفاقی نظام میں تبدیلی کی توقع رکھتا ہے۔ نیتی آیوگ اب پالیسیوں کی سفارش کرے گا اور ان پالیسیوں پر عمل آوری کا فیصلہ حکومت کرے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ پلاننگ کمیشن کے برعکس نیتی آیوگ کے پاس مرکزی فنڈس کو ریاستوں کو تقسیم کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ یہ کام اب فینانس منسٹر انجام دے گا۔

نیتی آیوگ کے مقاصد Objectives of NITI Aayog

1. حکومت کے رول کو پہلا اور آخری سہارا فراہم کرنے والے کی حیثیت سے تبدیل کرکے ایک ''مجاز یا مختار بنانے والے'' (Enabler) کی حیثیت عطا کرتا ہے۔
2. کسانوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر، زرعی پیداوار کے ساتھ غذائی طمانیت پر خصوصی توجہ دینا۔
3. عالمی مسائل پر مشاورت کرنے میں ہندوستان کے ایک حرکیاتی کردار کو یقینی بنانا۔
4. پیداواری مراحل میں معاشی طور پر متحرک اوسط طبقے کی صلاحیتوں کا مکمل طور پر استفادہ کو یقینی بنانا۔
5. آجرانہ، سائنٹفک اور دانشورانہ انسانی اصل کا بھرپور استفادہ
6. ترقیاتی عمل میں غیر مقیم ہندوستانی طبقہ (NRIs) کو شامل کرنا۔
7. ابھرتے ہوئے شہری مراکز میں جدید ٹکنالوجی کے استفادے کو مزید توسیع دینا تاکہ ان کی آبادکاری کو محفوظ بنایا جاسکے۔
8. ٹکنالوجی کے استعمال کے ذریعہ بہترین حکومت کو فروغ دینا۔

نیتی آیوگ کی تنظیمی ساخت Organisational Structure of NITI Aayog

نیتی آیوگ ماہرین پر مشتمل ایک تنظیم، ایک نیٹ ورک ہے جو فعالیت، لچک داری اور ڈومین معلومات پر خصوصی توجہ دیتا ہے۔

I. اس کی تنظیم درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے۔
   1. صدر نشین: وزیر اعظم
   2. نائب صدر نشین: جس کا تقرر وزیر اعظم کے ذمہ ہوتا ہے۔
   3. اراکین: (i) ہمہ وقتی اراکین۔ (ii) جز وقتی اراکین: دو اراکین تحقیقی ادارہ جات سے رمشہور جامعات سے باری باری کی بنیاد پر۔
   4. اراکین بہ حیثیت عہدہ (Ex-officio members): زیادہ سے زیادہ تعداد (4) ہوگی جن کا تعلق یونین کونسل آف منسٹر سے ہوتا ہے اور ان کا تقرر وزیر اعظم کرتے ہیں۔
   5. چیف ایکزیکیٹو آفیسرس (Chief Executive officers): ان کا تقرر ایک متعینہ مدت کے لئے وزیر اعظم کرتے ہیں جن کا رتبہ کے اعتبار سے حکومت ہند کے سکریٹری کے مساوی ہوتا ہے۔

نیتی آیوگ تمام ریاستی حکومتوں اور مرکزی وزراء سے قریبی ربط، باہمی تعاون اور مشاورت کے ذریعہ کام کرتی ہے۔

II. گورننگ کونسل، تمام ریاستوں کے چیف منسٹرس اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کے گورنرز پر مشتمل ہوتی ہے۔

III. علاقائی کونسلس، ان مخصوص اور ہنگامی مسائل کو حل کرتی ہیں جو ایک سے زائد ریاستوں یا علاقہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ علاقائی کونسلس کی مخصوص مدت ہوتی ہے۔ یہ کونسلس حکمت عملی اور بحیثیت مجموعی عمل آوری کی نگرانی کرتے ہیں۔ ان کونسلس کی صدارت گروپ میں سے کوئی ایک چیف منسٹر کرتا ہے۔ ان کونسلس میں مرکزی وزراء، ماہرین اور تعلیمی ادارے بحیثیت اراکین ہوتے ہیں۔ نیتی آیوگ سکریٹریٹ میں کونسلس کا ایک ''مددگار سیل'' (Support Cell) ہوتا ہے۔ ریاستی حکومتیں ان کونسلس کے ذریعہ قومی ایجنڈا بناتی ہیں۔

نیتی آیوگ کے افعال Functions of NITI Aayog

1. یہ ہندوستان کو امداد باہمی اور مسابقتی وفاقی نظام میں بدلنے میں سہولت فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم اور چیف منسٹرس کو ترجیحات اور حکمت عملی کے ساتھ ترقیاتی قومی ایجنڈا فراہم کرتا ہے۔
2. اس نے غیر مرکوز منصوبہ بندی کے ذریعہ نچلی سطح سے اوپر کی جانب کام کے ماڈل (Botton-up model) متعارف کیا ہے جو ریاست اور ملک کے لئے وژن اور منظرناموں پر مشتمل منصوبے تیار کرتا ہے۔
3. یہ مرکزی اور ریاستی وزراء کی مدد کے لئے ماہرین کے ذریعہ ڈومین حکمت عملیاں (Domain Strategies) تیار کرتا ہے۔ یہ تحقیق اور بہترین مشق کے طریقوں کو اکٹھا کرنے اور ان کی تشہیر کے ذریعہ معلومات اور ایجادات کے مرکز کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے۔
4. یہ ترقی کے لئے ایک مربوط اور کلی طریقہ کار کی نشاندہی کرتا ہے اور بین ریاستی و بین شعبہ جاتی تنازعات کی یکسوائی کرتا ہے۔
5. یہ عالمی ماہرین اور وسائل کے استعمال میں نوڈل ایجنسی کی حیثیت سے خدمات انجام دیتا ہے۔ یہ مرکزی و ریاستی حکومتوں کو پالیسیوں، پروگرامس اور حکومت کرنے کی صلاحیتوں پر بحیثیت مشیر کام انجام دیتا ہے۔
6. استعداد کی تعمیر اور ٹکنالوجی کو اعلیٰ و معیاری بنانے کے قابل بناتا ہے۔
7. پروگرامس اور پالیسیوں پر عمل آوری کی نگرانی کرتا اور نتائج کا جائزہ لیتا ہے۔

نیتی آیوگ کا مقصد درج ذیل کے ذریعہ ہندوستان کو پیچیدہ چیلنجس کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانا ہے۔

1. ہندوستان کے آبادیاتی خصوصیات سے فائدہ اٹھانا، تعلیم کے ذریعہ نوجوان مرد و خواتین کی صلاحیتوں کی پہچان، مہارتوں کی ترقی، جنسی امتیاز اور بیروزگاری کا خاتمہ۔
2. غربت کا خاتمہ اور ہر ہندوستانی شہری کو عزت و وقار کی زندگی کا موقع۔
3. جنسی امتیاز، ذات پات اور معاشی تفریق پر مبنی عدم مساوات کا خاتمہ۔
4. ترقیاتی مراحل میں گاؤں کو ادارہ جاتی طور پر مربوط کرنا۔
5. 50 ملین سے زائد چھوٹے کاروبار کی مدد کے پالیسی امداد جو روزگار کی تخلیق کا بہت اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔
6. ماحولیاتی اور حیاتیاتی اثاثوں کی حفاظت۔

اصلاحی اقدامات Remedial Measures

حکومت ہند نے دیہی ہندوستان کی ترقی اور شہری۔ دیہی فرق کو کم کرنے کے لئے مختلف پروگرامس کی شروعات کی ہے۔ بھارت زمان پروگرام (Bharat Nirman Programme) کا بنیادی مقصد دیہی بنیادی سہولیات کو ترقی دینا اور آبپاشی سہولیات کی فراہمی، سڑکوں کو مربوط کرنا، مکانات کی تعمیر، پانی کی فراہمی، برقی سہولیات اور ٹیلی فون سہولیات کی فراہمی ہے۔ NREGA کے تحت دیہی علاقوں میں یومیہ روزگار کی ضمانت کے علاوہ پیداواری اثاثہ جات کی تعمیر کے ذریعہ سماجی طمانیت کا جال فراہم کیا جاتا ہے۔ سروشکشا ابھیان، دیہی علاقوں میں بچوں کو بنیادی تعلیم (Primary Education) کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جب کہ قومی دیہی صحت مشن (National Rural Health Mission) دیہی عوام کے لئے صحت عامہ کی خدمات فراہم کرتا ہے۔

''قومی سماجی امداد پروگرام'' (National Social Assistance Programme) ایک فلاحی پروگرام ہے جس کا انتظام وزارت دیہی ترقیات کے تحت ہوتا ہے۔ یہ دستور ہند کی دفعہ 41 کے مطابق عمل آور ہے جس کے ذریعہ شہریوں کو بیروزگاری، ضعیف العمری، بیماری اور معذوری وغیرہ کی صورت میں مدد فراہم کی جاتی ہے۔ قومی ضعیف العمر پنشن اسکیم، قومی فیملی بینیفٹ اسکیم اور قومی میٹرنٹی بینیفٹ اسکیم اس پروگرام کے حصے ہیں۔ جن کے ذریعہ یہ طمانیت دی جاتی ہے کہ دیہی۔ شہری تقسیم میں مزید اضافہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ درج ذیل اصلاحی اقدامات دیہی علاقوں کی ترقی کو یقینی بناتے ہیں تاکہ شہری نقل مقام کو روکا جاسکے۔

(a) NREGA اسکیم دیہی نوجوانوں کو ووکیشنل اور شعبہ خدمات میں ٹریننگ فراہم کرتی ہے اسطرح کی اسکیم پہلے ہی سے چند ریاستوں جیسے راجستھان اور آسام میں موجود ہے جس کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

(b) حاشیائی کسان اور چھوٹے کسانوں کو قرض کی سہولیات فراہم کرکے ساہوکاروں اور کمیشن ایجنٹوں کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ فصل بیمہ اسکیمیں موثر بنائی جائیں اور کسانوں کے لئے نفع بخش قیمتوں کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔

(c) حکومت دیہی علاقوں میں جہاں کہیں بھی ممکن ہو بنیادی سہولیات کی فراہمی میں خانگی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرے۔ دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات کی ترقی کے لئے خانگی اور عوامی شراکت داری کو فعال بنایا جاسکتا ہے۔

(d) مندرجہ بالا نکات سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ہندوستان میں دیہاتوں کا استحکام ہی ملک کا استحکام ہے اور تب کہیں جاکر ہی جدید ہندوستان میں شہری۔ دیہی عدم توازن کو کم کیا جاسکتا ہے۔

منصوبہ بندی : یہ ایک تکنیک اور مقررہ مقاصد کے حصول کے لئے کی جانے والی سوچی سمجھی کوشش ہوتی ہے۔

خود انحصاری : مدد کے لئے دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے، خود سوچنے اور فیصلہ کرنے کی اہلیت۔

خود کفیل/خود مکتفی : دوسروں کی مدد کے بغیر ضرورت کی ہر چیز خود پیدا کرنے کے اہل ہونا۔

منصوبہ تعطیل : منصوبہ بندی کے عمل میں ہونے والا خلا۔

معاشی بنیادی سہولیات: حمل ونقل، توانائی، مواصلات، بینک کاری، بیمہ اور انجینئرنگ

سماجی بنیادی سہولیات : تعلیم، صحت، پینے کا پانی، صاف صفائی اور تغذیہ بخش غذ۔

پنچسالہ منصوبہ : پانچ سال کی مدت کے لئے منصوبے کے نشانے مقرر کرنا اور سرمایہ کاری و وسائل کا تعین کرنا۔

سالانہ منصوبہ : ایک سال کی مدت کے لئے منصوبہ سازی مختصر مدتی نشانے کے ذریعہ

معاشی نمو : مخصوص مدت میں خام علاقائی پیداوار کی تبدیلیوں کی مقداری پیائش

رولنگ منصوبہ : پنچسالہ منصوبوں کی عمل آوری' سالانہ بنیاد پر کی جائے اور مقاصد کی عدم تکمیل کی صورت میں' جائزوں کے بعد نشانوں کا دوبارہ تعین کرنا۔ پہلے سال کو منقطع کر کے پنچسالہ منصوبہ کی مدت میں ایک اور سال کا اضافہ کرلیا جاتا ہے۔

زرعی شعبہ

Agricultural Sector

معیشت تین بڑے شعبوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں: (i) زراعت (ii) صنعت اور (iii) خدمات۔ زرعی شعبہ دیہی ذریعہ معاش' روزگار اور قومی غذائی تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زرعی شعبہ تین طریقوں سے حصہ ادا کرتا ہے یعنی (i) یہ لوگوں کو غذائی اجناس اور صنعتی شعبہ کو خام مال فراہم کرتا ہے اور اس کو ''پیداآوری تعاون'' کہا جاتا ہے۔ (ii) ترقی یافتہ زرعی شعبہ مزدور اور سرمایہ کو صنعتی شعبہ میں منتقل کرسکتا ہے اور اس کی اپنی زرعی خالص کاری (Processing) صنعت کو بھی فروغ دے سکتا ہے اور اس کو ''عامل تعاون'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (iii) زرعی شعبہ ملکی اور غیر ملکی بازار میں اپنی پیداوار کی رسد کرتا ہے یہ دوسرے شعبوں سے بھی کچھ مصنوعات خرید تا ہے اس رسد اور طلب کا باہمی انحصار ''بازاری تعاون'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

1. **GDP یا GVA میں زراعت کا حصہ:** ہندوستان میں منصوبہ بندی کے آغاز کے بعد' ثانوی اور ثلثی شعبوں کی ترقی کی وجہ سے زراعت کا حصہ کم ہوا ہے۔ فی الحال زراعت کا حصہ مجموعی اضافی قدر (GVA) کی فی صد کے طور پر دکھایا گیا ہے
2. **روزگار کی فراہمی:** زراعت سے وابستہ افراد کی تعداد 1951ء میں 98 ملین سے بڑھ کر 2001ء میں 235 ملین ہوگئی۔ فیصد کے لحاظ سے' زمین پر کام کرنے والے افراد 1951 میں 70% سے کم ہوکر 2001 میں 59% ہوگئے۔ 2019ء میں ہندوستان میں زرعی روزگار تقریباً 43% بتایا گیا۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں زراعت میں مشغول ملازمین کا فی صد بہت کم ہے۔
3. **صنعتوں کو خام مال کی فراہمی:** زراعت مختلف اہم صنعتوں کو خام مال مہیا کرتی ہے۔ شکر' جوٹ' پارچہ جات' وناسپتی' آٹے کی چکی' شجرکاری اور غذائی عمل خالص کاری (Processing) کی صنعتیں براہ راست زراعت پر منحصر ہوتی ہیں۔
4. **صنعتی اشیاء کے لئے بازار:** چوں کہ ترقی پذیر معیشتوں کی زیادہ آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے لہٰذا دیہی قوت خرید میں اضافہ صنعتی ترقی کا محرک ہوتا ہے۔ اگر زرعی پیداوار اور پیداآوری صلاحیت کو بڑھانے کے اقدامات کئے جائیں تو دیہی شعبہ کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔
5. **تشکیل اصل:** چوں کہ زرعی شعبہ ترقی پذیر ممالک کا سب سے بڑا شعبہ ہوتا ہے اسلئے یہی تشکیل اصل کی شرح میں اضافہ کے لئے اہم رول ادا کرتا ہے۔
6. **غذائی تحفظ کی فراہمی اور غربت میں کمی:** غذا اور زراعت تنظیم (FAO) اور تنظیم اقوام متحدہ (UNO) کے مطابق بھوک' ناقص غذائیت

اور کم وزن (Underweight) ہندوستان میں بنیادی مسائل ہیں ان پر قابو پانے کے لئے زرعی شعبہ کی ترقی لازمی ہے۔

7. **زرعی برآمدات:** زرعی پیداوار کی عالمی تجارت میں ہندوستان نے نمایاں مقام حاصل کیا ہے تاہم اس کی کل زرعی برآمدات کا حصہ عالمی زرعی تجارت کا 2.15% سے کسی قدر زیادہ ہے۔ برآمدات کے اہم مقامات امریکہ' سعودی عرب' ایران' نیپال اور بنگلہ دیش ہیں۔

زراعت میں نمو کا پیٹرن (فیصد میں)

دور	زراعت میں نمو کا سالانہ اوسط
1950-51 تا 1967-68	2.5
1968-69 تا 1980-81	2.4
1981-82 تا 1990-91	3.5
1991-92 تا 1996-97 (آٹھواں منصوبہ)	4.7
1997-98 تا 2001-02 (نواں منصوبہ)	2.44
2002-03 تا 2006-07 (دسواں منصوبہ)	2.3
2007-08 تا 2011-12 (گیارھواں منصوبہ)	4.02
2012-13 تا 2016-17 (بارھواں منصوبہ)	2.8
2017-18	5.0
2018-19	2.9
2019-20	2.8

***Source:** Compiled from Economic Surveys of India from 2016-17 to 2019-20*

پیداآوری میں اضافہ اور بڑی فصلوں کی پیداوار: ساٹھ کی دہائی کے دوران اپنائی جانے والی نئی زرعی حکمت عملی کی وجہ سے 70 کی دہائی میں اضافہ ہوا جس کو سبز انقلاب کہا جاتا ہے۔

ہندوستان میں اراضی اصلاحات Land Reforms in India

1. **درمیانی افراد کی برخاستگی (Abolition of Intermediaries):** آزادی سے قبل ہندوستان میں بنیادی طور پر زمینی تعلقات (محصولاتی نظام) کی تین شکلیں تھیں۔ جو زمینداری نظام رجاگیرداری نظام محل واری نظام اور رعیت واری نظام تھے۔ جسے برطانوی حکومت نے شروع اور نافذ کیا تھا۔ اس کے علاوہ انعام داری نظام بھی تھا۔ سوائے رعیت واری نظام جس میں کسان اور ریاست کے مابین براہ راست تعلق ہے۔ دوسرے تمام نظام درمیانی نظام ہیں جس میں زمیندار رجاگیردار کی شکل میں درمیانی افراد زمین' کاشتکار اور ریاست کے درمیان موجود ہیں۔ یہ کسانوں کا استحصال کرتے تھے اور ساتھ ہی ریاست کو بھی دھوکہ دیتے تھے۔ پہلے پنچسالہ منصوبے (56-1951) کے دوران تمام درمیانی افراد کو ختم کر دیا گیا۔ یہ آزادی کے بعد ہندوستان کی جانب سے زمینی اصلاحات میں ایک کامیاب اقدام مانا گیا۔

2. **لگان داری اصلاحات(Tenancy Reforms)**: لگاندار وہ شخص ہے جو زمین کے مالک سے زمین کے حصے کو قول پر لے کر کاشت کرتا ہے۔ لیکن لگان نامی واجب الادا حصہ بہت زیادہ تھا اور بعض اوقات ربعض علاقوں میں یہ مجموعی پیداوار کا دو تہائی (2/3) بھی تھا۔ زمیندار کی جانب سے لگاندار کو کوئی سیکوریٹی رتحفظ حاصل نہیں تھا۔ لگانداری کی برقراری زمین کے مالک کے رحم و کرم پر چھوڑ دی گئی تھی۔ زمینی تعلقات کے اس نظام کی اصلاح کے لئے ریاستوں کو مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کئے گئے تھے۔

☆ **لگان کی باقاعدگی(Regulation of Rent)**: ریاستوں سے کہا گیا تھا کہ وہ لگاندار کے ذریعہ زمین کے مالک کو ادا کئے جانے والے اعظم ترین کرایہ متعین کردے۔ یہ ہدایت دی گئی تھی کہ مقررہ اعظم ترین کرایہ کل پیداوار کے 1/3 ایک تہائی سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ تجویز کردہ مثالی لگان کل پیداوار کا 1/4 ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ تھا۔

☆ **حق ملکیت کی ضمانت(Security of Tenure)**: زمین پر لگاندار کی برقراری زمین کے مالک کے رحم وکرم پر تھی۔ بلا جواز بے دخل ہونے والے لگانداروں کے تحفظ کے لئے اقدامات تجویز کئے گئے۔ واجبی بے دخلی کے لئے رہنمایانہ خطوط جاری کئے۔ کچھ ریاستی حکومتوں نے اس مقصد کے لئے قانون نافذ کیا اور اپنی ریاستوں میں لگانداروں کو تحفظ فراہم کیا۔

☆ **لگانداروں کو حقوق ملکیت(Ownership Rights to Tenants)**: ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ لگانداروں کے زمین کی ملکیت کے حقوق پر غور کریں۔ کچھ ریاستی حکومتوں نے بھی اس کے لئے قوانین نافذ کئے لیکن بدقسمتی سے زیادہ تر ریاستوں نے اس اقدام کو اتنا سنجیدہ نہیں لیا جتنا اسے لینا چاہئے تھا۔

3. **مقبوضہ اراضی کی حد بندی(Ceiling on Land holdings)**: ایک خاندان کے تحت اس کی ملکیت اراضی کی زیادہ سے زیادہ قانونی حد مقرر کرنا حد بندی کہلاتا ہے۔ فاضل زمین کو حکومت اپنی تحویل میں لے کر بے زمین اور حاشیائی کسانوں میں دوبارہ تقسیم کرتی ہے۔ 1960 کے بعد سے مختلف ریاستوں میں قانون مقبوضہ اراضی کو شروع کیا گیا۔ حکومت جموں وکشمیر اس سمت میں پہلی ریاست ہے۔ اس سلسلے میں پیشرفت سست تھی اور فاضل خریدی گئی اراضی صرف 23 لاکھ ایکر تھی۔ ناجائز اور گمنام زمینات کی منتقلی نے قانون کو کمزور کردیا۔ اس عمل کو مزید سنجیدہ بنانے کے لئے 1972ء میں ایک وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہوئی اس نے رہنمایانہ اصولوں کو اپنایا۔

4. **اشتمال اراضی (Consolidation of Land Holdings)**: ہندوستان میں اراضی کی ملکیت چھوٹی اور منتشر ہوتی ہیں اس طرح کی غیر معاشی زمین بہتر زرعی سرگرمیوں کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اشتمال کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ 22 رڈسمبر 2001 تک صرف 1633 لاکھ ایکر رقبے کو مشتمل کیا گیا تھا۔ بہت ساری ریاستوں میں کسان تعاون کے لئے آگے نہیں آئے اور اس وجہ سے اشتمال سست روی کا شکار ہے۔

5. **امداد باہمی کاشتکاری (Co-operative farming)**: یہ کوئی اصلاح نہیں ہے اور یہ رضا کارانہ جذبے پر منحصر ہے کسی علاقے کے کاشتکار اپنی منتشر اور چھوٹی اراضیات کو ایک ساتھ جوڑ لیتے ہیں۔ امداد باہمی کاشت کا انتظام ایک منتخب افراد کا گروہ کرتا ہے اور اس میں حکومتی تعاون سے بڑے پیمانے پر کاشتکاری کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سبز انقلاب اور ہندوستانی معیشت پر اس کے اثرات

(Green Revolution and its impact on Indian Economy)

اعلیٰ پیدا آوری اقسام کے بیج اور کیمیائی کھاد جیسے جدید آلات کا استعمال کر کے ساٹھ کی دہائی میں زراعت کی پیداوار اور پیدا آوری میں اضافہ کو سبز انقلاب کہا جاتا ہے۔ ولیم۔ ایس گاڈ نے 1968 میں پہلی مرتبہ ''سبز انقلاب'' کا لفظ نئی زرعی ٹکنالوجی کے پھیلاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے استعمال کیا۔ ایک مشہور امریکی زرعی ماہر' امن کے نوبل انعام یافتہ' نارمن ارنسٹ بورلاگ سبز انقلاب کے سہرا اور بابائے سبز انقلاب کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں سبز انقلاب کا عمل 1960 کی دہائی میں جدید زرعی ٹکنیک کے استعمال سے شروع ہوا تھا۔ ابتدائی طور پر 1960-61 میں ملک کے سات اضلاع میں پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر اس کی کوشش کی گئی تھی۔ اور اسے ''عمیق زرعی ترقیاتی پروگرام'' (Intensive Agricultural Development Programme) (IADP) کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بعد میں اس پروگرام کو 114 منتخب اضلاع تک وسعت دی گئی۔ اور اس کا نام عمیق زرعی علاقے پروگر ام (Intensive Agricultural Area Programme) (IAAP) رکھا گیا۔ 1966-67 میں اعلیٰ پیداوار دینے والی اقسام کے پروگرام (HYVP/نئی زرعی حکمت عملی) کا آغاز کیا گیا تھا تا کہ زراعت کی پیدا آوری کو بڑھانے کے لئے کیمیائی کھاد کے ساتھ HYV کے استعمال کو فروغ دیا جاسکے۔

ہندوستانی معیشت پر نئی زرعی حکمت عملی / HYVP کے اثرات

Impact of New Agriculture Strategy /HYVP on Indian Economy

(i) **زرعی پیدا آوری / پیداوار میں اضافہ:** نئی زرعی حکمت عملی کی وجہ سے اور جدید زرعی داخلات کو اپنانے کی وجہ سے ہندوستان میں زرعی پیدا آوری اور پیداوار میں بے حد اضافہ ہوا ہے اور جسے سبز انقلاب کہا جاتا ہے۔

(ii) **روزگار:** نئی زرعی حکمت عملی اپنانے کے نتیجے میں فصلوں کے تحت رقبے میں' غذائی اجناس کی پیداوار اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس ٹیکنالوجی نے متعدد فصلوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے متعدد روزگار کے مواقع کی وجہ سے زرعی روزگار کو فروغ دیا ہے۔

(iii) **کسانوں کی آمدنی میں بہتری:** سبز انقلاب نے کسانوں کو آسان لیکن سائنسی اور تکنیکی طریقوں پر عمل کرنے کی سہولت فراہم کی۔ جیسے کھیت میں ہی اشیاء کی درجہ بندی کرنا' ثالثین سے گریز کر کے براہ راست خردہ کمپنیوں کو فروخت کرنا' نئی زرعی حکمت عملی کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے میں بھی مددگار رہے۔

(iv) **برآمدات میں بہتری:** سبز انقلاب سے قبل ہندوستان غذائی اجناس کی ایک بڑی مقدار درآمد کرتا تھا جو سبز انقلاب کے بعد کے دور میں نایاب واقعہ بن گیا ہے۔ زرعی برآمدات میں سبز انقلاب کے ساتھ اضافہ ہوا۔ زراعت اور اس سے منسلک مصنوعات کی برآمدات کی مالیت 1960-61 میں 284 کروڑ روپے تھی اور یہ 2018-19 تک بڑھ کر 2.7 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی۔

زرعی قرض اور دیہی مقروضیت Agricultural Credit and Rural Indebtedness

ہندوستانی کاشتکاروں کی مالی ضروریات کو مدت اور مقصد جس کے لئے انہیں فنڈز درکار ہیں' کی بنیاد پر تین اقسام میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔

(a) ان کو کاشتکاری کے مقصد کے لئے 15 ماہ سے بھی کم قلیل مدتی فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں بیج' کھاد اور چارے کی خریداری شامل ہوسکتی ہے۔

(b) انہیں زمین میں بہتری لانے' مویشیوں کی خریداری' زرعی ساز وسامان وغیرہ کے لئے درمیانی مدتی مالیہ کی ضرورت پڑسکتی ہے جس کی مدت 15 ماہ سے 5 سال تک ہوتی ہے۔

زرعی قرض کے ذرائع Sources of Agricultural Credit

ہندوستانی کاشتکاروں کو دستیاب زرعی قرضوں کے ذرائع کو دو قسموں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔

A. **غیر ادارہ جاتی ذرائع (Non-Institutional Sources)** : غیر ادارہ جاتی ذرائع میں ساہوکار' زمیندار' تاجر' کمیشن ایجنٹ' رشتہ دار اور دوست وغیرہ شامل ہیں۔

B. **ادارہ جاتی ذرائع (Institutional Sources)**: ادارہ جاتی ذرائع کو آپریٹیوز' شیڈول تجارتی بینکوں اور علاقائی دیہی بینکوں پر مشتمل ہے۔ جہاں تک کوآپریٹیو کا تعلق ہے۔ بنیادی زرعی قرض کی سوسائٹیاں (PACs)' بنیادی طور پر قلیل اور درمیانی مدتی قرض اور بنیادی امداد باہمی زرعی و دیہی ترقیاتی بینک (PCARDBs) زراعت کو طویل مدتی قرض فراہم کرتے ہیں۔ تجارتی بینکوں (CBs) کے علاوہ علاقائی دیہی بینک (RRBs) زراعت اور اس سے وابستہ سرگرمیوں کے لئے قلیل مدتی اور درمیانی مدت کے قرض مہیا کرتے ہیں۔ قومی بینک برائے زراعت اور دیہی ترقی (NABARD) قومی سطح پر ایک اعلیٰ ادارہ ہے جو زرعی قرض اور ری فینانس کے لئے مذکورہ ایجنسیوں کو امداد فراہم کرتا ہے۔

(i) **امداد باہمی (Co-operatives)**: امداد باہمی تحریک کا آغاز 1904 میں امداد باہمی قرض سوسائٹیوں کے قیام کے ذریعہ سے ہوا تا کہ دیہی عوام کو مقروضیت سے نجات دلائی جاسکے۔ ہندوستان میں امداد باہمی قرض سوسائٹیوں کو قلیل مدتی اور طویل مدتی ساخت میں منظم کیا گیا۔ قلیل مدتی امداد باہمی قرض ساخت تین درجے کے ڈھانچے پر مبنی ہے۔ نچلے درجے پر بنیادی زرعی قرض سوسائٹیاں (PACs) ہیں اور یہ گاؤں کی سطح پر منظم ہیں۔ دوسرے درجے پر ضلعی سطح پر ضلعی امداد باہمی قرض بینک (DCCBs) منظم ہیں۔ تیسرے اور اعلیٰ درجہ پر ریاستی سطح پر ریاستی امداد باہمی بینکوں (SCBs) کا اہتمام کیا گیا۔ کسانوں کو (SCB)' ضلعی امداد باہمی قرض بینک (DCCB) اور بنیادی قرض سوسائٹیوں (PACs) کے ذریعہ مختصر اور درمیانی مدت کے قرض فراہم کرتا ہے۔ قلیل مدتی اور درمیانی مدتی قرضوں کے علاوہ کاشتکاروں کی طویل مدتی قرض کی ضروریات کو PCARDBs اور SCARDBs کے ذریعہ فراہم کیا جاتا ہے۔

(ii) **تجارتی بینکس (Commercial Banks)** : 1950 کی دہائی میں زرعی قرضوں کی فراہمی میں تجارتی بینکوں کا حصہ بہت معمولی تھا۔ لیکن بینکوں کو قومیانے کے بعد 1969 اور پھر 1980 میں نہ صرف دیہی سطح پر تجارتی بینکوں کی شاخوں کی تعداد میں اضافہ ہوا بلکہ زراعت میں پیشگیات کی رقم میں بھی بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا۔ عوامی اور خانگی شعبہ کے تجارتی بینکوں کا حصہ اس وقت زراعت کو فراہم کردہ ادارہ جاتی قرض کا 70% سے زیادہ ہے۔

(iii) **علاقائی دیہی بینکس (RRB)**: Sri M. N arsimhan کی سربراہی میں دیہی بینکوں پر ورکنگ گروپ کی سفارش پر RRBs کے قیام پر توجہ دی گئی تا کہ چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کو قرضوں کی فراہمی میں فرق کو ختم کیا جاسکے اور بے زمین

مزدوروں، کاریگروں اور دوسرے چھوٹے دیہی علاقوں میں سکونت پذیر افراد کو قرض فراہم کیا جاسکے۔ ورکنگ گروپ کی سفارشات کے نتیجے میں، ابتدائی طور پر 2/اکٹوبر 1975 کو 5 آر آر بی قائم کئے گئے تھے۔

قومی بینک برائے زرعی و دیہی ترقی اور دیہی قرض NABARD

ریزرو بینک آف انڈیا نے زرعی ترقی کو فروغ دینے کے لئے بینکوں کو قرضوں کی مالی اعانت فراہم کرنے کے لئے زرعی باز مالیہ ترقیاتی کارپوریشن (ARDC) قائم کیا۔ اس کے مطابق جولائی 1982 میں ARDC کو ختم کرتے ہوئے NABARD کو قائم کیا گیا تھا۔

NABARD اور دیہی قرض

NABARD کے ذریعہ زراعت کو مالی اعانت کی فراہمی کے خیال کو مندرجہ ذیل تفصیلات سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(i) **دیہی انفراسٹرکچر (بنیادی سہولیات) ترقی فنڈ (RIDF):** RIDF کا قیام (96-1995) میں عمل میں آیا۔ جس کا اہم مقصد ریاستی حکومتوں اور ریاستی ملکیت والے کارپوریشنوں کو فنڈز کی فراہمی ہے تاکہ وہ دیہی بنیادی ساخت کے مختلف منصوبوں کو مکمل کرسکیں۔ اس پروگرام کے تحت قرضوں کی فراہمی آبپاشی کے منصوبوں، واٹرشیڈ مینجمنٹ، دیہی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر وغیرہ جیسے منصوبوں کے لئے دی جاتی ہے۔

(ii) **جزوی مالیہ اختراعات (Micro Finance Innovation):** جزوی مالیہ سے مراد دیہی اور شہری غریبوں کو چھوٹے پیمانے پر مالی خدمات کی فراہمی ہے جس میں خودروزگار بھی شامل ہے۔ جزوی مایہ کارکرد سرمایہ، سرمایہ کاری اور بچت کے لئے فراہم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں جزوی مالیہ صنعت 1970 میں غریب عوام کو ساہوکاروں کی بدعنوانیوں کو روکتے ہوئے اور قرض تک رسائی کے مقصد سے ظہور میں آئی۔ جزوی قرض کے طریقہ عمل کی اصطلاح میں غریب افراد کے لئے 25,000 روپے تک بغیر کسی ضمانت کے خودروزگار حاصل کرنے والوں کے لئے قرض کی فراہمی ہے۔ بتدریج سیلف ہیلپ گروپ بینک رابطہ پروگرام اہم جزوی مالیہ پروگرام کی حیثیت سے ظہور میں آیا۔ NABARD نے کمرشیل بینکوں کے قرضہ جات کی باز سرمایہ کاری کی۔ ہندوستان میں بینکوں کے ساتھ SHGs کا رابطہ 92-1991 میں شروع ہوا۔ اس رابطہ کا بنیادی مقصد بینکاری خدمات کو غریبوں خصوصاً خواتین کے دروازوں تک پہنچانا ہے۔

(iii) **کسان کریڈٹ کارڈ اسکیم Kisan Credit Card Scheme (KCC):** کسانوں کو قلیل مدتی قرضے کی سہولت کے لئے KCC اسکیم 99-1998 کو میں متعارف کروایا گیا۔ تجارتی بینکس۔ امداد باہمی اور علاقائی دیہی بینکس اس اسکیم پر عمل کررہے ہیں۔ ہر کسان کو گردشی رقم کی فراہمی کے لئے KCC اور پاس بک مہیا کی جاتی ہے۔

دیہی مقروضیت Rural Indebtedness

ہندوستان میں تقریباً 70% آبادی گاؤں میں رہتی ہے۔ یہ پایا گیا ہے کہ وہی لوگ قرض پر لی گئی رقم کا زیادہ تناسب غیر پیداآوری مقاصد کے لئے صرف کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پرانے قرضوں کی ادائیگی کرنے سے قاصر ہیں۔ جب کبھی ادارہ جاتی ذرائع سے رسائی نہیں ہوتی ہے تو وہ فوراً اپنے گاؤں کے ساہوکاروں کے پاس جاتے ہیں اور اپنے اثاثوں کی قیمت پر زیادہ شرح سود پر قرض حاصل

کرتے ہیں اور قرض دہندگان کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔

1. دیہی مقروضیت کے تخمینے (Estimates of Rural Indebtedness)

دیہی علاقوں میں مقروضیت کی شدت سے متعلق بہت سارے اداروں اور افراد نے تخمینہ لگایا ہے۔ 52-1951 میں دیہی گھرانوں کی مقروض رقم کا تخمینہ 913 کروڑ روپے تھا

ہندوستان میں زرعی مارکٹنگ Agricultural Marketing in India

زراعت سے متعلق قومی کمیشن نے زرعی مارکٹنگ کی تعریف اس طرح کی کہ "یہ ایک ایسا عمل ہے جو ایک قابل فروخت کاشتکاری اشیاء پیدا کرنے کے فیصلے کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اس میں مارکٹ نظام ڈھانچے کے تمام پہلو شامل ہیں"۔ اس میں مکمل اور مابعد کٹوائی کے کام شامل ہیں جیسے گریڈنگ، جمع بندی (اسمبلنگ)، ذخیرہ اندوزی، حمل و نقل اور تقسیم۔

حکومتی اقدامات Government Measures

1. **منظم بازار (Regulated Market):** بازاروں میں غیر صحت مند سرگرمیوں کے خاتمے اور نفع بخش قیمتوں کو یقینی بنا کر کاشتکاروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے باضابطہ منڈیوں کے قیام کی خاطر State Agricultural Products Markets Act (ترقی اور ضوابط) کو لاگو کیا گیا تھا۔ میں ہندوستان میں 200 سے زائد منظم بازار قائم کئے گئے اور اس وقت ملک میں تقریباً 7246 منظم بازار کام کر رہے ہیں۔
2. **درجہ بندی اور معیار کے مطابق بنانا (Grading and Standardization):** زرعی پیداوار (درجہ بندی اور مارکنگ) ایکٹ 1937 کے تحت، حکومت نے درجہ بندی کے اسٹیشن قائم کئے ہیں۔ درجہ بند اشیاء پر زرعی مارکٹنگ کی ترقی "AGMARK" کا مہر لگایا جاتا ہے جن سے ان اشیاء کی وسیع مارکٹ ہوگی اور بہتر قیمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔
3. **گودام کی سہولیات (Ware housing Facilities):** 1957 میں زرعی پیداوار کی ذخیرہ اندوزی کے لئے Central Warehousing Corporation) (CWC) کو قائم کیا گیا۔ ریاستوں نے بھی اس کے لئے ریاستی گودام کارپوریشن قائم کیا۔ قومی سطح پر (Food Corporation of India (FCI کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔
4. **بازاری معلومات (Market Information):** آل انڈیا ریڈیو کے ذریعہ مارکٹوں میں مروجہ قیمتوں کے رجحانات کا ہفتہ وار جائزہ لیا جاتا ہے اور AIR اور دوردرشن نے بات چیت کا اہتمام کیا۔ کسانوں کی ہر طرح سے مدد کے لئے ٹول فری نمبر 155-180-1800 پر مشتمل کسان کال سنٹر (KCC) قائم کیا گیا تھا۔
5. **تائیدی قیمتیں (Support Prices):** حکومت وقتاً فوقتاً متعدد زرعی اشیاء کی اقل ترین تائیدی قیمتوں اور تحفظی قیمتوں کا اعلان کرتی رہتی ہے تاکہ کسانوں کو مناسب منافع کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان قیمتوں کو Commission for Agricultural costed prices (CACD) کی سفارشات کے مطابق طے کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں زرعی قیمت سازی پالیسی Agricultural Pricing Policy in India

زرعی قیمتوں کا کمیشن جنوری 1965ء میں قائم کیا گیا تھا کہ تاکہ حکومت کو زرعی اشیاء کی قیمتوں کی پالیسی پر مشورہ دیا جاسکے۔ اس نے

حیثیت کی مختلف ضروریات کے تناظر میں توازن اور موزوں قیمت کے تعین کے حسب ضرورت موقع کے اور پیداکنندوں اور صارفین کے مفاد کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مارچ 1985 سے یہ کمیشن کمیشن برائے زرعی لاگت اور قیمت (CACP) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

زرعی قیمت سازی پالیسی کی اہم خصوصیات Main Features of Agricultural Pricing Policy

زرعی قیمت سازی پالیسی کی اہم خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1. ادارے (Institutions): حکومت نے قیمتوں کی پالیسی نافذ کرنے کے لیے دو ادارے قائم کیے ہیں جو یہ ہیں:

   (i) زرعی قیمت کمیشن (1965): یہ کمیشن حکومت کو زرعی قیمت پالیسی سے متعلق سفارشات پیش کرتا ہے اور اقل ترین تائیدی قیمتوں کا تعین اور زرعی پیداوار کی ترغیبی قیمتوں کا تعین کرنے سے متعلق مشورہ دیتا ہے۔ مارچ 1985 سے یہ کمیشن کمیشن برائے زرعی لاگت اور قیمتوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔

   (ii) ہندوستانی غذائی کارپوریشن (Food Corporation of India 1965): یہ عوامی تقسیم کے نظام کے ذریعہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قیمتوں پر غذائی اجناس کی خریداری کا اہتمام کرتا ہے۔

2. اقل ترین تائیدی قیمتوں کا تعین (Fixation of Minimum Support Prices) MSP: حکومت کمیشن برائے زرعی لاگت اور قیمتوں کی سفارشات کی بنیاد پر ہر سال بہت سارے زرعی مصنوعات جیسے گیہوں، چاول، مکئی کی اقل ترین تائیدی قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔

3. بیش ترین قیمتوں کا تعین (Maximum Price Fixation): حکومت بعض زرعی مصنوعات کی بیش ترین قیمتوں کا بھی تعین کرتی ہے۔ حکومت بہت سے زرعی مصنوعات جیسے اناج، شکر اور چاول وغیرہ کو عوامی تقسیم کے نظام (PDS) کے تحت مناسب قیمتوں کی دکانوں کے ذریعہ فروخت کرتی ہے۔

4. ترغیبی قیمتیں (Procurement Prices): عوامی تقسیم کے نظام (PDS) اور بفر اسٹاک کو برقرار رکھنے کے لیے جن قیمتوں پر حکومت غذائی اجناس کو خریدتی ہے انہیں ترغیبی قیمتیں کہا جاتا ہے۔ زرعی مصنوعات کی قیمتوں میں ایک خاص حد سے تجاوز کو روکنے کے لیے حکومت اشیاء کا بفر اسٹاک برقرار رکھتی ہے۔ یہ کام ہندوستانی غذائی کارپوریشن کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔

   (iv) آفاقی PDS: ضروری اشیاء مناسب قیمت کی دکانوں پر مناسب مقدار میں مستقل طور پر دستیاب ہوں اور ان کی کارکردگی کو زیادہ موثر اور شفاف بنایا جائے۔ بہتر ہے کہ اگر آفاقی PDS پر عمل درآمد ہو۔

غذائی تحفظ Food Security

عالمی ترقیاتی رپورٹ (1986) نے غذائی تحفظ کی تعریف یوں کی ہے کہ تمام افراد کی تمام اوقات میں کافی غذا، متحرک اور صحت مند زندگی کے لیے دستیاب ہو۔ غذا اور زرعی تنظیم (FAO) 1993 نے غذائی تحفظ کی اس طرح وضاحت کی کہ غذائی تحفظ تمام لوگوں کی تمام اوقات میں ان کی ضرورت کے مطابق بنیادی غذا تک رسائی طبعی اور معاشی رسائی کو یقینی بناتا ہے۔

غذائی تحفظ کے مدارج Stages of Food Security

ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لئے غذائی تحفظ کے مندرجہ ذیل چار مراحل کو تصور کیا جاسکتا ہے۔

مرحلہ 1: انسانی بقا کے نقطہ نظر سے سب سے اہم بنیادی ضرورت سب کے لئے اناج کی مناسب مقدار میں دستیابی ہوتا ہے۔

مرحلہ 2: دوسرے مرحلے میں ہم غذائی تحفظ کے بارے میں یہ سوچ سکتے ہیں کہ اناج اور دالوں کی مناسب دستیاب ہونی چاہئے۔

مرحلہ 3: تیسرے مرحلے میں غذائی تحفظ میں کھانے کا اناج' دالیں' دودھ اور دودھ کی پیداوار شامل ہونا چاہئے۔

مرحلہ 4: چوتھے مرحلہ میں غذائی تحفظ میں اناج' دالیں' دودھ اور دودھ کی مصنوعات' سبزیاں اور پھل' مچھلی انڈے اور گوشت شامل ہونا چاہئے۔

غذائی تحفظ نظام کے اہم اجزاء Main Components of The Food Security System

غذائی تحفظ نظام کے بنیادی اجزاء کا ذیل میں تذکرہ کیا گیا ہے جو یہ ہیں:

(i) بڑھتی ہوئی آبادی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے گھریلو پیداوار کو فروغ دینا اور آبادی کے کافی بڑے حصے میں کم تغذیہ کی کو دور کرنا۔ اشیائے خورد ونوش کی خریداری اور ذخیرہ اندوزی کے لئے اقل ترین تائیدی قیمتیں فراہم کرنا۔

(ii) عوامی نظام تقسیم پر عمل کرنا اور

(iii) بفراسٹاک کو برقرار رکھنا تاکہ قدرتی آفات کا سامنا کرنا پڑسکے جس کے نتیجے میں غذا کی عارضی قلت پیدا ہوتی ہے اور تاجرو کاروباری افراد کے خلاف جواب وہ میکانزم کے طور پر کام کرنا خاص طور پر غذا کی قلت کے دور میں جو قیمتوں کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہندوستان میں غذائی تحفظ اور غذائی خود مکتفی Food Self sufficiency and Food Security in India

جب ہندوستان نے 1965 اور 1966 کے دوران شدید خشک سالی کا سامنا کیا تب امریکی صدر Lyndon Johnson نے عوامی قانون 480-(PL) پروگرام کے تحت ماہانہ بنیادوں پر غذا کی امداد پر پابندی لگادی۔ حکومت ہند کے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے ماتحت بیج۔ پانی۔ کھاد پالیسی اختیار کی گئی جو سبز انقلاب کے نام سے مشہور ہے۔ سنہ 1976 تک ہندوستان نے غذائی اجناس میں خود مکتفی حیثیت حاصل کرلی اور اس کے بعد سے' ہندوستان میں اناج کی درآمد نا کے برابر ہے۔ ہندوستان کی غذائی اجناس کی پیداوار 1950-51 میں 50 ملین ٹن سے 2018-19 میں 285 ملین ٹن تک پہنچ گئی۔

اگرچہ کہ ہندوستان نے غذائی اجناس میں خودکفیلی حاصل کرلی ہے۔ ایس ڈی تنڈولکر کی سربراہی میں ماہر گروپ کے مطابق 2011-12 میں خط غربت سے نیچے زندگی گذارنے والوں کی شرح 21.9 (25.7% دیہاتوں میں اور 13.7% شہروں میں) تھی۔ اسی طرح ڈاکٹر سی رنگا راجن کی سربراہی میں ماہرین کے گروپ کے مطابق 2014 میں خط غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی آبادی 454 ملین (آبادی کا 38.2 فیصد) 2009-10 میں اور 2011-12 میں 363 ملین (آبادی کا 29.5%) تھا۔ اس طرح ہندوستان میں اگرچہ کہ قومی سطح پر غذائی اجناس طبعی طور پر دستیاب ہیں لیکن معاشی رسائی غائب ہے (کم آمدنی کی وجہ سے کم قیمت خرید)۔

ہندوستان میں غذائی تحفظ کی فراہمی کے اقدامات Measures to provide food security in India

غذائی تحفظ کے مسئلے کی مقداری اور معیاری پہلوؤں سے نمٹنے کے لئے حکومت ہند نے غذائی بنیاد پر تین حفاظتی جالوں پر انحصار کیا ہے۔

(i) عوامی نظام تقسیم (PDS)۔ (ii) مربوط بچوں کی ترقی خدمات (ICDS) اور (iii) دوپہر کا کھانا (MDM) اور (iv) غذائی تحفظ قانون۔

(i) عوامی نظام تقسیم (PDS): عوامی نظام تقسیم کے تحت' مناسب قیمت کی دوکانوں کے ذریعہ اشیائے خوردونوش کو مناسب قیمتوں پر فراہم کیا جاتا ہے۔ اب PDS نے یہ نشانہ بنایا جس کے تحت سب سے پہلے غریبوں میں سے سب سے پہلے غریب کو خدمات پہنچائی جائے گی۔

(ii) بچہ مربوط ترقیاتی خدمات (ICDS): ICDS کے تحت ماقبل اسکول کے بچوں کو پری اسکول مراکز (آنگن واڑی) کے ذریعہ مفت کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

(iii) دوپہر کا کھانا (MDM): MDM کے تحت اسکول جانے والے بچوں کو دوپہر کا کھانا مفت دیا جاتا ہے۔

غذائی تحفظ قانون سازی Food Security Legislation

ہندوستان میں غذائی تحفظ کی فراہمی کے لئے مربوط نقطہ نظر کے طور پر' حکومت ہند نے جولائی 2013 میں قومی غذائی تحفظ ایکٹ (NFSA) کو نافذ کیا جس نے 67% آبادی (75% دیہی علاقوں اور 50% شہری علاقوں) کو قانونی استحقاق دیا کہ وہ انتہائی سبسیڈی والے اناج وصول کریں گے۔ اس ایکٹ کے تحت غذائی اجناس فی کس گھریلو زمرے کے لئے فی مہینہ 5 کلوگرام اور انتھوڈیا انایوجنا خاندانوں کے لئے فی ماہ 35 کلوگرام انتہائی تائیدی قیمتوں 1 روپیہ' 2 روپے اور تین روپے پر غذائی اناج' گیہوں اور چاول بالترتیب دئے جائیں گے۔ اس قانون کے تحت احاطہ مردم شماری' 2011 کی آبادی کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس ایکٹ کو اب تمام 36 ریاستوں / UTs میں نافذ کیا جارہا ہے اور اس میں 81.35 کروڑ کے قریب افراد شامل ہیں۔ حاملہ خواتین حمل کی مدت کے دوران آنگن واڑی سے مفت غذا حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اور زچگی کے 6 ماہ بعد تک بھی یہ حاصل ہوتا رہے گا۔ اور وہ 6,000 روپے زچگی فائدہ حاصل کرنے کے بھی حقدار ہوں گے۔ چھ ماہ سے چھ سال تک کی عمر تک کے بچے آنگن واڑی سے مفت غذا حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچے جو درمیانی جماعت میں تعلیم حاصل کررہے ہیں ان کو دوپہر کا کھانا مفت فراہم کیا جائے گا۔ اگر حکومت اہل افراد کو غذائی اجناس فراہم کرنے میں ناکام ہوجاتی ہے تو ان کو غذائی تحفظ الاؤنس فراہم کیا جائے گا۔

زرعی پیداآوری	:	فصل کی پیداآوری کا اندازہ فی فصل فی ہیکٹر اوسط پیداوار سے ہوتا ہے۔
اراضی کی ذیلی تقسیم	:	زمین کے جملہ اثاثہ جات کو ایک خاندان کے بچوں میں تقسیم کرنا۔
انتشار اراضی	:	ایک خاندان کے بچوں میں ہر جگہ زمین کو تقسیم کرنا
سبز انقلاب	:	عصری داخلات کی مدد سے پیداوار اور پیداآوری میں اضافہ
درجہ بندی	:	زرعی پیداوار کو ان کے معیار کی بنیاد پر درجہ بندی کرنا
کمترین تائیدی قیمتیں (MSP)	:	بڑی زرعی مصنوعات کے لئے کمترین تائیدی قیمتیں ہر سال حکومت کے ذریعہ مقرر کی جاتی ہیں۔

زرعی لاگتوں اور قیمتوں کا کمیشن : یہ کمیشن حکومت کو زرعی قیمتوں کی پالیسی سے متعلق مشورہ دیتا ہے۔ ساتھ ہی زرعی مصنوعات کی MPS اور خریداری کی قیمتوں کا بھی تعین کرتا ہے

بیش ترین قیمت کا تعین : حکومت کچھ زرعی پیداوار کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔ حکومت بہت سی زرعی مصنوعات جیسے اناج، چینی، چاول کو عوامی نظام تقسیم کے تحت مناسب قیمتوں پر فروخت کرتی ہے۔

بفراسٹاک : قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کو معتدل کرنے کے واحد مقصد کے ساتھ اناج کا ذخیرہ کرنا۔

غذائی تحفظ : اس بات کو یقینی بنانا کہ تمام افراد کو ہر وقت بنیادی خوراک تک جسمانی اور معاشی دونوں طرح کی رسائی حاصل ہو۔

غذائی تحفظ قانون : ہندوستان میں غذائی تحفظ ایکٹ 2013 میں نافذ کیا گیا تھا جس میں ہندوستان کی عوام کو غذائی تحفظ کی ضمانت دی گئی تھی یہ نیا قانون لوگوں کو سبسیڈی والے اناج کا قانونی حقدار بناتا ہے۔

ہندوستانی غذائی کارپوریشن : FCI، 1965 میں قائم کیا گیا۔ یہ کارپوریشن حکومت کی جانب سے مقررہ کردے قیمت پر اشیائے خوردونوش کی خریداری کرتا ہے۔

صنعتی شعبہ

Industrial Sector

صنعتی شعبہ معیشت کا وہ شعبہ ہے جو اشیاء کی تیاری اور پیداوار سے تعلق رکھتا ہے۔ ملک کی معاشی ترقی میں صنعتی شعبہ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ تاریخی حقیقت ہے، جن ممالک کا صنعتی شعبہ مضبوط ہوتا ہے ان میں معاشی نمو اور معاشی ترقی زیادہ ہوتی ہے۔ قومی آمدنی اور عوام کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ معیشت کی ترقی میں صنعتی ترقی مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ اس سے عوام کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح عوام زیادہ اشیاء اور خدمات، فرصت اور بہتر صحت حاصل کرتے ہیں۔ صنعتی ترقی درکار بیرونی زرمبادلہ کی شدید ضرورت کی تکمیل کے لئے زرعی برآمدات پر انحصار کو گھٹاتی ہے۔ صنعتی قوم ہمیشہ معاشی طور پر طاقتور اور کسی بھی مشکل کا آسانی سے مقابلہ کر سکتی ہے۔

صنعتوں کی ساخت کو ذیل کی بنیادوں پر بیان کیا جاسکتا ہے:

استعمال کے لحاظ سے ساخت Structure in terms of usage

(a) **بنیادی صنعتیں**: یہ صنعتیں اشیائے اصل جیسے بھاری انجینئرنگ اور مشین بلڈنگ انڈسٹریز کی پیداوار کرتی ہیں۔

(b) **اشیائے صرف پیدا کرنے والی صنعتیں**: یہ صنعتیں اشیائے صرف جیسے کپڑے کی صنعت، چمڑے کی اشیا، نمک، شکر، کاغذ اور دیگر اشیاء پیدا کرتی ہیں۔

(c) **درمیانی اشیاء پیدا کرنے والی صنعتیں**: ان صنعتوں میں کوئلہ، سمنٹ، اسٹیل، بجلی، کیمیکل پیدا کرنے والی جنس اور دیگر صنعتیں شامل ہیں۔

ملکیت کی قسم کے لحاظ سے ساخت Structure by type of ownership

(a) **عوامی شعبہ کے تحت تجارتی ادارے (Companies):** یہ اکائیاں حکومت کی ملکیت انتظامیہ اور کنٹرول میں رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایر انڈیا لمیٹڈ، ONGC، HPCL، BHEL، BSNL، کول انڈیا لمیٹڈ، چند اہم عوامی شعبہ کی اکائیاں ہیں۔

(b) **خانگی شعبہ کے تحت تجارتی ادارے:** یہ اکائیاں جن کی ملکیت، انتظامیہ اور کنٹرول خانگی افراد یا فرم کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ، TCS ٹاٹا کنسلٹنسی سرویس، Infosys، ٹکنالوجیز لمیٹڈ، آئی ٹی سی لمیٹڈ، ہندوستان لیور لمیٹڈ، آئی سی آئی سی آئی بینک لمیٹڈ، ٹاٹا اسٹیل لمیٹڈ، چند اہم خانگی شعبہ کی صنعتیں ہیں۔

(c) **مشترکہ شعبہ کے تحت تجارتی ادارے:** مشترکہ شعبہ اسی تجارتی اکائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس پر کنٹرول، ملکیت اور انتظامیہ حکومت اور خانگی آجروں اور عوامی آجروں کا ہوتا ہے مثال کے طور پر Cochin Refineries، Goa Carban Ltd.، BPCL وغیرہ مشترکہ شعبہ کے تحت کام کرتے ہیں۔

سرمایہ کی مقدار کے لحاظ سے ساخت Structure by Size of the Capital

(a) **بڑی صنعتیں:** ان صنعتوں میں سرمایہ کاری دس کروڑ سے زیادہ اور سو کروڑ سے کم ہوتی ہے۔

(b) **بھاری صنعتیں:** ان صنعتوں میں سرمایہ کاری کی حد سو کروڑ سے زیادہ ہوتی ہے۔

(c) **مائکرو انٹر پرائزس:** ان انٹر پرائزس کو مائکرو تجارتی ادارے اس وقت کہتے ہیں جب پلانٹ اور مشنری یا اوزار پر کی جانے والی سرمایہ کاری ایک کروڑ سے زائد نہ ہو اور اس کا کاروباری لین دین پانچ کروڑ سے زائد نہ ہو۔

(d) **چھوٹے انٹر پرائزس:** چھوٹے انٹر پرائزس کی سرمایہ کاری پلانٹ اور مشنری یا اوزار پر دس کروڑ سے زائد نہ ہو اور ان کا کاروباری لین دین 50 کروڑ سے زائد نہ ہو۔

(e) **اوسط انٹر پرائزس:** اوسط انٹر پرائز کی سرمایہ کاری پلانٹ اور مشنری یا اوزار پر 50 کروڑ سے زائد نہ ہو اور اس کا کاروباری لین دین 250 کروڑ سے زائد نہ ہو۔

(f) **گھریلو صنعتیں:** ایسی صنعتیں جن کی پیداوار اور خدمات فیکٹری (Factory) کے بجائے گھریلو بنیاد پر ہوتی ہے، گھریلو صنعت کہلاتی ہے۔ عام طور پر یہ صنعتیں غیر منظم ہوتی ہیں، جنہیں چھوٹی صنعتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

(g) **ذیلی صنعتیں:** یہ صنعتیں ایسی ہوتی ہیں جو بڑے پیمانہ کی صنعتوں میں استعمال کئے جانے والے اجزاء اور پرزے تیار کرتی ہیں اس میں سرمایہ کاری کی حد ایک کروڑ سے زائد نہیں ہوتی۔

(h) **ننھی صنعتیں (Tiny Industries):** ان میں سرمایہ کاری کی حد 25 لاکھ ہوتی ہے۔ لیکن ان کا محل وقوع کوئی مقرر نہیں ہوتا۔

(i) **گھرانہ صنعتیں:** یہ ایسی صنعتیں ہیں جس میں دست کار، پیشہ ور اور ہنر مند لوگ اپنے ہی گھر میں اپنا کام کرتے ہوں جس کا رقبہ تین ہزار مربع فیٹ سے کم ہو، ایک کیلوواٹ بجلی استعمال کرتے ہوں، جن کے پاس مزدور پانچ سے زائد نہ ہوں اور جو آلودگی پیدا کرنے کا ذریعہ نہ ہوں، جیسے ہاتھ سے بنی اشیاء، کھلونے، گڑیا، پلاسٹک اور پیپر سے تیار کردہ اشیاء، الکٹرانک اور الکٹریکل آلات وغیرہ شامل ہیں۔

حکومت ہند کی وزارت برائے جزوی، چھوٹے اور اوسط کے تجارتی ادارے نے اپنے اعلامیہ میں جو 1/جون 2020 کو جاری کیا گیا

جزوی' چھوٹی اور اوسط انٹر پرائزس کی نظر ثانی شدہ تعریف جو سرمایہ کاری اور کاروباری لین دین سے متعلق ہے پیش کی جس کو یکم جولائی 2020 سے عمل میں لایا گیا۔ نظر ثانی شدہ تعریفیں یہ ہیں۔

جزوی انٹر پرائزس: ان انٹر پرائز کو جزوی اکائی بھی کہتے ہیں۔ اگر سرمایہ کاری پلانٹ مشنری یا اوزار پر کی جارہی ہو تو وہ ایک کروڑ سے زائد نہ ہو اور کاروباری لین دین پانچ کروڑ سے زائد نہ ہو۔

چھوٹے انٹر پرائزس: چھوٹے انٹر پرائز کی سرمایہ کاری پلانٹ اور مشنری یا اوزار پر دس کروڑ سے زائد نہ ہو اور کاروباری لین دین 50 کروڑ سے زائد نہ ہو۔

اوسط انٹر پرائزس: اوسط انٹر پرائز کی سرمایہ کاری پلانٹ اور مشنری یا اوزار پر 50 کروڑ سے زائد نہ ہو اور کاروباری لین دین 250 کروڑ سے زائد نہ ہو۔

انٹر پرائزس کی قسم کے لحاظ سے ساخت Structure by Types of Enterprises

(a) **عوامی لمیٹڈ کمپنیز:** عوامی لمیٹڈ کمپنیز میں شامل ممبرس ایک رضا کارانہ تنظیم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو ایک علیحدہ قانونی وجود رکھتی ہے اور ان کی ذمہ داری یا جوابدہی محدود ہوتی ہے۔

(b) **خانگی لمیٹڈ کمپنیز:** خانگی لمیٹڈ کمپنیز میں شامل رضا کارانہ تنظیم کے ممبر دو سے کم نہ ہوں اور 50 سے زائد نہ ہوں۔ اور ان کی ذمہ داری و جواب دہی محدود ہوتی ہے۔ اور اس کے حصص کی منتقلی اس کے ممبروں تک محدود ہوتی ہے اور اسے عام لوگوں کو اس کے تمسکات اور حصص کی رکنیت کی اجازت نہیں ہوتی۔

(c) **سرکاری کمپنیاں:** یہ کمپنیاں مرکزی یا ریاستی حکومت کی ملکیت ہوتی ہیں۔ جملہ اصل یا زیادہ سے زیادہ حصص کی مالک حکومت ہوتی ہے۔ عوامی لمیٹڈ اور خانگی لمیٹڈ دونوں کمپنیاں حکومت کے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہیں اور دونوں کا انتظامیہ حکومت کے تحت ہوتا ہے۔ حکومتی کمپنیاں چند مراعات سے استفادہ کرتی ہے جو غیر حکومتی یا غیر سرکاری کمپنیوں کو میسر نہیں ہوتی۔ سرکاری کمپنیوں کی تشکیل کے لئے کوئی اسپیشل قانون کی ضرورت نہیں۔ مثال کے طور پر الکٹرانکس کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ' نیوکلیر پاور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ' یورانیم کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ' بھارت ڈائمکس لمیٹڈ' بھارت الکٹرانک لمیٹڈ وغیرہ چند مرکزی حکومت کی کمپنیاں ہیں۔

صنعتوں کی درجہ بندی (Classification of Industries) : ذیل میں صنعتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے:

1. **بنیادی صنعت:** بنیادی صنعت کا تعلق قدرت کے عطا کردہ وسائل کے تعاون سے پیدا کی جانے والی اشیاء سے ہے۔ یہ صنعتیں قدرت پر انحصار کرتی ہیں جس میں انسانی کاوشوں کا بہت کم دخل ہوتا ہے۔ مثلاً زراعت' کاشت کاری' جنگلات' سمکیات اور باغبانی۔

2. **جینیاتی صنعت:** جینیاتی یا نسلی صنعتیں فروخت کے مقصد سے پودوں اور جانوروں کو چند اقسام کی تخلیق نو اور کثرت افزائش کا کام انجام دیتی ہیں۔ جس کا اہم مقصد نفع کمانا ہوتا ہے۔ مثلاً پودوں کی نرسریاں' پولٹری یا مرغبانی اور افزائش مویشیاں۔

3. **استخراجی صنعت:** ماخذی یا استخراجی صنعتوں کا تعلق مٹی' ہوا اور پانی سے مختلف اشیاء کو اخذ کرنے سے ہے۔ عام طور پر یہ صنعت خام شکل میں پائی جاتی ہے جو مصنوعات کی تیاری اور تعمیراتی سرگرمیوں میں استعمال ہوتی ہے۔ کانکنی کی صنعت' کوئلہ' معدن' تیل کی

صنعت، لوہے کی کچدھات، جنگلات کا چوبینہ عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والی لکڑی، اور ربر کا استخراج۔ ماخذی صنعتوں کا حصہ ہے۔

4. **مصنوعاتی صنعت:** یہ وہ صنعت ہے جو انسانی طاقت اور مشینوں کے استعمال کے ذریعہ خام مال کو مکمل اشیاء میں تبدیل کرنے کا کام کرتی ہیں۔ مکمل اشیاء، اشیائے صارفین بھی ہوسکتی ہے اور اشیائے اصل بھی۔ مثلاً پارچہ جات، کیمیائی مادے، شکر اور کاغذ کی صنعت۔

5. **تعمیراتی صنعت:** تعمیراتی صنعت، عمارتوں، پلوں، سڑکوں، ڈیاموں اور کنالوں کی تعمیر کا کام انجام دیتی ہے، یہ دوسری صنعتوں سے اس لئے مختلف ہوتی ہے کیونکہ دوسری صنعتیں اشیاء کی تیاری ایک جگہ کرتی ہیں اور اس کو فروخت دوسری جگہ کرتی ہیں جب کہ یہ صنعت تعمیراتی ہے اس لئے ایک جگہ ہی رہتی ہے۔

6. **خدمتی صنعت:** دور جدید میں خدمتی شعبہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس زمرہ میں آنے والی اہم صنعتیں، ہوٹل صنعت، تفریحی صنعت، سیاحتی صنعت وغیرہ ہیں۔

ہندوستان میں صنعتی ترقی Industrial Growth in India

صنعتوں کی ترقی کے لئے حکومت نے صنعتی پالیسی قرارداد 1948 اور صنعتوں (کی ترقی اور باقاعدگی) کا قانون 1957 پیش کیا لیکن ہندوستان میں صنعتی ترقی کے لئے موافق ماحول 1951 کی منصوبہ بندی کے عمل میں آنے سے پیدا ہوا۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں کئی صنعتیں خانگی، عوامی اور مشترکہ شعبوں میں قائم کی گئیں۔ ہندوستان میں صنعتی وسائل اور خام مال کی دستیابی بہ آسانی پوری کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر بھلائی (Bhilai)، بوکارو (Bokaro)، رورکیلا (Rourkela) رانچی، جمشید پور، رینوکوٹ اہم مراکز کی طرح آزادی کی پہلی ڈیڑھ دہائی کے دوران ابھرے۔ پہلا مرحلہ ابتداء سے 66-1965 تک اور دوسرا مرحلہ 66-1965 سے شمار کیا جاتا ہے۔ معیشت نے پہلے تین پنچسالہ منصوبوں کے دوران تیز رفتار ترقی کی لیکن اس کے بعد اس میں سست رفتاری آ گئی۔ کیونکہ قومی آمدنی اور روزگار کی فراہمی میں صنعت کا حصہ بھی ٹھیک انہیں رجحانات کو ظاہر کرتا رہا اس لئے ہم ہماری صنعتی ترقی کو شاندار قرار نہیں دے سکتے اس کے باوجود کہ پورے ملک میں نئے صنعتی مراکز قائم ہوتے رہے۔

صنعتی پیداوار کا شاریہ Index of Industrial Production (IIP)

صنعتی پیداواری اشاریہ کے اعداد و شمار یا IIP عام طور پر معیشت کے مختلف شعبوں میں مصنوعات کی تیاری کو ظاہر کرنے والا اشاریہ کہلاتا ہے۔ آئی آئی پی جائزہ لینے کی مدت عام طور پر ایک مہینہ میں صنعتی پیداوار کی پیمائش کرتا ہے بجائے ریفرنس کی مدت کے۔ معیشت کے مصنوعاتی شعبہ میں IIP ایک اہم اظہاریہ ہے۔

صنعتی پیداوار کا اشاریہ IIP صنعت کے تین اجزاء پر مشتمل ہے جو یہ ہے: کانکنی، مصنوعات اور بجلی۔ IIP کی اس طرح بھی زمرہ بندی کی جاسکتی ہے جیسے استعمال کی بنیاد پر درجہ بندی، IIP کا بنیادی سال جو 05-2004 تھا اسے 2017 میں تبدیل کر کے 12-2011 کر دیا گیا۔

ہندوستان میں صنعتی ترقی کا طرز Pattern of Industrial Development in India

ہندوستان میں صنعتی ترقی کے طرز کا تعین مملکت کی جانب سے اس وقت کیا گیا جب انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔ برطانیہ نے ہندوستان کو سستے خام مال کا ذریعہ اور تیار شدہ اشیاء کی فروخت کے لئے ایک بڑے بازار کے طور پر استعمال کیا' اس نے کبھی بھی بنیادی سہولتوں کی ترقی اور فراہمی پر توجہ نہیں دی۔ آزادی کے حصول کے بعد ہندوستان نے فوری طور پر اشیائے اصل کی ضرورت محسوس کی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اشیائے اصل کی صنعتوں کو تیز رفتار ترقی دی جائے۔ ہندوستان میں صنعتی ترقی کی اہم خصوصیت عوامی شعبہ کی تیز رفتار ترقی رہی ہے۔ یہ شعبہ عوامی افادیت کی خدمات جیسے ریلوے' سڑک حمل ونقل' مواصلات' بجلی اور آب پاشی پراجیکٹ' مرکز اور ریاستی حکومت کے تحت محکمہ جاتی کمپنیاں بشمول دفاعی پیداوار کی اکائیاں اور کئی دوسرے صنعتی تجارتی ادارے جو مکمل طور پر مرکزی حکومت کی مدد کے تحت ہیں' پر مشتمل ہے۔ عوامی شعبہ' قومی آمدنی میں 1/5 حصہ صنعتی شعبہ سے ادا کررہا ہے۔ اور اس کی جانب سے حاصل کی جانے والی فاصلات حکومت کے غیر محصول آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔ عوامی شعبہ بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

ہندوستان میں 1951ء سے پنچسالہ منصوبوں کے آغاز کے ساتھ ہندوستان کی صنعتی ترقی اور ساتھ ہی ساتھ زرعی ترقی کے حق میں تناظری تبدیلی ناگزیر تھی۔ زراعت پر مبنی صنعتوں کی ترقی' دیہی صنعتیں اور چھوٹے پیمانے کی اکائیاں صنعتی پیداوار کی ترقی کے عمل کا اہم حصہ بنیں۔

ہندوستان میں پنچسالہ منصوبوں کے دوران صنعتی ترقی

Industrial Development during the Five Years Plans in India

ہندوستان میں صنعتی شعبہ کی ترقی اور حقیقی نمو پنچسالہ منصوبوں کے دوران شروع ہوا۔

پہلا پنچسالہ منصوبہ (56-1951): پہلے پنچسالہ منصوبہ میں زراعت پر زور دیا گیا۔ اس لئے نئی صنعتوں کا قیام اور موجودہ صنعتوں پر بھرپور توجہ نہیں دی گئی۔ کاٹن' وولن' جوٹ پارچہ جات' سمنٹ' نیوز پیپرس' کاغذ' ادویات' پینٹ' شکر' ڈالڈا' کیمیکل اور انجینئرنگ اشیاء اور حمل ونقل کے آلات کی ترقی کا عمل جاری رہا۔

دوسرا پنچسالہ منصوبہ (61-1956): اس منصوبہ میں بھاری صنعتوں پر توجہ دی گئی۔ جن صنعتوں کو زیادہ اہمیت دی گئی ان میں لوہے اور فولاد' بھاری انجینئرنگ' لگنائٹ پراجیکٹ اور کیڑے مار ادویات وغیرہ۔ نئے قائم کردہ پلانٹ بھلائی' رورکیلا اور درگاپور میں واقع ہیں۔

تیسرا پنچسالہ منصوبہ (66-1961): اس منصوبہ میں بنیادی صنعتوں کے پھیلاؤ پر زور دیا گیا جیسے لوہے اور فولاد' ایندھن اور مشین بلڈنگ وغیرہ۔ رانچی مشین آلات اور تین HMT اکائیاں قائم کی گئیں۔ مشین بلڈنگ' ریل کا انجن اور ریلوے کوچ کی تیاری' جہاز رانی' ایرکرافٹ کی تیاری' کیمیکل ڈرگس اور جراثیم کش ادویات کی صنعتیں بھی مسلسل ترقی حاصل کی۔

سالانہ منصوبے (69-1966): 1966 سے 1969 تک کی مدت سالانہ منصوبوں کا دور تھا۔ سالانہ منصوبوں کے دوران صنعتی پیداوار میں کوئی قابل لحاظ اضافہ نہیں ہوسکا۔

چوتھا پنچسالہ منصوبہ (74-1969): اس منصوبہ کے دوران زرعی بنیاد پر مبنی صنعتیں جیسے شکر' کاٹن' جوٹ' ڈالڈا' دھان بنیاد' کیمیکل کی صنعتیں وغیرہ پر زور دیا گیا اس منصوبہ میں المونیم خودکار محرک مشینیں اور الکٹرانک اشیاء' مشینی آلات' ٹراکٹرس اور مخصوص اسٹیل پر زور دیا گیا اور

صنعتوں کے انتشار کے عمل کو تیزی سے بہتر کرنے کی کوشش کی گئی۔

پانچواں پنچسالہ منصوبہ (79-1974): اس منصوبہ میں اہم توجہ تیز رفتار اسٹیل پلانٹس کی ترقی اور برآمدات سے متعلق اشیاء اور زیادہ استعمال کی جانے والی اشیاء پر زور دیا گیا۔ اسٹیل پلانٹس' سیلم' وجئے نگر اور وشاکھا پٹنم میں زائد صلاحیت کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ Steel Authority of India (SAIL) کو قائم کیا گیا۔ مزید دواؤں کی تیاری' خالص تیل' کیمیائی کھاد اور بھاری انجینئرنگ صنعتوں نے مسلسل ترقی کی۔

چھٹا پنچسالہ منصوبہ (85-1980): چھٹے پنچسالہ منصوبہ میں بین الاقوامی اور مقامی بازاروں میں استعمال کی جانے ولی اشیاء پر زور دیا گیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے صنعتیں جیسے الموینیم' خودکار محرک مشینیں' الکٹرک آلات' وغیرہ کو ترجیح دی گئی۔ مختلف صنعتوں جیسے تجارتی گاڑیاں' ڈرگس' TV' آٹوموبائل' سمنٹ' کوئلہ' جوٹ' غیر آہنی دھات' پارچہ جات' ریلوے ویاگن' شکر کی صنعت وغیرہ میں پیداوار کے نشانے حاصل کئے گئے۔

ساتواں پنچسالہ منصوبہ (90-1985): اس منصوبہ میں ہائی ٹیک' اور الکٹرانک صنعتوں پر توجہ دی گئی۔ اس منصوبہ کا اہم کام صنعتوں کے انتشار پر قابو پانا بھی تھا۔ خود روزگار' مقامی وسائل کا بہتر استعمال اور مناسب ترتیب پر زور دیا گیا۔

آٹھواں پنچسالہ منصوبہ (97-1992): 1990 سے 1992 تک سالانہ منصوبے روبعمل لائے گئے۔ حکومت ہند کی جانب سے صنعتی پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی گئیں' جس کو 1991 سے شروع کیا گیا جو آزادیانہ کی پالیسی بین قومی سرمایہ کاری کی خاطر اختیار کی گئی۔ اس کے علاوہ علاقائی عدم توازن کو دور کرنے اور چھوٹے پیمانے اور نہایت ہی چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں روزگار نمو میں اضافہ پر زور دیا گیا۔

نواں پنچسالہ منصوبہ (2002-1997): اس منصوبے میں جن صنعتوں کو اہمیت دی گئی وہ یہ ہیں' سمنٹ' کوئلہ' خام تیل' اشیائے صارفین' بجلی اور بنیادی سہولتیں' ریفائنری (Refinery) اور معیاری اسٹیل پیداوار وغیرہ۔

دسواں پنچسالہ منصوبہ (2007-2002): اس منصوبے میں جن امور کو اہمیت دی گئی وہ یہ ہیں: (i) جدیدیت' ٹکنالوجی کو بڑھاوا دینا اور تبادلہ کی لاگتوں میں کمی اور برآمدات میں اضافہ کرنا۔ (ii) برآمدات میں اضافہ کرنا اور عالمی مسابقت میں اضافہ کرنا۔ (iii) علاقائی متوازن ترقی کا حصول۔

گیارہواں پنچسالہ منصوبہ (2012-2007): اس منصوبہ میں شمولیت نمو کو اہمیت دی گئی اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی سہولیات' صنعتیں اور روزگار کو بھی اہمیت دی گئی۔ اس منصوبے میں اس بات کو قبول کیا گیا کہ تیز رفتار صنعتی ترقی کے حصول سے غربت میں کمی اور روزگار میں اضافہ اور لازمی خدمات جیسے صحت اور تعلیم کو معاشرے کے تمام طبقات تک پہنچایا جائے۔ اس منصوبے میں صنعتی ترقی 8 فیصد رہی بمقابلہ متوقع ترقی 10 تا 11 فیصد شرح کے۔

بارہواں پنچ سالہ منصوبہ (2017-2012): اس منصوبے میں منصوبہ بندی کمیشن نے شمولیت پر مبنی نمو پر زور دیا اور یہ توقع کی گئی کہ ترقی پذیر ہندوستان میں مصنوعات کی تیاری کا شعبہ روزگار پیدا کرے گا۔ اور صنعت اونچائی تک پہنچ سکے گی۔ منصوبہ بندی کمیشن نے واضح کیا کہ اس مفید صنعت اور اشیاء کی تیاری سے متعلق سرگرمیاں انجام دینا ہے اور اس منصوبے کے دوران 11 فیصد ترقی حاصل کی جائے گی۔

بمقابلہ گیارہویں پنچسالہ منصوبہ کے جس میں یہ 8 فیصد رکھا گیا تھا۔

نیتی آیوگ **National Institution for Transforming India (NITI Aayog)** : ہندوستان کے منصوبہ بندی کمیشن نے ملک کی معاشی ترقی کے لئے پنچسالہ منصوبوں کی سرپرستی کی ہے۔ تاہم 2014 میں 65 سال پرانا منصوبہ بندی کمیشن کو تحلیل کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک مرکز دانشوران نیتی آیوگ نے لے لی۔

ہندوستان میں بڑی صنعتیں Major Industries in India

پارچہ جات کی صنعت: ہندوستان میں پارچہ جات ایک روایتی صنعت ہے جو زراعت کے بعد بڑے پیمانے پر ہنر منداور غیر ہنر مندافراد کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ پارچہ جات کی صنعت یا کپڑے کی صنعت ایک ایسی صنعت ہے جو ہندوستان میں بہت زیادہ روزگار فراہم کرتی ہے۔

شکر کی صنعت: گنا ایک اہم تجارتی فصل ہے جو ہندوستان کے 5.0 ملین ہیکٹر رقبہ پر اگایا جاتا ہے۔

سمنٹ کی صنعت: 2019 میں ہندوستان سمنٹ کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ عالمی پیداوار کا 8 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ جملہ پیداوار میں 98 فیصد حصہ خانگی شعبہ کا ہے اور بقیہ حصہ عوامی شعبہ۔ ہندوستان میں 20 بڑی کمپنیاں جملہ سمنٹ کی پیداوار کا 70 فیصد حصہ پیدا کرتی ہیں۔ ملک میں 210 سمنٹ کے بڑے پلانٹ ہیں۔ اور اس میں سے 77 پلانٹ آندھرا پردیش، راجستھان اور ٹامل ناڈو میں قائم ہیں۔

لوہے اور فولاد کی صنعت: ہندوستانی صنعتوں میں لوہے اور فولاد کی صنعت بہت اہم صنعت ہے۔ یہ ایک مددگار صنعت ہے اس کی پیداوار دوسری صنعتوں میں خام مال کا کام انجام دیتی ہے۔ 19-2018 میں ہندوستان لوہے اور فولاد کی پیداوار میں چین کے بعد دوسرا بڑا ملک رہا ہے۔ خام گھریلو پیداوار میں اس کا حصہ 2 فیصد ہے اور صنعتی پیداوار میں اس کا حصہ 6.2 فیصد ہے۔

ہندوستانی دواسازی کی صنعت: ہندوستان عام استعمال میں آنے والی دوائیں عالمی سطح پر فراہم کرنے والا ملک ہے۔ ہندوستانی دواساز شعبہ کی صنعت مختلف قسم کے Vaccines کی 50 فیصد عالمی طلب کو پورا کرتی ہے۔ 2019 کے مالیاتی سال میں ہندوستان کی دواؤں کی برآمدات 19.14 بلین ڈالر رہی۔ دواسازی سے متعلق برآمدات میں بڑی مقدار میں ادویات، درمیانی مرکبات، دواؤں کے فارمولے جینیاتی، Ayush جڑی بوٹیوں سے بنی ادویات اور سرجیکل (جراحی) سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔

کانکنی کی صنعت: ہندوستان دنیا کی کچدھات کا 8 فیصد ذخائر رکھتا ہے۔ 19-2018 میں ہندوستان دوسرا بڑا خام اسٹیل پیدا کرنے والا ملک رہا۔ جس کی پیداوار 111.2 ملین ٹن تھی۔ وزارت کانکنی کے مطابق 18-2017 میں ہندوستان ساتواں بڑا خام المونیم (Bauxite) کا ذخیرہ رکھتا ہے۔

ہندوستانی آٹوموبائیل صنعت: آٹوموبائیل صنعت، بنیادی صنعتوں کے لئے ضرورت کے آلات تیار کرتی ہے۔ جیسے اسٹیل، غیر آہنی دھات، ریفائنری، پٹروکیمیکل، جہاز رانی، پارچہ صنعت، پلاسٹک، گلاس، ربڑ اصل آلات، یوجسٹک (نقل و حرکت)، کاغذ، سمنٹ وغیرہ۔

ہندوستانی تیل اور گیس کی صنعت: تیل اور گیس کا شعبہ ہندوستان کی آٹھ بنیادی صنعتوں میں شامل ہے اور معیشت کے دیگر تمام اہم حصوں کے لئے فیصلہ سازی کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

صنعتی پسماندگی Industrial Backwardness

صنعتی پسماندگی کا نتیجہ معاشی پسماندگی ہے۔ ملک میں صنعتی پسماندگی کی نشاندہی کے لئے 1968 میں پانڈے کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صنعتی پسماندگی کے علاقوں کی نشاندہی کے لئے کمیٹی نے چھ متغیرات کا استعمال کیا۔ وہ اس طرح ہیں: (a) فی کس آمدنی (b) کانکنی اور صنعتی وسائل سے حاصل ہونے والی فی کس آمدنی (c) صنعتوں میں نامزد کام کرنے والوں کی تعداد (d) صنعتوں میں فی کس بجلی کا صرف (e) آبادی کے سائز کے لحاظ سے سڑکوں کی لمبائی (f) علاقے کے مطابق سڑکوں کی لمبائی۔

صنعتی پالیسی قراردادیں Industrial Policy Resolutions

صنعتی پالیسی عوامی اور خانگی شعبہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔ صنعتی پالیسی چند اصول اور طریقے پیش کرتی ہے جو صنعتی سرگرمیوں کا طرز اور نمو کو چلاتے ہیں۔ اس میں بدلتی ہوئی صورتحال، تقاضوں اور پیشرفت کے امکانات کے مطابق ترمیم اور تدوین کی جاسکتی ہے۔

مقاصد: صنعتی پالیسی کے بڑے مقاصد یہ ہیں:

(i) تیز رفتار صنعتی ترقی

(ii) متوازن صنعتی ساخت

(iii) معاشی قوت کے ارتکاز کی روک تھام

(iv) متوازن علاقائی نمو

صنعتی پالیسی قرارداد 1948 (Industrial Policy Resolution 1948)

15/اگست 1947 کو آزادی حاصل کرنے کے بعد یہ خیال کیا گیا کہ صنعتی ترقی کے لئے نئی پالیسی مرتب کی جائے۔ تاکہ ترجیحی میدان طئے کیے جائیں اور آجروں کے ذہن سے موجودہ صنعتوں کے قومیانے کے سلسلہ میں پائے جانے والے شبہات کو دور کیا جاسکے۔ 1948 کی صنعتی پالیسی قرارداد اس وقت منظور کی گئی جب ہمارا دستور نافذ نہیں کیا گیا تھا اور کوئی قانونی فریم ورک نہیں تیار کیا گیا تھا۔ حکومت ہند نے 6/اپریل 1948 کو صنعتی پالیسی قرارداد کا اعلان کیا۔ جہاں صنعتی ترقی کے لئے عوامی اور خانگی دونوں شعبوں کو شامل کیا گیا اسطرح صنعتوں کو چار بڑے زمروں میں تقسیم کیا گیا۔

صنعتی پالیسی قرارداد 1956 (Industrial Policy Resolution 1956)

1948 کی صنعتی پالیسی کے مختصر عرصے میں معاشی اور سیاسی شعبے میں کچھ اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں جن میں صنعتی پالیسی میں بھی تبدیلی لانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈسمبر 1954 میں پارلیمنٹ نے اشترا کی طرز کا سماج کے قیام کو اختیار کیا۔ نئی صنعتی پالیسی کا 30/اپریل 1956 کو اعلان کیا گیا۔ 1956 کی صنعتی پالیسی قرارداد کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1. **صنعتوں کی درجہ بندی:** صنعتوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا جو درج ذیل ہیں:

(i) زمرہ "A" میں سترہ صنعتیں رکھی گئیں اور نئی صنعتی اکائیاں جو خانگی شعبے میں قائم کی گئیں ان کو منظوری دے دی گئی۔ لیکن یہ

اب صرف حکومت کے تحت قائم کی جائیں گی۔

(ii) زمرہ "B" میں بارہ صنعتیں شامل کی گئیں۔ جن میں کانکنی صنعتیں، الومینیم، غیر آہنی صنعتیں جو زمرہ "A" میں شامل نہیں کی گئیں۔

(iii) زمرہ "C" میں باقی تمام صنعتوں کو شامل کیا گیا جس کی مستقبل میں ترقی کے لئے اور ان کو شروع کرنے اور ان میں کاروبار کرنے کے لئے خانگی شعبہ کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

صنعتی پالیسی قرارداد 1977 (Industrial Policy Resolution 1977)

مارچ 1977 میں جنتا پارٹی اقتدار پر آئی اور 23 ر ڈسمبر 1977 کو جنتا گورنمنٹ نے ایک نئی صنعتی پالیسی پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ اس نئی پالیسی کے تحت چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا۔ (a) گھریلو اور خانہ داری صنعتیں۔ (b) چھوٹی اکائیاں جن میں ایک لاکھ سے کم سرمایہ کاری کی جائے۔ (c) چھوٹے پیمانے کی اکائیاں دس لاکھ روپے سرمایہ کاری کے ساتھ۔

صنعتی پالیسی قرارداد 1980 (Industrial Policy Resolution 1980)

1980 میں کانگریس پارٹی کو دوبارہ اقتدار حاصل ہوا تو اس نے 1956 کی صنعتی پالیسی بنانے پر زور دیا اور 25 ر جولائی 1980 کو نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ 1980 کی صنعتی پالیسی عملی و منفعت پسندانہ نقطہ نظر کو اختیار کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کے اقدامات پر زور دیتی ہے۔ لیکن خانگی شعبہ میں معاشی قوت کے ارتکاز کو کم کرنے کے پالیسی اقدامات اور دیگر مسائل کو نظرانداز کرتی ہے۔ یہ بہت حد تک اصل عمیق طریقہ ترقی کو پسند کرتی ہے اس لئے بڑے پیمانہ کے آزادیانہ کے مختلف اقدامات کی کوشش کرتی ہے۔ یہ روزگار کے مقصد کو کم اہمیت دیتی ہے۔ یہ پالیسی بیان کرتی ہے کہ ایسی صنعتی اکائیاں جو بدنظمی کی وجہ سے بیمار ہوگئی ہیں ان کے ساتھ سختی کا معاملہ کیا جائے گا۔

صنعتی پالیسی قرارداد 1991 (Industrial Policy Resolution 1991)

حکومت نے 24 ر جولائی 1991 کو ایک نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ اس نئی پالیسی نے صنعتی معیشت کو ایک حقیقی طرز پر از سر نو منظم کیا۔ نئی پالیسی کے بڑے مقاصد پہلے سے تیار فائدوں کی تعمیر، پیدا ہونے والی کمزوریوں اور بگاڑ کی اصلاح، پیداواری اور فائدہ بخش روزگار میں قابل برقراری ترقی کو یقینی بنانا اور بین الاقوامی مسابقت کا حاصل ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے حکومت نے نئی صنعتی پالیسی میں حسب ذیل سلسلہ وار اقدامات کا اعلان کیا۔

1. **صنعتی لائسنسنگ کا خاتمہ:** معیشت کو آزاد کرنے کے اہم مقصد کے طور پر نئی صنعتی پالیسی نے سوائے چند صنعتوں کے جن کا تعلق سلامتی اور حکمت عملی کے معاملات اور سماجی وجوہات سے ہو کے علاوہ بلا لحاظ سرمایہ کاری کی سطح کے تمام لائسنسوں کے لزوم کا خاتمہ کر دیا۔ فبروری 1999 کی ترمیم کے مطابق اب صرف چھ (6) صنعتیں ایسی ہیں جن کے لائسنس ضروری ہیں۔ جو یہ ہیں: الکوہل، سگریٹ، نقصاندہ کیمیائی مادے، ڈرگس اور دواسازی، الکٹرانکس، خلائی اور دفاعی آلات اور صنعتی دھماکو اشیاء۔
2. **عوامی شعبہ کے رول کو کم کرنا:** 1956 سے عوامی شعبہ کے لئے محفوظ صنعتوں کی تعداد 17 تھی۔ اس تعداد کو گھٹا کر 3 کر دیا گیا۔ وہ یہ ہیں: (i) اسلحہ و گولہ بارود اور دفاعی آلات سے متعلق اشیاء (ii) ایٹمی توانائی (iii) ریلوے حمل و نقل۔
3. **MRTP Act 1969:** MRTP کمپنیوں اور MRTP غالب اکائیوں کے سلسلے میں اثاثہ جات کی حد کے خاتمہ کی خاطر قانون میں ترمیم کی گئی۔

ہندوستانی قومی مینوفیکچرنگ (اشیاء کی تیاری) پالیسی 2011 (NMP)

قومی مینوفیکچرنگ پالیسی کا نومبر 2011 میں اعلان کیا۔ جس کا مقصد ایک دہے میں GDP میں مینوفیکچرنگ شعبہ کا حصہ 25%اور 100 ملین روزگار پیدا کرنا ہے۔ یہ پالیسی ریاست کے ساتھ شراکت میں صنعتی نمو کے اصول پر مبنی ہے۔ مرکزی حکومت مناسب مالیاتی آلات کے ذریعہ بنیادی سہولیات کی ترقی اور عوامی خانگی شراکت داری (PPP) کی بنیاد کو قابل بنانے کی پالیسی کا فریم ورک تشکیل دے گی اور ریاستی حکومت کو پالیسی میں فراہم کردہ آلات کو اپنانے کی ترغیب دی جائے گی۔ محکمہ نے مرکزی حکومت کے متعلقہ ایجنسیوں اور ریاست کے ساتھ مشاورت سے اس پالیسی پر عمل درآمد شروع کیا ہے۔

نئی معاشی اصلاحات کا ظہور The Emergence of New Reforms

1991 میں حکومت ہند نے معاشی اصلاحات کو متعارف کروایا جس کا مقصد نئی آزاد پالیسی اور تیز رفتار معاشی نمو کا حصول ہے۔ اصلاحاتی عمل کے مقاصد یہ تھے: (a) نمو کی شرح میں تیز رفتار اضافہ۔ (b) روزگار میں اضافہ یہاں تک کہ مکمل روزگار کی سطح حاصل ہوجائے۔ (c) غربت کے اثر کو کم کرنا۔ (d) سماج کے نچلے اور غریب طبقہ کو ایک بہتر لائحہ عمل کے ذریعہ مساوات فراہم کرنا۔ (e) علاقائی عدم مساوات کو کم کرنا۔ یعنی امیر اور غریب ریاستوں کے درمیان خلا کو ختم کرنا۔ (f) توازن ادائیگی میں بہتری لانا۔

آزادیانہ، خانگیانہ اور عالمیانہ Liberalization, Privatization and Globalization (LPG)

معاشی اصلاحات کے اہم خصوصیات یہ ہیں: (i) آزادیانہ (ii) خانگیانہ (iii) عالمیانہ۔ انہیں عام طور پر LPG سے جانا جاتا ہے۔

I. آزادیانہ Liberalisation

نئی صنعتی پالیسی نے صنعتی شعبہ میں غیر ضروری قواعد وضوابط اور کنٹرول کو ختم کرنے کے لئے کئی آزادیانہ اقدامات متعارف کروائے۔ آزادیانہ سے مراد تجارت اور صنعت میں پائے جانے والے تحدیدات کو ختم کرنا ہے۔ آزادیانہ کا اہم مقصد صنعتی شعبہ کو غیر ضروری نوکرشاہی کے کنٹرول سے باہر نکالنا تھا۔

آزادیانہ پالیسی کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

1. **صنعتی لائسنسنگ کا خاتمہ:** 1991 کی نئی صنعتی پالیسی نے تمام صنعتوں سے لائسنس کے لزوم کا خاتمہ کردیا سوائے 18 ایسی صنعتوں کے جن کا تعلق سلامتی اور حکمت عملی سے ہے ان میں نقصان دہ کیمیائی مادے کی تیاری کرنے والی اور ایسی صنعتیں جن کا تعلق ماحولیاتی آلودگی سے ہے، شامل ہے۔
2. **تحدیدات کا خاتمہ:** تمام صنعتیں سوائے ان 18 کے بغیر کسی رکاوٹ کے قائم کی جاسکتی ہیں اور ان کے حصص فروخت کئے جاسکتے ہیں۔ یہ صنعتیں اپنی تجارت کو پھیلاسکتی ہیں نئی اشیاء پیدا کرسکتی ہیں اس کے لئے انہیں لائسنس حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
3. **MRTP تحدیدات میں نرمی:** MRTP قانون کا مقصد اجارہ داری کا کنٹرول ہے تاکہ معاشی قوت کے ارتکاز کو ختم کیا جائے ساتھ ہی اس کا مقصد غیر شفاف تجارتی عمل سے روکنا بھی ہے تاکہ صارف کے مفادات کی حفاظت کی جاسکے۔ ان نئی اصلاحات کے متعارف ہونے سے پہلے MRTP قانون کے تحت صنعتوں پر کئی ایک تحدیدات عائد تھیں جیسے 100 کروڑ روپیوں یا اس سے زائد کی

سرمایہ کاری۔ انہیں کسی بھی سرمایہ کاری کے فیصلے کے لئے قبل از داخلہ جائزہ سے گذرنا پڑتا تھا۔ ان پابندیوں کو آزادیانہ پالیسی کے ذریعہ ختم کیا گیا۔ MRTP قانون کی جگہ اس مسابقتی قانون 2002 نے لے لی جو 2009 سے نافذ ہوا۔ مسابقتی قانون کے تحت تمام مخالف مسابقتی سرگرمیوں پر روک لگاتا ہے اور غلبہ کے غلط استعمال پر پابندی لگاتا ہے' وسیع پیمانے پر صارفین کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے اس کا مقصد بازار میں مسابقت کو ترقی دینا اور اس کو برقرار رکھنا ہے۔

4. **بیرونی سرمایہ کاری:** 1991 کی اصلاحات نے بیرونی سرمایہ کاری کے لئے بے شمار طریقہ کار کی رکاوٹوں کو کم کیا۔ اعلیٰ ترجیحی صنعتوں میں راست بیرونی سرمایہ کاری کو فیصد تک منظوری دی گئی۔ آزادیانہ کے اقدامات نے چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں پر سرمایہ کاری کی حد کو بڑھادیا۔ صنعتوں کو بھی آسان طریقہ کار کے ساتھ بیرونی ممالک سے سرمایہ کاری بڑھانے کی اجازت دی گئی تھی۔

5. **بیرونی ٹکنالوجی:** ہندوستانی صنعتوں کو خاص طور پر اعلیٰ ترجیحی صنعتوں کے معاملے میں غیر ملکی ٹکنالوجی کے سلسلہ میں خودکار منظوری فراہم کی گئی تھی۔ غیر ملکی ٹکنیشنس اور ماہرین کی خدمات حاصل کرنے اور ہر ملک میں ترقی دی گئی۔ ٹکنالوجی کی بیرونی جانچ کے لئے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ان تمام اقدامات نے صنعتی شعبہ کی کارکردگی کو بہتر بنایا اور گھریلو صنعتوں کو بیرونی ممالک کی صنعتوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا گیا۔

II. خانگیانہ Privatization

خانگیانہ سے مراد سرکاری یا عوامی شعبہ کے تجارتی اداروں میں خانگی ملکیت کا تعارف کروانا ہے۔ معاشی اصلاحات کے دوران متعارف کروائے جانے والے خانگیانہ کے اقدامات سے عوامی شعبہ کے لیے خصوصی طور پر مختص صنعتوں کی تعداد کو 17 سے کم کر کے 8 کردیا گیا۔ حکومت کے تحت شامل عوامی شعبہ کے کاروباری اداروں کو خانگی شراکت بڑھانے کے لیے فروخت کیا گیا تھا۔ انتظامیہ کی کارکردگی' ناکافی اختراعات' تحقیق وترقی کے فقدان اور سرمایہ کاری کی کمی کی وجہ سے بہت سارے عوامی شعبہ کی اکائیوں کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ خانگیانہ کے اقدامات نے جدید ٹکنالوجی کے استعمال کو قابل بنایا اور خدمات کے معیار کو بہتر بنایا اور وسائل کے موثر استعمال کا باعث بنایا۔

ہندوستان میں متعارف کیے گئے خانگیانہ کے مختلف اقدامات میں شامل ہیں:

1. غیر قومیانہ کاری کے ذریعہ عوامی شعبہ کی اکائیوں کی ملکیت کی مکمل یا جزوی طور پر خانگی ہاتھوں کے منتقل کرنا۔
2. سرمایہ نکاسی پالیسی کے ذریعہ تمام اختیارات خانگی شعبہ کو منتقل کرنا۔
3. ایسے علاقوں کو کھول دیا گیا جو خصوصی طور پر عوامی شعبہ کے مختص تھے۔
4. استحقاق' معاہدوں اور لیز (Lease) کے ذریعہ انتظامیہ کو خانگی شعبہ کے حوالے کرنا۔
5. عوامی شعبہ کی وسعت کو محدود کردیا گیا۔

ہندوستان میں خانگیانہ کی لہر' جو 1991 میں معاشی اصلاحات کا ایک حصہ تھی' نے خانگی شعبہ کے کردار میں اضافہ کیا اور عوامی شعبہ کو ترجیحی شعبہ تک محدود کردیا جس میں شامل ہیں:

1. مادی اور سماجی بنیادی سہولیات 2. کانکنی اور تیل کی تلاش 3. ایسی اشیا کی تیاری جو حکمت عملی اور

سلامتی کے اعتبار سے اہمیت کی حامل ہے جیسے دفاعی آلات کی تیاری۔ 4. ایسی ٹکنالوجی میں سرمایہ کاری جس کے لیے بڑے پیمانہ پر سرمایہ کی ضرورت ہو اور جہاں خانگی شعبہ کی سرمایہ کاری کا فقدان ہے۔

خانگیانہ کے اقدامات مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر 1991 میں معاشی اصلاحات کے ایک حصہ کے طور پر ہندوستان میں متعارف کروائے گئے تھے۔

1. **حکومت کے بوجھ کو کم کرنا:** ہندوستان میں عوامی شعبہ کی کمپنیوں نے صنعتی نمو کی بنیاد رکھی، کئی عوامی شعبہ کی کمپنیاں مسلسل نقصانات میں رہی جس کی وجہ سے ان پراجکٹس کو مکمل نہیں کیا گیا اور یہ اس کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوا۔ مزدوروں کے مفادات کی خاطر کئی کمپنیوں کو چلایا گیا۔ خانگیانے نے حکومت کے اس بوجھ کو کم کیا اور وسائل کے تناؤ کو کم کیا۔
2. **کارکردگی میں اضافہ:** غیر کارکرد انتظامیہ، شفافیت کا فقدان اور رشوت ستانی کے عمل کی وجہ سے بہت سی عوامی شعبہ کی کمپنیاں اپنی بقا کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔ ناقص صنعتی تعلقات اور حد سے زیادہ مزدوروں کے استعمال نے پیداواری کو کم کر دیا جس کی وجہ سے یہ اکائیاں نقصان میں رہیں۔ ان اقدامات سے ان مسائل سے نجات حاصل ہوئی اور عوامی شعبہ کی اکائیوں کو زیادہ سے زیادہ پیداواری صلاحیت حاصل کرنے میں مدد ملی۔
3. **سرمایہ کاری کے مواقعوں میں اضافہ:** خانگیانہ نے انتظامیہ کی بے ضابطگیوں کو کم کرنے اور سرکاری شعبہ کے بہت سی اکائیوں کی معاشی حیثیت میں اضافہ کرنے میں مدد کی۔ اس سے آمدنی میں اضافہ ہوا جس سے سرمایہ کرای کو راغب کیا گیا۔
4. **انفرانسٹرکچر کی ترقی کو سہولت بخشنا:** صنعتوں کو خانگیانہ کے نتیجہ میں صنعتوں کی ترقی جدید طرز پر ہوئی۔ خانگی کاروبار نے مسابقتی اشیا اور خدمات کی فراہمی کے لیے بنیادی سہولتوں میں بہتری کی راہیں ہموار کی۔
5. **غیر ضروری نوکر شاہی مداخلت کو کم کرنا:** خانگیانہ کی وجہ سے حکومت کی انتظامیہ میں غیر ضروری مداخلت کو کم کیا گیا اور خانگی کاروباری اداروں کو انتظامیہ چلانے کے لئے خود مختار بنایا گیا۔ اس سے ان کی صلاحیت اور آمدنی میں اضافہ ہوا۔ تحدیدات کے خاتمہ نے رشوت خوری کو کم کرتے ہوئے پیداواری میں اضافہ کیا۔

سرمایہ نکاسی Disinvestment

حکومت ہند کے خانگیانہ کے اقدامات کے ایک حصہ کے طور پر اختیار کی گئی سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ سرمایہ نکاسی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ حکومت عوامی شعبہ کو مکمل یا اس کا ایک حصہ خانگی شعبہ کو فروخت کر دیتی ہے۔ حکومت کی سرمایہ نکاسی پالیسیاں اس کو بھاری آمدنی میں اضافہ کا اہل بناتی ہے جس سے اس کے مالی خسارہ کو مالیہ فراہم ہو سکے۔ خانگی شراکت کو لاکر حکومت سرمایہ نکاسی پالیسیوں کے ذریعہ عوامی شعبہ کی اکائیوں کی کارکردگی میں بہتری پیدا کرنے اور پیداواری لاگت کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس طرح جدید ٹکنالوجی تک رسائی کے قابل اور اشیاء اور خدمات کے معیار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ابتدائی عوامی پیشکش (IPO) کے ذریعہ چلر فروش سرمایہ کاروں میں عوامی ایکویٹیز (Equities) جاری کر کے سرمایہ نکاسی کی جا سکتی ہے۔

عالمیانہ Globalization

عالمیانہ سے مراد عالمی معیشت کے ساتھ گھریلو معیشت کا انضمام ہے جس کا مقصد اشیاء، خدمات، عوام، خیالات اور ٹکنالوجی وغیرہ کی

آزادانہ نقل وحرکت ہے۔اس کا مطلب معیشت کو بین الاقوامی مسابقت کے لئے کھول دینا ہے۔

عالمیانہ کے اقدامات اور اہم خصوصیات جو 1991 میں کیئے گئے تھے وہ یہ ہیں:

1. **تجارتی رکاوٹوں میں کمی:** ممالک کے درمیان تجارتی رکاوٹوں کو ختم کر کے اشیاء اور خدمات کے آزادانہ بہاؤ کو ممکن بنایا گیا۔ عالمیانہ کے اقدامات کو متعارف کر کے تحدیدات کو کم کیا گیا۔ میانہ سے ایسا ماحول پیدا کیا گیا جو ہندوستان اور دیگر ممالک کے درمیان اشیاء اور خدمات کا سہل تبادلہ کر سکے۔

2. **راست بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینا:** عالمیانہ کے تعارف کے ساتھ بہت ساری ہندوستانی صنعتوں کو راست بیرونی سرمایہ کاری کے لئے کھول دیا گیا۔ بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے ہندوستان بہترین سرمایہ کاری کا مقام ہے کیونکہ یہاں پیداواری لاگت کم ہے اور مزدوروں کے وسائل سستی قیمت پر دستیاب ہیں اور بیرونی ممالک کے بینکوں سے مسابقت کی وجہ سے بینکوں کی کارکردگی میں بہتری آئی ہے۔غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے والا بورڈ (FIPB) ہندوستان میں راست بیرونی سرمایہ کاری کی سہولت کے لئے تشکیل دیا گیا۔

3. **کارکردگی کی حوصلہ افزائی کرنا:** عالمیانہ گھریلو صنعتوں کو عالمی سطح پر مسابقت کا سامنا کرنے کے لئے زیادہ مسابقتی اور موثر بننے کی ترغیب دیتا ہے۔گھریلو صنعتوں کو غیر ملکی پیداکاروں کی سستی اور اعلیٰ معیار کی اشیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے کم قیمت پر معیاری سامان تیار کرنا پڑا۔

4. **ٹکنالوجی کا پھیلاؤ:** عالمیانہ نے ہندوستان کو عالمی ٹکنالوجی تک رسائی حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔جس سے علم کے پھیلاؤ میں تیزی آئی۔ ہندوستان نے تحقیق اور ترقی پر زیادہ سرمایہ کاری کئے بغیر ترقی یافتہ ممالک کی ٹکنالوجی کو استعمال کر سکا۔

ہندوستان میں معاشی اصلاحات کی اہم جھلکیاں

Major Highlights of the Economic Reforms in India

(i) اصلاحات کی مدت کے دوران خدمت کے شعبہ میں اضافہ ہوا جب کہ زراعت کے شعبہ میں کمی دیکھی گئی اور صنعتی شعبہ میں اتار چڑھاؤ دیکھنے کو ملا۔

(ii) ہندوستانی معیشت میں اصلاحات کے آغاز سے راست بیرونی سرمایہ کاری (FDI) اور زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

(iii) اس غیر ملکی سرمایہ کاری میں غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاری اور براہ راست سرمایہ کاری شامل ہیں۔

(iv) اصلاحات کے دوران ہندوستان انجینئرنگ اشیاء، آٹو پارٹس، IT سافٹ ویئر، پارچہ جات کا کامیاب برآمد کنندہ رہا ہے۔

(v) اصلاحات کے دوران قیمتوں میں اضافے کو بھی قابو میں رکھا گیا۔

استقاط زر (نوٹ بندی) Demonetization

استقاط زر یا نوٹ بندی ایک ایسی صورتحال ہے جہاں ملک کا مرکزی بینک (RBI) سرکاری سطح پر ادائیگی کے طور پر چند مالیتوں کے پرانے کرنسی نوٹ واپس لے لیتا ہے۔8 نومبر 2016 کو مرکزی حکومت نے اعلان کیا کہ موجودہ سب سے اونچی مالیت کی کرنسی (500 اور 1000 روپے) کی قانونی حیثیت کو ختم کر دیا گیا ہے۔حکومت نے 500 اور 2000 روپے کی نئی کرنسی کو بھی متعارف کروایا اور

لوگوں کو نقدی کے بغیر معیشت کی طرف بڑھنے کی تلقین کی گئی۔ اسقاط زر پر عمل ہندوستان میں پہلی بار متعارف نہیں کروایا گیا بلکہ 1936 میں 10,000 کی اعلیٰ مالیت کی کرنسی کو متعارف کروایا گیا تھا جس کی 1946 میں نوٹ بندی کردی گئی۔ اگرچیکہ اسے دوبارہ 1954 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ حتیٰ کہ ڈیجیٹل زر کو فروغ دینے کے نقطہ نظر سے بھی حکومت کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ جملہ کرنسی کا 86 فیصد گردش سے باہر رکھے' مزید مطالعے نے بتایا کہ بہت کم کالا دھن پکڑا گیا تھا۔

ریزرو بینک آف انڈیا نے 30 اگست 2017 کو اسقاط زر (نوٹ بندی) پر رپورٹ جاری کی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ممنوع قرار دی گئی کرنسی نوٹ کا 99 فیصد بینکنگ نظام میں واپس آ گیا۔

اشیاء اور خدمات ٹیکس G.S.T (Goods and Services Tax)

G.S.T (Goods and Services Tax) اشیاء و خدمات محصول جو یکم جولائی 2017ء کو ہندوستان میں لاگو کیا گیا۔ یعنی کہ تمام بالراست محاصل کو ہٹا کر ایک ہم قسم کا بالراست ٹیکس G.S.T لاگو کیا گیا۔ اس کے لاگو کرنے میں تقریباً 17 سال کا عرصہ لگا۔

سب سے پہلے ہندوستان کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے 2000 میں اس کی شروعات کی تھی۔

17 سال کے عرصہ کے بعد یکم جولائی 2017ء کو جی ایس ٹی لاگو کر دیا گیا دنیا میں 160 ممالک میں جی ایس ٹی لاگو کیا گیا ہے۔

G.S.T کی تاریخ:

جی ایس ٹی کا منصوبہ 2000ء میں ہندوستان کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے بنایا۔ اس کے بعد 2007ء میں یو پی اے حکومت فینانس منسٹر پی چدمبرم نے بجٹ 2010 سے جی ایس ٹی لاگو کرنے کا اشارہ دیا۔ یو پی اے اور این ڈی اے دونوں ہی حکومتیں اس کو لاگو کرنے کے لئے راضی تھیں لیکن کچھ وجوہات کی بناء اس وقت لاگو نہیں کیا گیا۔ 7 سال کے بعد گورنمنٹ اشیاء و خدمات پر ایک (Additional) اضافی ٹیکس لگانا چاہا لیکن اس کو رد کر دیا گیا۔ بالآخر یکم جولائی 2017ء کو جی ایس ٹی لاگو کیا گیا۔ 17 قسم کے بالراست محاصل کو ہٹا کر ایک ہی ٹیکس جی ایس ٹی لاگو کیا گیا تمام معیشت کے لئے ہر ریاست میں الگ الگ ٹیکس کی شرح نہیں بلکہ ہر ریاست میں جی ایس ٹی کی شرح یکساں ہوگی۔

تین چیزوں پر جی ایس ٹی لاگو نہیں کیا گیا۔

1. کسٹم ڈیوٹی 2. الکوہل 3. پٹرول

ہندوستان میں جی ایس ٹی کی شرح کے پانچ اقسام (Categories) ہیں۔

1. 0%: اشیائے ضروریات جو روز آنہ استعمال کئے جاتے ہیں ان پر 0% یعنی کوئی ٹیکس نہیں ہوگا جیسے گوشت، ترکاری، سندور، بندی، بندی، اخبارات، Bangles وغیرہ۔
2. 5% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء جیسے کافی، چائے، کریم، پنیر وغیرہ۔
3. 12% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء جیسے Chees، Butter، گھی، ڈرائی فروٹ، ٹوتھ پاوڈر، اگربتی، Packed Food وغیرہ۔
4. 18% جی ایس کے تحت Cornflakes، Pasta، کیک پیسٹری، Sauces، آئسکریم، Mineral Water،

Note Books، Tissues، Envelop وغیرہ۔

5. 28% جی ایس ٹی کے تحت اشیاء سارے (Luxury) اشیاء اور Branded اشیاء پر 28% ٹیکس لاگو کیا گیا۔

GST کے مقاصد (Objectives)

جی ایس ٹی کا مقصد تمام معیشت میں ایک ہی قسم کا ٹیکس لاگو کرنا ہے تاکہ (Common Market) کو ترقی دی جاسکے اور تجارت کو آسان بنایا جاسکے۔ جی ایس ٹی کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ (No Cascading Effect) یعنی کہ Tax پر دوبارہ کوئی Tax لاگو نہیں ہوگا۔ یعنی Tax کو قیمت میں شامل نہیں کیا جاتا۔

جی ایس ٹی کے انعقاد کے بعد اشیاء یعنی (Product) پر تین قسم کے Tax لاگو کئے گئے۔

1. C.G.S.T (Central Goods and Services Tax)
2. S.G.S.T (State Goods and Services Tax)
3. I.G.ST (Integrated Goods and Services Tax)

G.S.T

Intra Sate　　Inter State

(I.G.S.T)

(C.G.S.T)　(S.G.S.T)

جی ایس ٹی کے انعقاد کے بعد اشیاء یعنی (Product) پر تین قسم کے Tax ہوں گے۔ (C.G.S.T) جو مرکزی حکومت وصول کرے گی۔

(S.G.S.T) یہ ریاستی حکومت کے تحت چل رہے کام پر چارج کیا جائے گا۔

Integrated G.S.T (I.G.S.T) کے تحت (Business) تجارت دو الگ الگ ریاستوں کے درمیان ہوگی اس پر لگایا جائے گا۔ یہ ٹیکس مرکزی حکومت لے گی اور دونوں ریاستوں کو بانٹ دے گی یعنی اگر Tax 12% ہو تو ایک ریاست کو 6% اور دوسری ریاست کو 6%

G.S.T کے اثرات Effect of G.S.T

جی ایس ٹی کے انعقاد کے بعد کار خریدنا، گھر خریدنا آسان ہوگیا ہے کیونکہ اس سے پہلے خریدنے پر Service Tax اور VAT دونوں ادا کرنا پڑتا تھا لیکن جی ایس کے انعقاد کے بعد صرف جی ایس ٹی ہی ادا کرنا ہوگا۔

کمپنی یا فیکٹری کو بھی الگ الگ طرح کے ٹیکس بھرنا ہوتا تھا لیکن جی ایس ٹی لاگو ہونے کے بعد انہیں بھی صرف ایک ہی Tax ادا کرنا ہے۔ جس سے وقت اور پیسہ (Money) دونوں کی بچت ہوگی۔

Make In India

قوم کی تعمیر کے لئے بڑے پیمانے پر کئے جانے والے اقدامات کے ایک حصہ کے طور پر Make In India کو دسمبر 2014 میں شروع کیا گیا۔ Make In India ہندوستان کو عالمی ڈیزائن اور مینوفیکچرنگ کے مرکز میں تبدیل کرنے کے لئے وضع کیا گیا۔

اس پروگرام کے تحت کمپنیوں کو ہندوستان میں اپنے پلانٹ قائم کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس پروگرام کے تحت بیرونی کمپنیوں کے ساتھ ساتھ گھریلو کمپنیوں کو اپنے پلانٹ ہندوستان ہی میں قائم کرنے کی ترغیب دی گئی۔

مندرجہ ذیل شعبوں کو میک ان انڈیا میں شامل کیا گیا: (a) آٹوموبائل اور آٹو موبائل آلات۔ (b) کانکنی۔ (c) شہری ہوابازی۔ (d) تیل اور گیس۔ (e) حیاتی ٹکنالوجی۔ (f) ادویاتی سازی۔ (g) کیمیکل اور پیٹروکیمیکل۔ (h) بندرگاہیں اور جہاز رانی۔ (i) تعمیرات۔ (j) ریلوے۔ (k) دفاع۔ (l) قابل تجدید توانائی۔ (m) الکٹریکل مشنریز۔ (n) سڑک اور ہائی ویز۔ (o) الکٹرانک سسٹم۔ (p) خلا۔ (q) فوڈ پراسسنگ۔ (r) پارچہ جات اور گارمنٹس۔ (s) IT اور BPM۔ (t) تھرمل توانائی۔ (u) چمڑا۔ (v) سیاحت اور مہمان نوازی۔ (w) صحافت اور تفریح۔ (x) تندرسی (Wellness)

صنعتی مالیہ Industrial Finance

کسی بھی صنعت میں مالیہ لازمی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مالیہ کی درکار مقدار صنعتوں میں پیداواری سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اسی کو صنعتی مالیہ کہتے ہیں۔ صنعتی مالیہ ان اکائیوں میں مستقل اور کارکرد اصل کی شکل میں کام کرتا ہے۔ جس کو مختلف ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے

A. **داخلی خودکار سرمایہ:** ایک بہت اہم مقداری ذریعہ وہ ہے جو اکائی خود سے بچت کرتی ہے۔ یہ گھریلو، کاروباری یا حکومتی ہوسکتی ہے۔ عام طور پر گھریلو نہ صرف اپنی بچت سے سرمایہ کاری کرتے ہیں بلکہ اس میں فاضل بھی پایا جاتا ہے۔ جو دوسری اکائیوں کو بذریعہ مالیاتی ادارے جیسے بینکس، بازار اصل وغیرہ قرض فراہم کرتے ہیں۔

B. **Equity حصص، تمسکات اور بانڈز:** مستقل اثاثہ جات کے لئے مالیہ کا بہت بڑا حصہ مختلف قسم کے یا معمولی حصص، مجموعی یا غیر مجموعی ترجیحی حصص سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ حصص مختلف درجوں میں خطرات کے حامل ہوتے ہیں اور مختلف سرمایہ کاروں کے مزاج کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ اکثر صنعتی کمپنیاں طویل مدتی مالیہ تمسکات اور بانڈز کی اجرائی کے ذریعہ حاصل کرتی ہیں۔

C. **عوامی ضمانتیں:** ایک اور ذریعہ عوامی ضمانتیں ہوتی ہیں۔ یہ بھی ایک طرح کا آلہ قرض ہے جو زیادہ تر قلیل مدتی مالیہ فراہم کرتا ہے۔ اس نظام کے تحت لوگ اپنے زر کو بطور ضمانت کمپنیوں کے پاس چھ ماہ، سال، دو سال یا تین سال کے لئے محفوظ رکھتے ہیں اور ان ضمانتوں پر متعینہ سود حاصل کرتے ہیں۔

D. **بینکس سے قرضے:** تجارتی بینکس بھی قلیل مدتی مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ بینکس قرض حکومتی ضمانت اور کمپنیوں کے ذخیرہ کے مقابلہ میں فراہم کرتے ہیں۔ قرضے عام طور پر اوورڈرافٹ اور کیش کریڈٹ کی شکل میں ادا کرتے ہیں۔ تجارتی بینکس عام طور پر حصص کو خرید کر زر فراہم کرتے ہیں۔

E. **دیسی بینکرس:** نئے مالیاتی اداروں کے قیام کے باوجود دیسی بینکرس بھی چند بڑے پیمانہ کی صنعتوں کو مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ خاص طور پر کسی بھی دباؤ کے موقع پر قائم اصل اور کارکرد اصل کے لئے قرض فراہم کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل میں یہ ادارے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ مالیاتی اداروں کی عدم موجودگی کی صورت میں یہ صنعتیں دیسی بینکرس پر انحصار کرتی

ہے۔ یہ بینکس بھاری شرح سود عائد کرتے ہیں۔اس لئے مالیہ بہت مہنگا ہو جاتا ہے۔تاہم ان بینکوں کی اہمیت مالیہ کی فراہمی کے ذریعہ کی حیثیت سے چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے لئے گھٹتی جارہی ہے۔

F. **بیرونی اصل:** گھریلو مالیہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے بیرونی اصل کو صنعتی مالیہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو طویل مدتی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے۔اس کی کئی شکلیں ہیں جیسے بیرونی امداد یعنی (قرض رعایتی بنیادوں پر) بیرونی حکومتیں اور بیرونی ادارے حکومت کو قرض فراہم کرتے ہیں (جیسے ورلڈ بینک)۔ چند بیرونی کمپنیاں راست سرمایہ کاری کرتی ہیں یا ہندوستانی کمپنیوں سے اشتراک کرتی ہیں۔غیر مقیم ہندوستانی (NRIs) بھی ہندوستانی کمپنیوں سے اشتراک کر کے سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بیرونی بازار سے ہندوستانی کمپنیوں نے قرض کے حصول میں اضافہ کیا ہے۔

G. **ترقیاتی مالیاتی ادارے:** یہ ادارے حکومت کی مدد سے قائم کئے گئے ہیں جو صنعتی مالیہ کے خلاء کو پر کرتے ہیں جو منصوبہ بندی کا مقصد بھی ہے اور یہ ادارے بڑے اور چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ یہ ادارے نئی صنعتوں کے قیام اور مختلف ضرورتوں کے لئے بھاری مقدار میں مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ ادارے منصوبہ بند طریقہ سے مالیہ کے استعمال کی نگرانی کرتے اور یقینی بناتے ہیں۔اس طرح یہ جدید صنعتی ترقی کے منظر کے لئے مناسب ہوتے ہیں۔

ترقیاتی بینکس

(i) **ہندوستانی صنعتی ترقیاتی بینک (IDBI):** یہ بینک صنعتی ترقی کے لئے قرض اور دوسری سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ بینک Green field پراجیکٹس کے لئے طویل مدتی مالیہ فراہم کرتا ہے۔اس کے علاوہ جدیدیت' توسیع اور مختلف ضرورتوں کے لئے بھی مالیہ فراہم کرتا ہے اس نے مختلف پروڈکٹس کو ترتیب دیا ہے جیسے آلات کے لئے مالیہ' اثاثہ جات کے لئے قرض اور کارپوریٹ قرض تاکہ کارپوریٹ اداروں کی ضرورت کے لحاظ سے مالیہ فراہم کیا جائے۔

(ii) **ہندوستانی صنعتی مالیہ کارپوریشن (IFCI):** یہ کارپوریشن ہندوستانی صنعت کے مختلف شعبوں کو یکجا کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ پراجیکٹ مالیہ' مالیاتی خدمات اور کارپوریٹ اداروں کو مشیر کی خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔

(iii) **ہندوستانی صنعتی قرض اور سرمایہ کاری کارپوریشن (ICICI):** یہ بینک انضمام اور حصول کی مالی اعانت کے ذریعہ ہندوستانی صنعت کے مختلف شعبوں میں استحکام میں مدد فراہم کرنے کا کردار ادا کرتا ہے۔ ICICI کے گروپس' ٹھوک اور چلر دونوں جو مالی اعانت اور بینک کاری کا کام کرتے ہیں مئی 2002 سے ایک واحد کمپنی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

(iv) **ہندوستانی صنعتی سرمایہ کاری بینک (IIBI):** یہ بینک کئی قسم کی مالیاتی پراڈکٹ جیسے پراجیکٹ فینانس' قلیل مدتی غیر پراجیکٹ اثاثہ جات کو مالی اعانت اور کارکرد اصل' کمپنیوں کو دوسرے قلیل مدتی قرضے فراہم کرتا ہے۔

(v) **بنیادی سہولت ترقی فینانس کمپنی لمیٹڈ (IDFC):** IDFC لمیٹڈ کو 1997 میں تشکیل دیا گیا تھا اس کو ایسے مخصوص ادارے کی حیثیت دی گئی جو تجارتی لحاظ سے قابل عمل بنیادی سہولیات کے پراجیکٹس اور اختراعی پیداوار اور عمل کو خانگی سرمایہ کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔توانائی (بجلی)' مواصلات' انفارمیشن ٹکنالوجی' کل حمل ونقل' شہری بنیادی سہولیات اور غذا و زرعی تجارتی بنیادی سہولتیں فراہم کرنا اس ادارے کے کام کے میدان ہیں۔

(vi) **ہندوستانی چھوٹی صنعتوں کا ترقیاتی بینک (SIDBI)**: یہ بینک باز حالیہ بل کی دوبارہ منہائی فراہم کرتا ہے۔ بینکوں اور ریاستی سطح کے مالیاتی اداروں کے ذریعہ چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے شعبہ میں امداد اور قرض کی فراہمی کے وسائل کی معاونت کرتا ہے۔ یہ بینک چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں کے شعبوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کرنے کے لئے براہ راست مالیہ فراہم کرتا ہے۔ اس نے دیہی غریبوں کے لئے وسیع پیمانے پر حوصلہ افزائی کے اور ترقیاتی اقدامات کئے ہیں۔

مائیکرو تجارتی ادارے : ایک تجارتی ادارہ یا فرم اس وقت مائیکرو کہلاتی ہے جب پلانٹ، مشنری اور آلات پر کی جانے والی سرمایہ کاری 1 کروڑ اور جملہ کاروباری لین دین 5 کروڑ سے تجاوز نہ کرے۔

چھوٹے تجارتی ادارے : ایک چھوٹا تجارتی ادارہ یا فرم وہ ہے جس کے پلانٹ، مشنری اور آلات پر کی جانے والی سرمایہ کاری 10 کروڑ اور جملہ کاروباری لین دین 50 کروڑ سے تجاوز نہ کرے۔

اوسط تجارتی ادارے : ایک اوسط تجارتی ادارہ یا فرم وہ ہے جس کے پلانٹ، مشنری، اور آلات پر کی جانے والی سرمایہ کاری 50 کروڑ اور کاروباری لین دین 250 کروڑ سے تجاوز نہ کرے۔

صنعتی مالیہ : صنعتی اداروں کو ان کی پیداواری سرگرمیوں کو چلانے کے لئے درکار مالیہ کی رقم کو صنعتی مالیہ کہتے ہیں۔

صنعتی پالیسی قرارداد: یہ صنعتی ترقی کے میدان میں حاصل کئے جانے والے مقاصد اور ان مقاصد کے حصول کے لئے اختیار کئے جانے والے اقدامات کا ایک بیان ہ۔

صنعتی شعبہ : صنعتی شعبہ سے مراد معیشت کا وہ شعبہ ہے جس کا تعلق مختلف اشیاء کی پیداوار اور تیاری سے ہوتا ہے۔

آزادیانہ : آزادیانہ ایک عمل ہے جس کے ذریعہ ریاست چند خانگی سرگرمیوں پر سے پابندیاں ختم کر دیتی ہے۔ آزادیانہ کا عمل اس وقت ہوتا ہے جب اس پر سے پابندی ہٹالی جائے جس پر پابندیاں لگی ہوئی ہوتی تھیں، یا جب حکومت کے ضوابط میں نرمی پیدا کر دی جائے۔

خانگیانہ: جائیداد یا کاروبار کی ملکیت کی حکومت سے خانگی شعبہ کو منتقلی خانگیانہ کہلاتی ہے۔ حکومت کی اکائی یا کاروبار سے اپنی ملکیت کو ترک کر دیتی ہے۔ ایک ایسا عمل جس میں عوامی تجارتی کمپنی کو چند افراد کی طرف سے اپنے ذمہ کر لینے کو بھی خانگیانہ کہا جاتا ہے۔

عالمیانہ: عالمیانہ عوام، کمپنیوں اور مختلف ممالک کی حکومتوں کے درمیان گفت وشنید اور رابطہ کا ایک عمل ہے۔ ایک ایسا عمل جو بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری سے ماخوذ ہے اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی جانب سہارا دیا ہوا۔

اسقاط زر: اسقاط زر ایک ایسی کارگزاری ہے جس کے ذریع ہکرنسی کی کسی اکائی کی اس کی قانونی زر یا سکہ رائج الوقت کی حیثیت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب بھی قومی کرنسی تبدیل ہوتی ہے۔ زر کی موجودہ شکل یا شکلوں کو گردش سے ہٹالیا جاتا ہے اور کنارہ کش کر دیا جاتا ہے، اکثر ان کو کئی نوٹ یا سکوں سے بدل دیا جاتا ہے۔

اشیاء اور خدمات ٹیکس (GST): اشیاء وخدمات ٹیکس ایک بالواسطہ ٹیکس ہے جو ہندوستان میں اشیاء اور خدمات کی رسد پر عائد کیا

جاتا ہے۔ یہ ایک جامع، مختلف مراحل پر مبنی، بنی برمقصود ٹیکس ہے۔ یہ جامع ہے اسلئے کہ اس میں سوائے چند ریاستی ٹیکس کے تقریباً تمام طرح کے ٹیکس کو ضم کردیا گیا ہے۔

صنعتی پیداوار کا اشاریہ (IIP): IIP ایک اشاریہ ہے جو معیشت کے مختلف شعبہ جات میں اشیاء کی تیاری کی سرگرمیوں کی جانچ کرتا ہے۔ یہ حوالہ جاتی مدت کے بالمقابل جائزہ والی مدت میں صنعتی پیداوار کی پیمائش کرتا ہے۔

میک ان انڈیا: ہندوستان میں اشیاء کی تیاری ایک ایسا پروگرام ہے جو ہندوستانی معیشت کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے شروع کیا گیا۔ یہ پروگرام نہ صرف بیرونی کمپنیوں کے لئے ہے بلکہ گھریلو کمپنیوں کے لئے بھی ہے کہ وہ اپنے پلانٹ ہندوستان میں ہی قائم کریں۔

ثلثی شعبہ

Tertiary Sector

انسانی زندگی کا ارتقاء مختلف مراحل، جیسے غذا کی پیداوار، آلات واوزار کی پیداوار اور تقسیم تاکہ طبعی شکل کی تبدیلی کے بغیر انسانی احتیاجات کی تکمیل ہو، وغیرہ سے گزر کر ہوا ہے۔ غذا جمع کرنا اور غذا کی پیداوار، بنیادی یا زراعت کی سرگرمیاں کہلاتی ہیں۔ اوزاروں کی پیداوار کو صنعتی سرگرمی یا ثانوی سرگرمی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ جب کہ غذا اور اوزار کی تقسیم کے ساتھ ساتھ انسانی احتیاجات کو پورا کرنے کے لئے مہارت مہیا کرنے کو خدمات یا ثلثی سرگرمیوں کے طور پر جانا جاتا ہے۔

جدید معیشت میں ثلثی شعبہ کے اجزاء Components of Tertiary Sector in a Modern Economy

جدید معیشت میں ثلثی شعبہ میں حسب ذیل ذیلی شعبے شامل ہیں: تجارت، مرمت، خدمات، ہوٹلوں اور ریستوراں، حمل ونقل (بشمول ریلوے، سڑکیں، پانی، آبی راستے اور حمل ونقل کے ضمنی خدمات)، ذخیرہ، مواصلات اور نشریات سے متعلق خدمات، مالی خدمات، جائیداد کی خرید وفروخت، مکان کی ملکیت اور پیشہ ورانہ خدمات، عوامی انتظامیہ وغیرہ۔

(i) **خام اضافی قدر میں حصہ (Contribution to Gross Value Added):** ہندوستان میں ثلثی شعبہ ترقی کو اپنی طرف راغب کرنے والے ایک بڑے شعبہ کی حیثیت سے ابھرا ہے۔ ہندوستان کے 2019 کے معاشی جائزہ (Economic Survey) کے مطابق ثلثی شعبہ کے اہم اجزاء 20-2019 میں اسطرح ہیں: تجارت، ہوٹل، حمل ونقل، ذخیرہ، مواصلات اور نشریات کے متعلق خدمات 24.5% ہے، مالیہ، رئیل اسٹیٹ اور پیشہ ورانہ خدمات ہے اور عوامی انتظامیہ، دفاع اور دیگر خدمات 15.2% ہے۔

(ii) **روزگار کا حصہ (Contribution of Employment):** جدید خدمات کے شعبہ میں روزگار انتہائی درجہ کی ہنرمندی اور ایک اونچی سطح کی کمائی کا نام ہے، خصوصاً IT (انفارمیشن ٹیکنالوجی) میں آنے والے انقلاب کے بعد خدمات کے شعبہ میں کام کرنے والوں کی فی کس آمدنی دیگر شعبہ جات میں کام کرنے والوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔

(iii) **برآمدات(Exports)**: ہندوستان کی توازن ادائیگی میں خدمات برآمدات کی کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔ خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) انقلاب کے بعد' سافٹ ویر برآمدات ہندوستان کی خدمات برآمدات کا اہم جز بن گئے ہیں۔ جن میں سافٹ ویر برآمدات تقریباً 40 فیصد' سفر اور حمل ونقل 23 فیصد' تجارتی خدمات 19 فیصد' مالیہ خدمات 2 فیصد' مواصلات 1 فیصد اور انشورنس 1 فیصد ہے۔ توازن تجارت سے خدمات درآمدات کی قدر کو منہا کرنے کے بعد' ہندوستان کی خدمات تجارت میں موافق توازن کی قدر 10-2019 میں 81.9 بلین امریکی ڈالر ہے۔

شعبہ سیاحت Tourism Sector

سیاحت کی دو قسمیں ہیں: (1) گھریلو سیاحت۔ (2) بین الاقوامی سیاحت۔

(i) **گھریلو سیاحت(Domestic tourism)**: گھریلو سیاح ملک کے باشندے ہوتے ہیں جو اپنے ہی ملک کے جغرافیائی حدود کے اندر ہی سفر کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ اپنی چھٹیوں کا استعمال مختلف مذہبی مقامات' مقدس مراکز اور تاریخی مقامات کا دورہ کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ جدید نسل اپنی چھٹیاں ملک کے جنگلی حیاتیاتی پناہ گاہوں' ساحل سمندر' پہاڑی مقامات' تفریحی باغات اور سیر گاہوں میں گذارنا چاہتی ہے۔

(ii) **بین الاقوامی سیاحت(International Tourism)**: بین الاقوامی سیاح وہ حاملین پاسپورٹ ہوتے ہیں جو کسی دوسرے ملک کا دورہ تجارت' فرصت کے لمحات گذارنے' صحت' تندرستی' طبی' مذہبی' روحانی' آثار قدیمہ' کھیل کود' کانفرنس' سمینار وغیرہ کے مقصد سے کرتے ہیں۔ ان کو اس ملک کا ویزا' ایمگریشن اور کسٹم کی منظوری کی ضرورت پڑتی ہے جس کا وہ دورہ کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں اہم سیاحتی مقامات' آگرہ' دہلی' راجستھان' کشمیر' گووا' کیرالا' ٹامل ناڈو' اڈیسہ' مہاراشٹرا اور تلنگانہ ہیں۔

مجموعی اضافی قدر اور روزگار میں ریاستی سطح کی سیاحت کا حصہ

State Level Share of Tourism in GVA and Employment

ریاستی سطح پر سیاحت کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے' پانچ سرفہرست ریاستوں میں تامل ناڈو' اتر پردیش' کرناٹک' آندھرا پردیش اور مہاراشٹرا میں جو 2018 میں' ملک میں جملہ گھریلو سیاحت کے 65 حصہ کا احاطہ کرتے ہیں۔ بیرونی سیاحوں کو راغب کرنے والی 5 سرفہرست ریاستیں تامل ناڈو' مہاراشٹرا' اتر پردیش' دہلی اور راجستھان میں جو 2018 میں جملہ بیرونی سیاحوں کے دوروں کا تقریباً 67 فیصد حصہ کا احاطہ کرتے ہیں۔

وزارت سیاحت نے National Council of Applied Economic Research (NCAER) کے ساتھ' اقوام متحدہ کی عالمی سیاحتی تنظیم کی تجویز کردہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے' Tourism Satelite Account (TSA) تیار کیا ہے۔ ریاستی GVA میں سیاحتی مجموعی اضافی قدر (TGVA) کی ریاست واری حصہ کا تخمینہ وزارت سیاحت اور NCEAR کی رپورٹ ڈرافٹ میں کیا گیا ہے۔

حکومتی اقدامات Government's Initiatives

بین الاقوامی سیاحت کو آسانیاں فراہم کرنے کی غرض سے ہندوستان نے سپٹمبر 2014 میں 46 ممالک کے لئے e-Tourist

Visa طریقہ کو متعارف کروایا۔ اس اسکیم کے آغاز سے قبل e-visa کی سہولت صرف 12 ممالک کے لئے تھی۔ حکومت نے 2016 میں ویزا طریقہ کار میں مزید آسانیاں پیدا کرتے ہوئے اس کو پانچ ذیلی زمرہ جات میں تقسیم کیا جیسے e-tourist visa، e-Business visa، e-Medical visa، e-Conference visa اور e-Medical attendant visa۔ ویزا اسکیم اب 169 ممالک کے لئے، 28 نامزد طیران گاہوں اور 5 نامزد بندرگاہوں سے جائز داخلہ کے ساتھ دستیاب ہے

انفارمیشن ٹکنالوجی اور کاروباری طریق عمل (IT-BPM) خدمات

Information Technology and Business Process Management (IT-BPM) Services

کاروباری طریق عمل (BPM) ایک شعبہ ہے جس میں کاروباری سرگرمیوں کے بہاؤ کی نمونہ سازی (ماڈلنگ)، خودکار سازی (آٹومیشن)، عمل درآمد، کنٹرول، پیمائش اور اصلاح کے کسی بھی امتزاج کو شامل کیا جاتا ہے، جس کا مقصد کاروبار (انٹرپرائزز) کے اندر یا باہر کاروباری اہداف، پھیلاؤ کے نظام، ملازمین، صارفین اور شراکت داروں کی حمایت کرنا ہے۔ IT-BPM شعبہ کو مزید ذیلی شعبہ جات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جیسے (i)IT خدمات (ii) سافٹ ویر پروڈکٹس اور انجینئرنگ خدمات۔ (iii)BPM (iv) ہارڈویر۔

Government's Initiatives حکومتی اقدامات

IT-BPM شعبہ میں اختراعات پر عملدرآمد اور ٹکنالوجی کو اختیار کرنے کے خاطر بے شمار پالیسی اقدامات اٹھائے گئے ہیں جس میں Start up India اور نیشنل سافٹ ویر پروڈکٹ پالیسی اور Angel tax سے متعلق مسائل کا خاتمہ شامل ہیں۔ NASSCOM کے مطالعہ کے مطابق، ہندوستانی Start-up ماحولیاتی نظام تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور اس وقت 24 Unicorns کے ساتھ تیسرا بڑا نظام ہے۔ گو کہ سب سے بڑے (چین 206) اور دوسرے بڑے (USA 203) بازاروں سے خلیج نمایاں ہے۔ ہندوستان میں جملہ Start-ups میں 55 فیصد، بنگلورو، دہلی NCR اور ممبئی شہروں میں پائے جاتے ہیں۔

National Infrastructure Pipeline 2020-2025 نیشنل انفراسٹرکچر پائپ لائین

مالیاتی سال 20-2019 سے 25-2024 تک ہر سال کے نیشنل انفراسٹرکچر پائپ لائین (NIP) کے خاکہ کی تیاری کے لئے سپٹمبر 2019 میں ایک بین وزارتی Task Force بنائی گئی۔ NIP سے توقع کی گئی کہ وہ انفراسٹرکچر پروجیکٹس کو بہتر طریقے سے تیار کرے گا جو ملازمتوں کی تخلیق کرے گا۔ زندگی کو آسان بناتے ہوئے انفراسٹرکچر تک کام کی مساوی رسائی فراہم کرے گا، اس طرح نمو کو شمولیت پر مبنی بنائے گا۔ NIP نے ہندوستان میں FY 2020 سے 2025 کے دوران جملہ انفراسٹرکچر سرمایہ کاری کے لئے 102 لاکھ کروڑ روپیوں کا منصوبہ بنایا ہے۔ NIP کے مطابق، پروجیکٹس میں فنڈز کی فراہمی کے لئے مرکزی حکومت (39 فیصد) اور ریاست حکومت (39 فیصد) مساوی حصہ ادا کرے گی اس کے بعد باقی (22 فیصد) خانگی شعبہ فراہم کرے گا۔ NIP نے ملک کے لئے مالیاتی 25-2020 کے لئے انفراسٹرکچر ویژن پر عمل کر رہا ہے۔ یہ ملک میں عمل درآمد کی جانے والی پہلی کوشش ہے۔

حمل ونقل Transport

سڑک حمل ونقل Road Transport

ٹرافک میں حصہ اور مجموعی اضافی قدر (GVA) میں تعاون کی اصطلاح میں سڑک حمل ونقل ایک اہم اور غالب ذریعہ ہے۔

ملک میں سڑک جال (Road Network in the Country): معیشت کی تیز رفتار ترقی کے لئے ایک اچھا سڑک جال(Road Network) بہت ضروری ہے۔ مارچ 2019 تک قومی شاہراہوں کی جملہ لمبائی 1.32 لاکھ کلومیٹر ہے۔

ریلوے Railways: ریلوے کو 1950 میں قومیایا گیا۔ انڈین ریلوے (IR)' روٹ کلومیٹر کے ساتھ' واحد انتظامیہ کے تحت دنیا کا تیسرا بڑا نیٹ ورک ہے۔

اسٹیشنوں کی جدید کاری (Modernisation of Stations): اسٹیشنوں کی جدید کاری یا معیار میں بہتری' انڈین ریلویز کا مسلسل اور چلتے رہنے والا عمل ہے۔ 1253 اسٹیشنوں کی شناخت کی گئی تا کہ آدرش اسٹیشن اسکیم کے تحت ترقی دی جاسکے اور 2019-20 تک ترقی دینے کا منصوبہ بنایا گیا۔ ایک کام کے لئے وقف Special Purpose Vehicle (SPV)' انڈین ریلوے اسٹیشن ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (IRSDC) کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ ریلوے اسٹیشنوں کی جدید کاری کی جاسکے۔ ISRDC' عوامی اور خانگی شراکت داری طریقہ (PPP) پر کئی اسٹیشنوں کی جدید کاری کے لئے کام کر رہا ہے۔

فضائی حمل ونقل Air Transport

ہندوستان' شہری ہوابازی کے لئے دنیا کا تیسرا بڑا گھریلو مارکٹ ہے۔ ہندوستان میں 136 ایرپورٹس کا انتظام تجارتی بنیادوں پر ایرپورٹ اتھاریٹی آف انڈیا(AAI) کرتا ہے اور 6 ایرپورٹ کی کارکردگی و دیکھ بھال اور ترقی عوامی خانگی شراکت داری(PPP) طریقہ پر کی جاتی ہے۔ فضائی حمل ونقل کو 1953 میں قومیایا گیا اور Indian Airline اور Air India کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہندوستانی فضائیہ نے 2019-20 میں اپنی طاقت کو دوبارہ قائم کیا ہے۔ آمدورفت کے لئے ناقابل عمل (Unserved) طیران گاہوں کو قابل عمل بنانے کی اسکیم "Udan" کا آغاز ہوا۔ جملہ 43 طیران گاہوں کو مسافروں کی آمدورفت کے لئے قابل عمل بنایا گیا جس میں 4 کو مالی سال 2019-20 میں بنایا گیا۔ World Economic Forum کی Global Competitiveness Report 2019 میں' طیران گاہوں سے رابطہ (Connectivity) میں ہندوستان دیگر 7 (امریکہ' چین' جاپان' برطانیہ وغیرہ) کے ساتھ پہلے مقام پر ہے۔

آبی حمل ونقل Water Transport

آبی حمل ونقل ملک کے اندر نہروں' جھیلوں' دریاؤں اور ٹھہرے ہوئے پانی سے رابطہ پیدا کرتا ہے۔ بحری جہاز (Shipping) ملک اور دنیا کے بڑے بندرگاہوں سے جوڑتے ہیں۔ 5,000 کلومیٹر طویل دریا اور نہروں کے ساتھ ہندوستان اندرون ملک وسیع آبی حمل ونقل کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ سب سے سستا اور کم آلودگی والا حمل ونقل ہے۔ ہندوستان 7,156 کلومیٹر ساحلی پٹی' 13 بڑے اور 200 چھوٹے بندرگاہوں کا حامل ہے۔ جملہ حمل ونقل شعبہ میں جہاز رانی (Shipping) کا حصہ 29% ہے۔ جہازوں کا استعمال بنیادی طور پر کثیر مقدار میں حمل ونقل کی اشیاء جیسے پیٹرولیم اشیاء' کوئلہ وغیرہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ بندرگاہوں جیسے پرادیپ' چنائی' وشاکھاپٹنم' دین دیال (کاندلا) اور جواہر لال نہرو پورٹ (جو Nahera Shera کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

شعبہ توانائی Energy Sector

توانائی' انسانی ترقی کے اہم ترین عوامل میں سے ایک ہے۔

توانائی کے ذرائع Sources of Energy

توانائی کے ذرائع دو ذیلی گروپوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں:(i) قابل تجدید اور نا قابل تجدید توانائی کے ذرائع۔(ii) روایتی یا غیر روایتی توانائی کے ذرائع۔

قابل تجدید توانائی کے ذرائع Renewable Energy Resources

قابل تجدید توانائی ایک ایسی توانائی ہے جو قدرتی طریقوں سے پیدا کی جاتی ہے اور مسلسل دوبارہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔توانائی کی پیداوار میں قابل تجدید توانائی کے ذرائع کا استعمال کم آلودگی کا سبب بنتا ہے اور معاشی فوائد اور توانائی کی حفاظت پر اہم اثرات مرتب کرتا ہے۔

قابل تجدید توانائی کی اقسام Types of Renewable Energy

1. **شمسی توانائی (Solar energy)**: سورج سے چمکدار روشنی اور گرمی کی توانائی Solar Collectors کے ذریعہ مجتمع کی جاتی ہے۔اس جمع شدہ شمسی توانائی کو روشنی، گرمی اور مختلف دیگر برقی کی شکلوں میں فراہم کی جاتی ہے۔

2. **ہوائی توانائی(Wind energy)**: ہوا سے حاصل ہونے والی توانائی کو ہوائی توانائی(Wind energy) کہتے ہیں۔اس کے لئے زمین سے پانی نکالنے کے لئے سینکڑوں برسوں سے پن چکیوں(Wind mills) کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ہم بڑے اور اونچے ہوائی چرخاب(Wind turbines) استعمال کرتے ہیں جو ہوا کو توانائی میں بدلتے ہیں۔ہوائی چرخاب کو چلانے کے لئے زمین کی سطح پر چلنے والے قدرتی ہوا کے بہاؤ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ان ہوائی چرخابوں کے لئے سب سے ترجیحی مقامات وہ ہوتے ہیں جو مضبوط ہوتے ہیں اور ساحلوں پر اور اونچائی والے بلند علاقے جہاں ہوا کا بہاؤ مستقل ہوتا ہے۔

3. **پن بجلی(Hydro electricity)**: یہ توانائی ایک توانائی کا ایک دوسرا متبادل ذریعہ ہے جو بہتے پانی پر ذخائر آب اور ڈیم کی تعمیر کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے، بہتے ہوئے پانی میں موجود حرکیاتی توانائی کو استعمال کر کے چرخاب(Turbines) کو چلایا جاتا ہے جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ایک لہروں کی طاقت جو لہروں کی توانائی میں تبدیل ہوتی ہے اور موجوں کی طاقت جو سمندری موجوں کی سطح سے توانائی حاصل کر کے بجلی پیدا کرتی ہے، پانی سے پیدا ہونے والی بجلی کی مزید دو شکلیں ہیں جو برقی قوت و توانائی پیدا کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں۔

4. **زمینی حرارت کی توانائی(Geothermal energy)**: یہ اس حرارتی توانائی سے پیدا ہوتی ہے جو زمین میں ذخیرہ ہوتی ہے۔حراری توانائی گرم پانی کے چشموں اور آتش فشاں سے حاصل کی جاتی ہے اور اس کو پانی گرم کرنے اور دیگر مقاصد کے لئے صنعت کی جانب سے راست استعمال کی جاتی ہے۔

5. **حیاتی توانائی(Bio-energy)**: یہ حیاتی کمیت (Biomass) سے حاصل کی جاتی ہے جو زندہ اجسام سے حاصل ہونے والے حیاتیاتی مادہ کی ایک قسم ہے۔Biomass کا استعمال راست طور پر جلانے کے طور پر ہوتا ہے تا کہ گرمی کی پیداوار ہو اور اس کو حیاتیاتی ایندھن میں تبدیل کرنے کے لئے بالراست بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔Biomass کو دیگر قابل استعمال توانائی کی شکلوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے مثلاً حمل ونقل کے لئے ایندھن جیسے Ethanol، حیاتی ڈیزل اور میتھین گیس۔

ناقابل تجدید توانائی Non-Renewable energy

ناقابل تجدید توانائی سے مراد وہ توانائی ہے جو بامعنی انسانی تاریخ میں خاطر خواہ معاشی استخراج کے لئے کسی مناسب شرح سے اپنے آپ کی تجدید نہیں کرسکتی۔ ناقابل تجدید توانائی' زمین میں دبے ہوئے ایندھن (Fossil fuels)' جیسے کوئلہ' خام تیل' قدرتی گیس اور یورانیم سے حاصل ہونے والی توانائی ہے۔ Fossil fuels بنیادی طور پر کاربن سے تیار ہوتا ہے۔ ناقابل تجدید توانائی کے ذرائع کی دو زمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے: (A) حجریہ ایندھن (B) نیوکلیائی ایندھن۔

(A) رکازی ایندھن/ باقیاتی ایندھن (Fossil Fuels): رکازی ایندھن' جانوروں کی باقیات اور پودوں سے تیار ہوتا ہے۔ رکازی ایندھن کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے جیسا کہ ذیل میں بتایا گیا ہے:

1. **کوئلہ (Coal):** یہ درختوں اور پودوں کے گلنے سے تیار ہوتا ہے جو دباؤ اور گرمی کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے۔ کوئلہ کے ذخائر بنیادی طور پر ملک کے مشرقی اور جنوب مشرقی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

2. **خام تیل (Crude Oil):** حد سے زیادہ دباؤ کی وجہ سے چھوٹے اجسام جیسے Zooplankton اور Algae گل کر تیل میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

3. **قدرتی گیس (Natural Gas):** ہندوستان میں قدرتی گیس کے ذخائر تخمیناً 2018-03-31 تک 1339.57 بلین کیوبک میٹرس BCM کے مقابلہ میں 2018-03-31 تک BCM 1380.63 پائے جاتے ہیں۔

(B) نیوکلیائی ایندھن (Nuclear Fuels): نیوکلیائی ٹکنالوجی کا استعمال انتشار انشقاق پر منحصر ہوتا ہے جس کو قدرتی طور پر واقع ہونے والے تابکاری مادوں کی بحیثیت ایندھن ضرورت ہوتی ہے۔ نیوکلیر برقی دنیا کی توانائی کا تقریباً 6% فیصد اور عالمی برقی کا 13-14% فیصد فراہم کرتی ہے۔

ناقابل تجدید توانائی کے فوائد (Advantages of Non-Renewable Energy): (a) ناقابل تجدید توانائی کے ذرائع سستے ہوتے ہیں مثلاً ڈیزل اور تیل۔ (b) یہ آسانی سے پہنچ میں ہوتے ہیں اور زیادہ مطابقت رکھتے ہیں۔ (c) ناقابل تجدید توانائی کے ذرائع کو ذخیرہ کرنا آسان ہوتا ہے۔

ناقابل تجدید توانائی کے نقصانات (Disadvantages of Non-Renewable Energy): (a) ناقابل تجدید توانائی ایک دفعہ استعمال ہونے کے بعد دوبارہ استعمال کے قابل نہیں رہتی۔ (b) ناقابل تجدید توانائی کی ضمنی پیداوار ماحول کو نقصان پہنچاتی ہے اور (c) یہ سبز خانہ گیس میں اضافہ کرتی ہے۔

ٹیلی مواصلاتی شعبہ Telecom Sector

ٹیلیفون اور ریڈیو' ٹیلی ویژن یا کمپیوٹر نیٹ ورک کے ذریعہ' برقی تسلسل' برقی مقناطیسی لہروں یا بصری دھڑکن کی ترسیل کے ذریعہ ایک فاصلے پر مواصلات کی سائنس اور ٹکنالوجی کو ٹیلی مواصلاتی شعبہ کہا جاتا ہے۔ اس وقت مجموعی وائرلیس ٹیلی فون کنکشنس 98.27 فیصد اور لینڈ لائین ٹیلی فون کنکشنس 1.73 فیصد ہیں۔ ہندوستان میں مجموعی مواصلاتی پھیلاؤ 90.45 فیصد ہے۔

ٹیلی کام انفراسٹرکچر اور رابطہ Telecom Infrastructure and Connectivity

(i) **بھارت نیٹ:** ڈیجیٹل انڈیا مہم کے ایک حصہ کے طور پر، براڈ بینڈ ہائی وے کو ترقی دینے کے مقصد کے حصول کے لئے حکومت ''بھارت نیٹ'' پروگرام پر عمل درآمد کر رہی ہے جس کے ذریعہ ملک کے تمام 2.5 لاکھ گرام پنچایتوں کو براڈ بینڈ رابطے کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ اس منصوبہ میں بصری ریشوں، ریڈیو اور سیٹلائیٹ میڈیا کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر غور کیا گیا ہے۔

(ii) **عوامی Wi-Fi رسائی:** عوامی Wi-Fi ہاٹ سپاٹ صارفین کو براڈ بینڈ کی آخری میل تک فراہمی کو یقینی بناتا ہے جو نئے موبائیل ٹاورس کی شمولیت سے زیادہ آسان ہے۔

(iii) **ٹاورس اور BTS:** ہندوستان میں موبائیل بیس ٹرانسیور اسٹیشن (BTS) کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے جو 2014 میں 7.9 لاکھ سے بڑھ کر جولائی 2019 میں 21.8 لاکھ ہو گئے۔ جب کہ اسی وقفے کے دوران بصری ریشہ کیبل کی تعداد میں 7 لاکھ کلومیٹر سے 14 لاکھ کلومیٹر کا اضافہ ہوا۔

(iv) **بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ علاقوں اور شمال مشرقی علاقہ کے لئے پراجیکٹ:** ٹیلی مواصلات کے شعبہ نے آندھرا پردیش، بہار، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مہاراشٹرا، مدھیہ پردیش، اڑیسہ، تلنگانہ، اتر پردیش اور مغربی بنگال کے 2,335 مقامات پر موبائیل خدمات کی فراہمی کے پراجیکٹ پر عمل درآمد کیا ہے جو بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثر ہوئے جو 4,781 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ ہیں۔

بیمہ کی خدمات Insurance Services

بیمہ ایک ایسا معاہدہ ہے کہ بیمہ کروانے والے شخص کو بیمہ کمپنی مالی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ معاہدہ کی مدت کے دوران بیمہ کمپنی اس کے نقصان کی پابجائی کرتی ہے۔ بیمہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (i) زندگی بیمہ۔ (ii) عام بیمہ۔ زندگی بیمہ اور عام بیمہ کمپنیاں مختلف قسم کے گاہکوں کی ضرورت کے لحاظ سے مختلف قسم کی پالیسیاں فروخت کرتی ہیں وہ مختلف قسم کے منصوبے اور اسکیمیں پیش کرتے ہوئے مالی نقصان کا بڑی حد تک احاطہ کرتی ہیں۔

بیمہ کے اقسام (Types of Insurance)

زندگی بیمہ، آتشی بیمہ اور بحری بیمہ پالیسیاں بازار میں دستیاب بیمہ کی مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں۔ جن کی تفصیلات ذیل میں دی گئی ہیں۔

A. زندگی بیمہ (Life Insurance)

''زندگی کے بیمہ کا معاہدہ ایک ایسا معاہدہ ہوتا ہے جس میں بیمہ کنندہ پریمیم رقسط کے لحاظ سے یکمشت ادائیگی یا مدتی روقتاً فوقتاً اقساط میں ادائیگی کی صورت میں بیمہ کنندے کو اس کی موت یا پالیسی کے اختتام پر طئے شدہ معاوضہ دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بیمہ کنندے کی موت کی صورت میں اس کے ورثاء کو بیمہ کی رقم دی جاتی ہے۔ اگر بیمہ کنندہ باحیات رہے اور پالیسی کی مدت ختم ہو جائے تو پالیسی کی رقم بیمہ کنندے کو دی جاتی ہے اس کے علاوہ جب پالیسی عمل میں آتی ہے تو بیمہ کنندے کو بیمہ کی ماہانہ اقساط مسلسل ادا کرنا پڑتا ہے۔

زندگی بیمہ پالیسیاں (Life Insurance Policies)

بہت سی زندگی بیمہ پالیسیاں دو بنیادی اقساط کی تبدیلیوں کے ساتھ ہوتی ہے یعنی مکمل زندگی کی پالیسی اور مدتی رمیعادی زندگی کی پالیسی۔

(i) **مکمل زندگی کی پالیسی**(Whole Life Policy): اس کا مطلب یہ پالیسی بیمہ کنندہ کی مکمل زندگی تک جاری رہتی ہے۔اسے عمومی پالیسی بھی کہتے ہیں۔اس پالیسی کے تحت بیمہ کنندہ کی موت کے بعد ہی اس کے ورثاء کو رقم ادائیگی کے لئے واجب الادا ہوجاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیمہ کنندہ کو اپنی ساری زندگی میں بیمہ کی اقساط رپریمیم ادا کرنا پڑتا ہے۔اس طرح کی زندگی کی پالیسی کا پریمیم راقساط نسبتاً کم ہوتا ہے۔یہ خاندان کے تحفظ کے لئے ہے۔

(ii) **زندگی کی مدتی بیمہ پالیسی**(Endowment Life Policy): یہ پالیسی ایک محدود مدت کے لئے یا ایک مخصوص عمر تک چلتی ہے۔

(a) **سالانہ پالیسی**(Annuity Policy): اس پالیسی میں پالیسی کی رقم سالانہ (Annuities) کی شکل میں مخصوص سالوں کے لئے یا بیمہ کنندہ کی موت تک ادا کی جاتی ہے۔

(b) **سنکنگ فنڈ پالیسی**(Sinking Fund Policy):اس طرح کی پالیسی ایک ذمہ داری کی ادائیگی یا کسی اثاثے کے تبادلہ فراہم کرنے کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔

(c) **میعادی بیمہ طمانیت پالیسی**(Term Assurance Policy): اس قسم کی پالیسی میں پالیسی کی رقم اس وقت ادا کی جاتی ہے جب ایک شخص ایک مقررہ تاریخ یا عمر سے قبل فوت ہوجاتا ہے۔اس قسم کی پالیسیوں میں عام طور پر پریمیم کی رقم ابتداء میں کم ہوتی ہے لیکن وقت کے گذرنے کے ساتھ اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔اسے ''بڑھتی رقم کی پالیسی'' بھی کہا جاسکتا ہے۔اگر اس قسم کی پالیسی کو مکمل زندگی کی بیمہ پالیسی یا میعادی پالیسی میں تبدیل کرنے کی گنجائش ہوتو اسے ''متبدلہ رتبدل پذیر میعادی بیمہ پالیسی'' بھی کہا جاتا ہے۔

(d) **حادثے سے تلافی نقصان کی دوہری پالیسی**(Double Accident Indemnity Policy):اس پالیسی کے تحت اگر بیمہ کنندہ کسی حادثے کے سبب فوت ہوجاتا ہے تو اس کے ورثاء کو پالیسی کی دوگنی ردوہری رقم مل جاتی ہے۔

(e) **مشترکہ زندگی کی پالیسی**(Joint Life Policy):اس قسم کی پالیسی دو یا دو سے زائد افراد کی مشترکہ زندگیوں رزندگی پر لی جاتی ہے۔جب بھی ان میں سے کوئی ایک فوت ہوجاتا ہے تو زندہ رہنے والے شخص کی جانب سے اس کی رقم کا دعویٰ رمطالبہ کیا جاسکتا ہے۔

(f) **گروپ بیمہ پالیسی**(Group Insurance Policy): اس طرح کی پالیسی ایک خاندان کے ارکان یا کسی تجارتی ادارے کے ملازمین کی زندگیوں پر لی جاسکتی ہے۔

(g) **جنتا پالیسی اسکیم**(Janta Policy Scheme):اس اسکیم کے تحت صرف مدتی پالیسیاں ہی جاری کی جاتی ہیں ایک جنتا پالیسی 10 '15 یا 25 سال کی مدت کے لئے جاری کی جاتی ہے بشرطیکہ پالیسی 60 سال سے زیادہ عمر تک متجاوز نہ ہو۔یہ صرف

کسی شخص کی 45 سال کی عمر تک ہی جاری کی جاسکتی ہے۔ اگر کسی شخص کی عمر 35 سال یا اس سے کم ہو تو پالیسی کے اجزاء کے لئے کسی طبی معائنے کی ضرورت نہیں ہے کسی کی زندگی پر زیادہ سے زیادہ پالیسی کی رقم 1000 روپئے ہوسکتی ہے اس طرح کی پالیسیوں پر کوئی قرض نہیں دیا جاتا۔

B. آتشی بیمہ (Fire Insurance)

زندگی بیمہ کے برعکس، آتشی بیمہ کا تلافی نقصان کا معاہدہ ہے اور بیمہ کنندہ آگ لگنے سے جو سامان کا نقصان ہوا یا پالیسی کی رقم، جو بھی کم ہو اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ آتشی بیمہ معاہدہ سے مراد "ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ایک فریق متفقہ رقم پر دوسرے فریق کو آگ لگنے کے سبب یا دیگر معاہدہ میں وضاحت شدہ وجہ سے ہونے والے مالی نقصان پر، نقصان کی رقم ادا کرنے کا معاہدہ کرتا ہے۔

بیمہ باقاعدگی اور ترقیاتی ادارہ اتھاریٹی (IRDA)

حکومت نے ملہوترہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے بیمہ باقاعدگی اور ترقیاتی اتھاریٹی کو بطور باقاعدہ ادارہ تشکیل دیا تاکہ ہندوستان میں بیمہ کے کاروبار کو باقاعدہ اور کنٹرول کیا جاسکے۔ بیمہ باقاعدگی اور ترقیاتی اتھاریٹی ادارہ بیمہ صنعت (زندگی اور غیر زندگی بیمہ کمپنیوں) دونوں کے لئے قومی باقاعدگی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ حکومت ہند کی نگرانی میں حیدرآباد میں واقع ہے۔ اس کا قیام ہندوستانی پارلیمنٹ میں نافذ ایک ایکٹ کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ جسے IRDA Act 1999 کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس میں چند ضروری باتوں کو شامل کرنے اور چند پیش آنے والے مسائل کے حل کی خاطر 2002 میں ترمیم کی گئی۔ IRDA کے ایکٹ میں بیان کردہ مقاصد درج ذیل ہیں:

1. بیمہ پالیسی رکھنے والوں کے مفادات کا تحفظ کرنا۔
2. بیمہ کی صنعت کو فروغ دینا، باقاعدہ بنانا اور منظم طور پر ترقی دینا اور اس سے متعلق امور اور واقعات کی دیکھ بھال کرنا۔
3. اخلاقی انداز میں پورے ہندوستان میں بیمہ کے کاروبار کو چلانا۔

IRDA کی ساخت

IRDA ایک صدرنشین اور نو سے کم اراکین پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں پانچ سے زائد اراکین کل وقتی نہیں ہوتے۔ حکومت ان اراکین کا انتخاب کرتی ہے جو سماج میں صلاحیت، مالیہ، معاشیات، قانون، حساب کتاب انتظامیہ یا حکومت کے کسی اور شعبہ کا تجربہ رکھتے ہوں اس کے لئے مفید ہوگا۔ کل وقتی اراکین کی میعاد پانچ سال یا ان کی عمر کے 62 سال ہونے تک بڑھائی جاسکتی ہے تاہم صدرنشین 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

ہندوستان میں بیمہ Insurance in India

ہندوستان میں بیمہ کاروبار کا آغاز 1818 میں ہوا۔ عام بیمہ کی تاریخ کا سراغ 1850 کے صنعتی انقلاب سے لگا۔ باقاعدہ تجارت کے لئے ہندوستانی زندگی بیمہ قانون بنایا گیا۔ بیمہ ترمیم قانون 1950 میں آزاد ہندوستان میں حکومت ہند کی جانب سے لیا جانے والا پہلا قدم تھا۔ 1956 میں زندگی بیمہ کو قومیایا گیا۔ اور زندگی بیمہ کارپوریشن (LIC) کا آغاز ہوا۔ 90 کے دہے تک LIC کی اجارہ داری

ہندوستان میں زندگی بیمہ کے کاروبار میں رہی۔ اکٹوبر 2018 میں انشورنس ریگولیٹری اور ترقیاتی اتھاریٹی آف انڈیا(IRDAI) نے 24 انشورنس کمپنیوں کو منظوری دی۔

1957 میں عام بیمہ کونسل نے بہتر کاروبار کے لئے چند رہنمایانہ اصول مرتب کئے۔ سپٹمبر 1972 میں عام کاروبار بیمہ قانون (GBINA) پاس کیا گیا اور عام بیمہ کارپوریشن آف انڈیا نے اپنے چار ذیلی اداروں کو شروع کیا۔ (i) قومی بیمہ کمپنی لمیٹڈ (ii) نیو انڈیا بیمہ کمپنی لمیٹڈ (iii) اورینٹل بیمہ کمپنی لمیٹڈ (iv) یونائیٹڈ انڈیا بیمہ کمپنی لمیٹڈ۔ خانگی عام بیمہ کمپنیوں کو ان چار ذیلی اداروں میں ضم کردیا گیا۔

2000 تک عام بیمہ کارپوریشن کی اپنے چار ذیلی اداروں کے ساتھ عام بیمہ کاروبار میں اجارہ داری تھی معاشی اصلاحات کی وجہ سے 2002 میں GBINA قانون میں ترمیم کی گئی اور عام بیمہ کارپوریشن (GIC) کو دوہرے بیمہ کار (Reinsurer) سے بدل دیا اور چار ذیلی اداروں میں ساختی تبدیلی کرتے ہوئے آزاد عوامی شعبہ کے عام بیمہ کمپنیاں بنادیا گیا۔ اکٹوبر 2018 تک (IRDAI) نے 34 غیر زندگی بیمہ کمپنیوں کو از سر نو منظم کیا۔

دو اور خاص بیمہ کمپنیاں ہیں: (i) زرعی بیمہ کمپنی آف انڈیا۔ (ii) برآمداتی کریڈٹ گیارنٹی کارپوریشن آف انڈیا۔ جس کو زراعت کی ضروریات اور برآمدات کے لئے شروع کیا گیا۔

انشورنس ریگولیٹری ڈیولپمنٹ اتھاریٹی آف انڈیا (IRDA)

IRDA قانون کو 1999 میں منظور کیا گیا۔ اسے بحیثیت ایک خود مختار باڈی تشکیل دیا گیا۔ جس کو باقاعدہ قانونی حیثیت 2000 میں حاصل ہوئی تاکہ بیمہ صنعت ترقی کرسکے۔ IRDA کا فرض ہے کہ وہ دوبارہ تجارت کو یقینی بنانا اور بیمہ کو باقاعدہ بنانا' ترقی دینا اور مرحلہ وار نمو کا حصول ہے۔

لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا (LIC)

LIC کا مشن ہے کہ مالی تحفظ کے ذریعہ عوامی زندگی کے معیار کو بلند کیا جائے۔ اشیاء اور خدمات سے ''مسابقتی منافع'' (Competitive Returns) پالیسی ہولڈرز کو حاصل ہو اور ساتھ ہی معاشی ترقی کے لئے وسائل کی رسد ہو۔ LIC بیمہ منصوبہ میں وظیفہ پلان' صحت بیمہ' گروپ بیمہ' Unit Link بیمہ' طفلی نشوونما فنڈ وغیرہ شامل ہیں۔ اور LIC وقف پالیسیاں اور رقم واپسی پالیسیوں سے خطرات کی پابجائی اور ساتھ ہی ساتھ پرکشش بونس (Bonus) فراہم کرتا ہے۔

جنرل انشورنس کارپوریشن آف انڈیا (GIC)

GIC کا ویژن ہے کہ وہ عالمی قیادت کرتے ہوئے دوہرے بیمہ کار اور حل فراہم کار کی حیثیت سے کام کرے۔

خلائی شعبہ Space Sector

حالیہ برسوں میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں ممالک خلائی شعبہ سے متعلقہ تحقیق اور ترقی (R&D) سرگرمیوں پر فنڈز کی سرمایہ کاری کررہے ہیں اور ہندوستان اس تعلق سے مستثنیٰ نہیں ہے ہندوستان کے اخراجات میں حسب ذیل خلائی پروگرام کی سرگرمیاں شامل

ہیں۔ نئے لانچ گاڑیوں کا ڈیزائین وترقی اور اس متعلق ٹکنالوجی، زمینی مشاہدہ کے لئے سیٹلائیٹ اور اس سے متعلق ٹکنالوجی، ٹیلی مواصلات اور براڈ بینڈ، سمت شناسی، علم موسمیات اور خلائی سائنس، خلائی سائنس میں تحقیق اور ترقی (R&D) اور نئے سیاروں کی کھوج شامل ہے۔

ہندوستان کے خلائی پروگرام اس میں حسب ذیل امور شامل ہیں: (a) (ہندوستان قومی سیٹلائٹ) INSAT اور GSAT (مصنوعی سیٹلائٹ نظام)۔ جو مواصلات، براڈ کاسٹنگ اور سیٹلائٹ پر مبنی براڈ بینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ملک میں بنیادی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ (b) موسمی تبدیلیوں کی پیش قیاسی کے لئے خلائی اطلاعات کے استعمال سے زمین کا مشاہدہ، آفات کی روک تھام، قومی وسائل کی نقشہ سازی اور اس کا استعمال۔ (c) سیٹلائٹ کی مدد سے سمت شناسی۔ جس میں GAGAN اور NavIC شامل ہیں۔ GAGAN یہ ہندوستان خلائی ریسرچ تنظیم (ISRO) اور ایرپورٹس اتھاریٹی آف انڈیا (AAI) کے درمیان ایک مشترکہ پراجیکٹ ہے۔ یہ شہری ہوابازی کے عمل کو درست رکھنے اور اس کی سلامتی کو بہتر بنانے کے لئے GPS خطے کو بڑھاتا ہے اور ہندوستانی فضائی حدود پر فضائی ٹریفک کا بہتر انتظام کرتا ہے۔ NavIC مقام، سمت شناسی اور وقت (PNT) کی خدمات فراہم کرنے کے لئے ایک علاقائی سمت شناسی نظام بھی قائم کیا گیا ہے۔

ISRO نے خلائی شعبہ میں خانگی سرمایہ کاری کو ترغیب دینے کے لئے حسب ذیل امور پر کام کر رہی ہے: (i) (PSLV) پولار سیٹلائیٹ لانچ وہیکل کی پیداوار (ii) سیٹلائٹ کا انضمام اور اسے جمع کرنا (iii) خام مال اور آلات کی پیداوار (iv) ٹھوس، مائع، انجمادی اور نیم انجمادی فیول کی پیداوار (v) الکٹرانک پیاکیج کی پیداوار، ذیلی سیٹلائٹ نظام اور برقی میانہ روی کو تجویز کیا ہے۔

1. **ثلثی شعبہ (Tertiary Sector)** : معیشت کا تیسرا بڑا شعبہ جو معیشت کی کارکردگی کے لئے تمام اہم خدمات فراہم کرتا ہے۔
2. **معاشی بنیادی سہولیات (Economic Infrastructure)** : اس میں حمل ونقل، توانائی اور مواصلات شامل ہیں۔
3. **سماجی بنیادی سہولیات (Social Infrastructure)** : یہ سماجی شعبہ کی خدمات جیسے تعلیم، حفظان صحت اور صفائی وغیرہ پر مشتمل ہے۔
4. **شیڈولڈ بینکس (Scheduled Banks)** : وہ بینک جن کا اداشدہ سرمایہ 5 لاکھ سے کم نہ ہو اور جو ریزرو بینک آف انڈیا کے دوسرے شیڈول میں مندرج (شامل) ہیں۔
5. **سیاحت (Tourism)** : ایسا رضا کارانہ سفر جو دوسرے مقامات پر تفریح، فرصت اور کاروبار کے لئے ہو۔ جو نہ ہی ایک دن سے کم ہو اور نہ ایک سال سے زیادہ ہو۔
6. **بیمہ (Insurance)** : ایک معاہدہ یا سمجھوتہ جو قسط کی ادائیگی پر خصوصی خطرات، نقصان یا ضرر کے خلاف مالی تلافی (تحفظ) فراہم کرتا ہے۔
7. **بیمہ پالیسی (Insurance Policy)** : کمپنی اور پالیسی ہولڈر کے درمیان قسط اور مخصوص خطرات کے لئے مخصوص مدت کے لئے معاہدہ۔

8. **انشورنس کی گنجائی** (The Insurance Density) : ایک دیے گئے سال میں مجموعی آبادی کا درج شدہ قسطوں کا تناسب بیمہ گنجائی ہے۔

9. **توازن ادائیگی** (Balance of Payments) (BoP) : ایک ملک کا دنیا کے دیگر ممالک سے تمام معاشی لین دین کا منظم ریکارڈ توازن ادائیگی کہلاتا ہے۔

10. **Angel Tax** : ایک ایسا ٹیکس جو اس کے ''مناسب قیمت'' سے زائد شرح پر فنڈز کے حصول پر ایک خانگی ملکیت کمپنی پر عائد کیا جاتا ہے۔ فی الحال' ہندوستان 30% 'Angel tax عائد کرتا ہے' اس کو 2012 میں چھوٹی کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی غیر قانونی منتقلی کی روک تھام کے لئے متعارف کروایا گیا۔

11. **غیر کارکرد اثاثہ جات** (Non-performing Assets) : ایک غیر کارکرد اثاثہ (NPA) ایک قرض یا پیشگی ہے جس کا اصل اور سود 90 دنوں کے لئے باقی رہتا ہے۔

12. **BPM**: کاروبار طریق عمل ایک شعبہ ہے جس میں کاروباری سرگرمیوں کے بہاؤ کی ماڈلنگ' آٹومیشن' عمل درآمد کنٹرول پیمائش اور اصلاح کے کسی بھی امتزاج کو شامل کیا جاتا ہے۔

13. **نمو** (Growth): ایک مخصوص مدت میں اشیاء اور خدمات میں اضافہ۔

14. **خام ریاستی داخلی پیداوار** (Gross State Domestic Product) (GSD) : ایک ملک میں ایک سال میں پیدا کردہ آخری اشیاء وخدمات کی قدر

15. **FDI** : راست بیرونی سرمایہ کاری' ایک ملک میں کسی تجارت کی ملکیت کے کنٹرول کی ایک شکل ہے جو کسی دوسرے ملک میں موجود صنعت یا اکائی کی جانب سے کی جاتی ہے۔

بیرونی شعبہ Foreign Sector

معاشی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کا انتہائی اہم کردار ہے۔

(i) **تقابلی لاگت کا فائدہ** (Comparative cost advantage): بیرونی تجارت ان اشیاء کی پیداوار میں مدد کرتی ہے جو دوسروں کی بہ نسبت سستی لاگت سے تیار ہوتی ہیں اور نتیجتاً کسی شئے کی پیداواری لاگت کم ہوجاتی ہے اگر تمام ممالک یہی حکمت عملی کو اختیار کریں اور وہی اشیاء کو تیار کریں جس کی لاگت تقابلی طور پر کم پائی جائے تو اشیاء کی دستیابی کم قیمت پر ممکن

ہو سکے گی۔

(ii) بازار کی وسعت(Market expansion): پیداوار کی گھریلو اور بیرونی طلب کی وجہ سے بیرونی تجارت بازار کی وسعت میں اضافہ کرتی ہے۔اگر اشیاء کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے تو اوسط لاگت گھٹتی ہے اور اشیاء کی قیمتوں میں کمی واقع ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں صارفین مختلف قسم کی اشیاء کو معیار اور مقدار کے اعتبار سے حاصل کر سکیں گے۔

(iii) زرعی ترقی(Agricultural development): زرعی ترقی ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔زرعی شعبہ کی ترقی میں بیرونی تجارت ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ ہر سال ہندوستان دیگر ممالک کو چاول' کپاس' میوہ جات اور ترکاریاں برآمد کرتا ہے۔اشیاء کی برآمد نے ہمارے ملک کے کسانوں کو مزید خوشحال بناتا ہے اور ان میں ترقی کے جذبہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

(iv) مسابقت(Competition): بین الاقوامی تجارت مقامی اجارہ داری کی تشکیل کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔سستی درآمدات کے خوف سے مقامی پیداکنندے صارفین کا استحصال نہیں کر سکتے۔درآمدات کی غیر موجودگی کی صورت میں چند مقامی فرمیں اجارہ داری کو فروغ دے سکتی ہیں اور اونچی قیمتیں وصول کر سکتی ہیں۔

(v) تجارتی پالیسی(Trade policy): عہد قدیم سے ہی تجارت اور کاروبار (Commerce) کو ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔پارچہ جات (کپڑے) اور مسالحہ جات ہندوستان کی جانب سے برآمد ہونے والی پہلی پیداوار ہے۔1950 سے لے کر 1980 کے اواخر تک ملک میں اشتراکی پالیسی کے نتیجہ میں ملکی مصنوعات کا تحفظ اور ہندوستان کے ساتھ تجارت کرنے والی غیر ملکی کمپنیوں پر سخت ضوابط کو عائد کیا گیا اوسط محصولات 200 فیصد سے زیادہ تھے۔درآمدات پر وسیع مقداری تحدیدات اور بیرونی سرمایہ کاری پر سخت پابندیاں عائد کردی گئیں تاہم ملک نے 1990 آزادیانہ' خانگیانہ اور عالمیانہ (LPG) پالیسی کو اختیار کر کے اصلاح کا آغاز کیا۔

(vi) بیرونی سرمایہ(Foreign capital): ہندوستان نے معاشی اصلاحات کے ایک حصے کے طور پر اپنی معیشت کو کھول دیا ہے اور بنیادی شعبوں جیسے بجلی' ایندھن اور بجلی کے ساز وسامان حمل ونقل وغیرہ کے لئے بین الاقوامی کمپنیوں (MNCs) کو اجازت دے دی ہے۔تاکہ ہندوستان کی فرموں میں 74 فیصد تک کی بیرونی سرمایہ کاری اور کچھ فرموں میں 100 فیصد تک کی اجازت دی جاسکے۔

بیرونی راست سرمایہ کاری Foreign Direct Investment (FDI)

بیرونی راست سرمایہ کاری کو اکثر و بیشتر ملک کی معاشی ترقی پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔حقیقت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ معیشت کی ترقی کے لئے FDI ایک لازمی شرط ہے یا اس کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔لہٰذا تمام عملی وجوہات کی بنیاد پر FDI جدید ٹکنالوجی کو متعارف' معلومات کی منتقلی' سرمایہ کاری اور انتظامی مہارت کے ساتھ برآمدی منڈیوں تک رسائی فراہم کرتا ہے۔سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ تجارتی توازن کے خسارے کو کم کرنے میں اور زیادہ مطلوبہ زرمبادلہ کے حصول میں یہ ایک گیٹ وے کا رول ادا کرتا ہے۔غیر ملکی کاروباری اداروں کے ساتھ مقابلہ کی صورت میں مقامی فرمیں اپنی ٹکنالوجی معیار اور انتظام کو بہتر بنانے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔اصل اور ٹکنالوجی کی منتقلی کے لئے

یہ ایک اہم طریقہ کار کے طور پر مانا جاتا ہے۔اس طرح کے تاثر کی بنیاد پر FDI میزبان ملک کے معاشی نمو کو فروغ دینے میں ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔

1991ء کے معاشی بحران کے دوران ہندوستان میں معاشی آزادیانہ کا آغاز ہوا اور تب سے ہندوستان میں FDI میں بتدریج اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک کروڑ سے زائد روزگار کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ Financial Times کے مطابق 2015 میں ہندوستان نے بیرونی راست سرمایہ کاری کے میدان میں چین اور ریاست ہائے متحدہ کو پہلے مقام سے پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گیا۔ عالمی سطح کے ساتھ ساتھ خطوں رممالک میں FDI کے بہاؤ کے حالیہ رجحانات کا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ ہندوستان نے عام طور پر اپنی مضبوط گھریلو معاشی کارکردگی کے ساتھ اور محتاط سرمایہ کھاتہ کے آزادیانہ کے عمل کے ایک حصے کے طور پر FDI پالیسی کو بتدریج آزاد بناتے ہوئے بڑے پیانے پر FDI کو راغب کیا ہے۔حتیٰ کہ حالیہ عالمی بحران کے دوران ہندوستان نے FDI میں کسی خاص کمی کا مظاہرہ نہ کیا جیسا کہ عالمی سطح پر اور دیگر ابھرتی ہوئی بازار کی معیشتوں میں پایا گیا تھا۔

راست بیرونی سرمایہ کاری کی خامیاں Drawbacks of FDI

FDI مختلف خامیوں سے دوچار ہے۔خوردہ تجارت میں FDI کے جارحانہ بہاؤ پر سنجیدگی سے بحث کی جارہی ہے اور حکومت اس شعبے میں اصلاحات لانے کے لئے فکرمند و چوکس ہے۔ کچھ نقائص حسب ذیل ہیں:

(i) بیرونی فرموں کی چند اجارہ داری طاقت کی وجہ سے مقامی فرموں کو کاروبار سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔

(ii) منافع کی واپسی میں میزبان ملک کا سرمایہ دوسرے ممالک کو منتقل ہوجاتا ہے۔

(iii) اگر مقامی کارکن تکنیکی طور پر اعلیٰ درجہ کی غیر ملکی فرم ٹکنالوجی سے نمٹنے کے قابل نہ ہوں تو انہیں ملازمت سے بے دخل کردیا جاسکتا ہے۔

(iv) FDI کے استعمال میں سب سے اہم مسئلہ بیرونی قرضوں کا بوجھ ہے جو سال بہ سال بڑھ رہا ہے۔

(v) ہمارے ملک کو ایک اور مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس میں FDI کی وسعت کی غیر یقینی صورتحال ہے جو ممکن ہے کہ آنے والے وقت میں دستیاب ہوجائے اس طرح کی غیر یقینی صورتحال تناظری منصوبہ بندی پر بہتر طور پر عمل آوری کے راستے میں رکاوٹ ہے۔

معاہدہ عمومی برائے محصولات وتجارت کے مقاصد اور افعال (GATT)

Objectives and Functions of General Agreement on Tariffs and Trade

پہلی اور دوسری جنگ عظیم نے دنیا کی معیشت پر بہت برا اثر ڈالا جس کی وجہ سے مختلف ممالک نے درآمدات پر کئی پابندیاں عائد کردیں۔جس کے نتیجے میں بین الاقوامی تجارت تباہ ہوگئی۔ اتحادی طاقتوں نے بین الاقوامی معیشت میں نئے اور قابل عمل تعلقات کے لئے منصوبہ بنانے کا سوچا اور برٹین ووڈ کانفرنس (Bretton Woods Conference) 1944 کو منعقد ہوئی جو ایک نئے نظام کا نقطہ آغاز تھا۔ اور اس مقصد کی خاطر IMF بین الاقوامی مالیاتی فنڈ IBRD بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی اور ITO بین الاقوامی تجارتی تنظیم کے قیام کے بارے میں غور کیا گیا۔

اس سلسلے میں ایک کانفرنس ہاوانا (Havana) میں 48-1947 کو منعقد ہوئی اور ITO کے قیام کے لئے ایک منشور تیار کیا گیا

لیکن اسکو کبھی روبہ عمل نہیں لایا جا سکا۔ اس کے بجائے معاہدہ عمومی برائے محصولات وتجارت (GATT) کو یکم جنوری 1948 سے نافذ کردیا گیا۔

GATT کے دفعات اور افعال Functions/Provisions of GATT

1. **انتہائی پسندیدہ ملک کی دفعہ GATT: Most Favourate Nations clause (MFN)** کا آرٹیکل I MFN سے متعلق ہے۔ یہ اپنے فریقوں کو ہدایت دیتا ہے کہ دوسروں کو ترجیح نہ دی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ملک یہ رضامندی ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی بھی دوسرے ملک کے ساتھ GATT کے فریقوں کا مقابلہ میں بہتر سلوک نہیں کرے گا۔ جہاں تک تجارتی پالیسی کا تعلق ہے ممالک کے درمیان کسی بھی امتیازی سلوک کو MFN Clause رد کرتا ہے۔ یعنی ان رعایتوں کو فوراً دوسرے ممالک تک وسعت دی جائے تاکہ معاہدہ میں شامل تمام فریقین مساوی طور پر مستفید ہوسکیں۔ اسی طرح اگر کوئی ملک اپنے اپنے گھریلو صنعتوں کے لئے تحفظ کے اقدامات کرتا ہے تو وہی اقدام GATT کے تمام ممبروں پر بھی لاگو ہوں گے۔
2. **محصولات میں رعایتیں (Tariff Concession):** آرٹیکل 11 میں محصولات رعایتوں سے متعلق شیڈولڈس کو بتایا گیا ہے۔ GATT میں اکثر ٹیرف رعایتوں کو "Bound" کی شرح سے جانا جاتا ہے۔ جس 1948 کو میں 3 سال کے لئے 1950 تک کے لئے نافذ کیا گیا۔
3. **مقداری تحدیدات کا خاتمہ (Elimination of Quantitative Restructions) (EQR):** آرٹیکل XI کے مطابق حلیف ممالک کو چاہئے کہ وہ مقداری تحدیدار عائد نہ کریں سوائے بنیادی استثنا کے جس میں ایک ملک چند مخصوص حالات میں جو کہ ترقی یافتہ ممالک کے لئے سخت منع ہیں تحدیدات عائد کرسکتا ہے جس کا مقصد اپنے بیرونی توازن ادائیگی کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ عام طور پر تحدیدات کی عمل آوری میں کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہئے۔
4. **حفاظتی کوڈ/ضابطہ (Safeguard code):** GATT کا آرٹیکل XIX ہنگامی حفاظتی ضابطہ فراہم کرتا ہے اس کے تحت ایک ملک ان درآمدات کو روکنے کے لئے محصولات یا کوٹہ نافذ کرسکتا ہے جن سے گھریلو پیداکنندوں کو خطرہ یا شدید نقصان پہنچتا ہے۔
5. **مستثنیات (Exceptions):** معاہدہ کے فریقین کی جانب سے درآمدی کوٹہ پر امتناع کے سلسلے میں آرٹیکل XX اور XXI عام اور حفاظتی استثناء فراہم کرتا ہے
6. **رعایتیں اور جوابی ڈیوٹیز (حکومتی ٹیکس) (Subsidies and Countervailing duties):** رعایتوں اور جوابی ڈیوٹیز (حکومتی ٹیکس) سے متعلق اصول ایک علیحدہ کوڈ میں شامل کئے گئے تھے۔ جو 1970ء کے ٹوکیو راؤنڈ میں زیر بحث لائے گئے تھے۔ ان اصولوں کے تحت تیار شدہ مصنوعات پر برآمدات ڈیوٹی پر امتناع عائد کردیا گیا تھا سوائے ترقی پذیر ممالک کے بنیادی پیداوار پر برآمدی رعایت کو صرف اس شرط پر محدود کیا گیا کہ وہ ملک دنیا کی برآمدات میں منصفانہ حصہ سے زیادہ حاصل نہ کرسکے۔
7. **تنازعات کی یکسوئی (Settlement of Disputes):** ممبران کے درمیان تنازعات کی یکسوئی کے میدان میں GATT بہت کامیاب رہا۔ کسی بھی ممبر ممالک کے خلاف اگر کوئی دوسرا ممبر GATT کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ سالانہ اجلاس میں اس کی شکایت کرتا ہے تاکہ یکسوئی کی جائے۔

GATT کے ادوار Rounds of GATT

1947 سے گیاٹ کے آخری سال 1993 تک حلیف ممالک کے درمیان 8 مذاکراتی کانفرنس کے دور منعقد ہوئے۔ GATT کے ادوار کی تفصیلات اور بحث کردہ مرکزی موضوعات کو حسب ذیل چارٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

چارٹ: GATT کے ادوار

دور	سال	مقام	موضوعات اور نتائج
پہلا	1947	جینوا	مخصوص اشیاء پر محصولات کی پابندی
دوسرا	1949	اینسی	اعتدال پر مبنی محصول میں کٹوتی
تیسرا	1950-51	تارکوئے	1948 کی سطح سے 25% محصول میں کمی
چوتھا	1956	جینوا	اعتدال پر مبنی محصول میں کمی
V ڈیلن دور	1960-61	جینوا	اعتدال پر مبنی محصول میں کمی
VI کینیڈین دور	1964-67	جینوا	تیار شدہ اشیاء پر پابندیوں میں 35 فیصد تک کمی
VII ٹوکیو دور	1973-79	جینوا	غیر محصولاتی پابندیاں
VIII یوروگئے دور	1986-94	پنٹاڈیل ایسٹ	زراعت‘ GATS‘ TRIPS اور TRIMs سے متعلقہ مسائل

پہلے چھ ادوار محصولات کی شرحوں میں کمی سے متعلق تھے۔ ساتویں دور میں غیر محصولاتی مسائل کو شامل کیا گیا۔ آٹھواں دور پچھلے ادوار سے بالکل مختلف تھا۔ یہ دور یوروگوئے دور (Uruguay Round) کے نام سے مشہور ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے مقاصد اور افعال

Objectives and Functions of World Trade Organisation

ڈسمبر 1993 میں تیار کئے گئے حتمی قانون پر GATT کے ممبر ممالک نے اپریل 1994 میں دستخط کئے جس سے WTO کے قیام کا راستہ ہموار ہوا۔ WTO معاہدے پر گیاٹ کے 104 ممبر ممالک نے دستخط کئے اور یکم جنوری 1995 کو نافذ ہوا اور ہندوستان نے WTO معاہدہ پر 30 ڈسمبر 1994 کو دستخط کرتے ہوئے WTO کا ابتدائی رکن بن گیا۔ اس کا صدر دفتر جنیوا سوئزرلینڈ میں واقع ہے۔

GATT اور WTO کے درمیان فرق Differences between GATT and WTO

GATT اور WTO کے درمیان اہم فرق کو حسب ذیل پیش کیا گیا ہے۔

GATT	WTO
1. اس کا کوئی ادارہ جاتی قیام نہیں ہے	1. یہ ایک سکریٹریٹ والا مستقل ادارہ ہے
2. اس کی لی گئی ذمہ داریاں عارضی بنیادوں پر وضع کی گئی تھیں	2. اس کی لی گئی ذمہ داریاں مکمل اور مستقل ہیں
3. اس کے اصول صرف اشیاء کی تجارت پر لاگو ہوتے تھے	3. اس کے اصول اشیاء تجارت کے ساتھ ساتھ خدمات پر بھی لاگو ہوتے ہیں
4. اس معاہدے کی دفعات ہمہ رخی اور نوعیت کے اعتبار سے منتخبہ تھے اور ممبران کی جانب سے عائد کردہ نہیں تھے	4. اس معاہدے کی دفعات ہمہ رخی اور تمام ممبرس پر لازماً عائد ہوتے ہیں

5. تنازعات کا نظام طوالت پر مبنی تھا اور پابندی پر مبنی نہیں تھا

5. تنازعات کے حل کا نظام فریقین کو پابند بنانے والا، خودکار اور تیز رفتار ہے

WTO کی وزارت کانفرنس Ministerial Conferences of WTO

عالمی تجارتی تنظیم کا سب سے اعلیٰ فیصلہ ساز مجلس وزارتی کانفرنس ہے۔ جو ہر دو سال میں ایک مرتبہ اپنا اجلاس منعقد کرتی ہے۔ وزارتی کانفرنس کسی بھی ہمہ رخی تجارتی معاہدہ کے تحت تمام امور پر فیصلے لے سکتی ہے۔ اب تک 11 وزارتی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔

چارٹ: WTO کی منعقدہ وزارتی کانفرنس

سلسلہ نشان	Year سال	Place مقام	Issues موضوعات
1	Dec.9-13, 1996	سنگاپور	مزدور کے معیارات، سرمایہ کاری، پارچہ جات اور
2	May18-20, 1998	جینوا	یوروگوئے دور بات چیت
3	Nov30-Dec3,1999	سیاٹل (Seattle)	انسانی حقوق اور ماحولیاتی تحفظ
4	Nov.9-13, 2001	دوحہ	سرمایہ کاری پر ہمہ رخی نظام مسابقت پالیسی حکومت کی وصولیات اور ماحول
5	Sept.10-14,	کینکون (Cancun)	دوحہ کانفرنس کے تحت مذاکرات کی پیش رفت
6	2003	ہانگ کانگ	زراعت میں برآمدی رعایتیں
7	Dec.13-18, 2005	جینوا	دوحہ مذاکرات
8	Nov.3-Dec2,	جینوا	TRIPs، چھوٹی معیشتوں کے لئے خاص مواقع
9	2009	بالی	تجارتی اعزاز، ٹیرف رمحصولاتی شرح کوٹہ
10	Dec15-17, 2011	نیروبی	آزادیانہ کی عمیق خدمات اور خدماتی شعبہ میں تنظیمی قواعد اور آب وہوا کی تبدیلی
11	Dec.15-18, 2013	بیونس آئرس	وغیرہ
12	Dec.15-18, 2015	نور سلطان، قازقستان	الکٹرانک کامرس پر نئے اقدامات، سرمایہ کاری کی سہولت اور
	Dec.10-13, 2017		قابل برقرار ترقیاتی اہداف اور تجارتی ایجنڈا، آب وہوا کے بحران اور
	June.8-11, 2020 (Scheduled to be held) but kept on hold due to covid-19		پلاسٹک آلودگی پر اقدامات

Lease Financing کے قومی سطح کے ادارے

قومی سطح پر ہمہ اقسام کے مالی ادارے قائم کیے گئے یہ ادارے آجرین کی مالی ضروریات کی تکمیل کرتے ہے۔ان میں ہ شامل ہیں۔

I. آل انڈیا ڈیولپمنٹ بینکس جیسے IIBI' IFCI' SIDBI' IDBI وغیرہ۔

II. خصوصی مالی ادارے جیسے IIBI' ICICI' IVCF' وغیرہ

III. انوسٹمنٹ انسٹی ٹیوشن جیسے UTI' GIC' LIC وغیرہ۔

I. آل انڈیا ڈیولپمنٹ بینکس (AIDBs)

مختلف آل انڈیا ڈیولپمنٹ بینکس نہ صرف بڑی اور میڈیم سائز کی انٹر پرائز ز کو قرض دیتے ہیں بلکہ چھوٹے پیانے کی صنعتوں کے فروغ کے لئے بھی مدد کرتے ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

1) انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (IDBI)

اس کا قیام ماہ جولائی 1964 میں ملک میں صنعتی تقی کے لئے ایک بڑے مالی ادارے کے طور پر عمل میں آیا۔ یہ ادارہ صنعتوں کی تبدیل شدہ مالی ضروریات وسط اور بڑے پیانے کی صنعتوں کو دونوں راست اور بالواسطہ مالی مدد کی ضرورت کی تکمیل کرتا ہے۔ پراجکٹ لونس' ذمہ نویسی اور صنعتی تمسکار کو راست مالی مدد سافٹ لونس' ٹیکنیکل ریفنڈ لونس وغیرہ جب کہ بالواسطہ طور پر صنعتی فرموں کو ری فینانس کی سہولت کی شکل میں مدد کرتے ہیں۔

2) **انڈسٹریل فینانس کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (IFCI Ltd.):** IFCI کا پہلا قیام 1948 میں ترقیاتی مالی ادارے کے طور پر IFCI ایکٹ کے تحت عمل میں آیا۔اس کا مقصد وسط اور بڑے پیانے کی صنعتوں کو طویل مدتی قرض فراہم کرنا ہے اور صنعت کو روپیہ اور بیرونی کرنسی میں قرض' اسٹاک' حصص' بانڈز اور ڈبنچرز کی اجرائی پر خریدنا اور ذمہ نویسی ہے۔اس ادارے نے مرچنٹ بینکنگ' لونس' کاسنڈیکیشن' باز آباد کاری پروگرام س کی تدوین' ادغام اور انضمام وغیرہ کی طرف اپنی سرگرمیوں کو منتقل کیا ہے۔

3) **اسمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (SIDBI):** SIDBI کو حکومت ہند نے ماہ اپریل 1990 میں قائم کیا۔ یہ IDBI کا کلی طور پر ذیلی ادارہ ہے۔ یہ ملک کے چھوٹے پیانے کی صنعتوں کے فروغ' مالیہ کاری اور ترقی دینے کا اہم ادارہ ہے۔اس کا مقصد جزوی' چھوٹے اور وسط انٹر پرائزس MSME شعبہ کو معاشی نمو' روزگار کی فراہمی اور متوازن علاقائی ترقی کے لئے بااختیار بنانا ہے۔

4) انڈسٹریل انوسٹمنٹ بینک آف انڈیا (IIBI)

اس کا قیام 1985 میں انڈسٹریل ری کنسٹرکشن بینک آف انڈیا ایکٹ 1984 کے تحت ہوا تھا۔اس کو بیماری صنعتی اکائیوں کے لئے ایک اہم ادھاری اور تعمیر جدید کے لئے ایجنسی کی حیثیت حاصل تھی۔ 17 رمارچ 1997 میں اس کو IIBI کے طور پر خودمختار

ترقیاتی ادارے میں تبدیل کیا گیا۔

II. خصوصی مالیاتی ادارے

یہ ادارے کامرس وتجارت وینچر کیپٹل، کریڈٹ ریٹنگ اور لیزنگ وغیرہ کی بڑھتی مالیاتی طلب کی تکمیل کے لئے قائم کئے گئے۔

1) **IFCI وینچر کیپٹل فنڈز لمیٹڈ (IVCF):** اس ادارے کو پہلے رسک کیپٹل اینڈ ٹیکنالوجی فینانس کارپوریشن لمیٹڈ (RCTC) کے نام سے پہچانا جاتا تھا اور یہ .IFCI Ltd کا ذیلی ادارہ تھا۔ اس کو مہماتی سرمایہ کی ضروریات کی تکمیل اور اختراعی اشیاء طریق عمل اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے کاراندازیت کو ملک میں ایک وسیع شکل دی۔

2) **ICICI وینچر فنڈز لمیٹڈ:** اس ادارے کو پہلے ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ اینڈ انفارمیشن کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ (TDICI) کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس ادارے کو یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا کے جائنٹ وینچر کے طور پر 1988 میں قائم کیا گیا۔ اس لئے ICICI کا ذیلی ادارہ بن گیا۔ یہ دراصل ٹیکنالوجی وینچر مالیہ کمپنی ہے اس کو نئی ٹیکنالوجی پر مبنی وینچرز کے قائم کرنے کے لئے مالیہ کی منظوری کے لئے قائم کیا گیا اس ادارے کو کمپیوٹر، کیمیکلس، پالیمرس، ڈرگس، ڈائگناسٹک ویاکسین، بائیوٹیکنالوجی ماحولیاتی انجینئرنگ وغیرہ کی مدد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

3) **ٹورازم فینانس کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (TFCI):** ملک میں سیاحتی صنعت کی نمو اور ترقی کے لئے حکومت ہند کی جانب سے قائم کردہ ادارہ ہے رسمی سیاحتی پراجکٹس سے ہٹ کر یہ ادارہ غیر سیاحتی پراجکٹس کی مالی مدد بھی کرتا ہے جیسے امیوزمنٹ پارک، روپ ویز، کرایہ پر کار خدمات، واٹر ٹرانسپورٹ وغیرہ۔

III. سرمایہ کاری ادارے

یہ درمیانی مالیاتی ادارے ہیں جو نہایت مقبول ہیں جو خصوصاً چھوٹی بچت کنندوں اور سرمایہ کاروں کی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔ یہ اپنے اثاثوں کو قابل بازار کاری تمسکات کے ساتھ صف بندی کرتے ہیں۔

1. **لائف انشورینس کارپوریشن آف انڈیا (LIC):** اس کا قیام 1956 میں حکومت ہند نے کلی طور پر ذاتی کارپوریشن کے طور پر قیام عمل میں آیا۔ اس کی تشکیل لائف انشورینس کارپوریشن ایکٹ 1956 کے تحت عمل میں آئی۔ اس کا مقصد زندگی بیمہ کو خصوصاً دیہی علاقوں میں پھیلانا تھا۔ یہ ادارہ انفراسٹرکچر کی ترقی جیسے ہاؤزنگ، دیہی الکٹریفکیشن، واٹر سپلائی، سیوریج وغیرہ کے لئے مالی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مالیاتی اداروں کے حصص اور بانڈز کی خریدی کے ذریعہ مدد کرتا ہے۔ لائف انشورینس کارپوریشن آف انڈیا بیرونی ممالک میں بھی کاروبار انجام دے رہا ہے اس کے آفیسس فیجی، ماریشیس اور یونائیٹڈ کنگ ڈم میں بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے کاروبار سمندر پار مشترکہ ذیلی کارپوریشن بحرین، نیپال اور سری لنکا میں بھی قائم ہیں۔

2. **جنرل انشورینس کارپوریشن (GIC):** سارا جنرل انشورینس کاروبار ہندوستان میں جنرل انشورینس بزنس (نیشنلائزیشن) ایکٹ

(GIDNA)1972 کے ذریعہ قومیایا گیا۔ GIBNA کی شق (1)9 کے تحت جنرل انشورینس کارپوریشن آف انڈیا قائم کیا گیا۔ یہ قانون کمپنی 1956 کے تحت 22/نومبر 1972 کو قومیایا گیا۔ اس کے قیام کا مقصد جنرل انشورینس کاروبار کی نگرانی، کنٹرول اور چلانا ہے۔

3. **یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا(UTI)**: یہ ایک آئینی عوامی شعبہ ہے جو ایک سرمایہ کاری ادارہ ہے جس کا قیام یونٹ ٹرسٹ ایکٹ 1963 کے تحت ماہ فروری 1964 کو عمل میں آیا۔ UTI نے اپنی کارگذاری کا آغاز ماہ جولائی 1964 میں کیا۔ یہ چھوٹے بچت کنندوں کو وہاں سرمایہ کاری کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے جہاں جوکھم تبدیل ہورہا ہو۔ UTI کے درج ذیل بنیادی مقاصد ہیں:

i) متوسط اور کم آمدنی والے گروہوں کی بچت یکجا کرنا اور ہمت افزائی کرنا۔

ii) ملک میں صنعتی ترقی اور خوشحالی کے فائدوں میں حصہ داری کے قابل بنانا۔

ریاستی سطح کے ادارے

ریاستی سطح پر بھی فینانسنگ ایجنسیوں اور صنعتی ترقیاتی بینکس کا اشتراک ہے خاص طور پر متعلقہ ریاستوں میں متوسط اور چھوٹے پیانے کی صنعتوں کے، پسماندہ علاقوں میں صنعتی ترقی پر توجہ کے ساتھ اشتراک کررہے ہیں۔ اسٹیٹ فینانشیل کارپوریشن (SFCs) اور اسٹیٹ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (SIDC یا اسٹیٹ انڈسٹریل انوسٹمنٹ کارپوریشن (SII|C|) اہم ریاستی سطح پر ممتاز مالی ادارے ہیں۔

1. **SFCs**: مرکزی قانون کے ماہ اگست 1952 میں نافذ العمل ہونے کے بعد ہر ریاست میں SFCs کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ریاستی سطح کی تنظیمیں ہیں جہاں اوسط اور چھوٹے پیانے کی صنعتوں کے لئے گنجائش فراہم کی گئی۔ SFCs تمام چار بڑی صورتوں میں مالی مدد فراہم کرنے کا اختیار دیا گیا جیسے لون اور ایڈوانس، حصص اور ڈبنچرز کی خریدی، نئی اجرائی کہ ذمہ نویسی، تیسرے فریقین سے لون کی گیارنٹی اور ملتویہ ادائیات وغیرہ۔

2. **SIDC/SICCS**: SIDCs/SIICS مالیہ فراہم کررہی ہیں اور مختلف افعال انجام دے رہے ہیں جیسے اراضی، برقی، سڑکوں اور صنعتی اکائیوں کے لئے لائسنس ایسے اکائیوں کے قیام کے لئے کفالت خصوصاً پسماندہ علاقوں میں، اس امداد کا ایک بڑا حصہ مشترکہ شعبہ اور عوامی شعبہ میں اکائیوں کی مدد اور باقی خانگی شعبہ کی اکائیوں کے لئے ہوتا ہے۔ فنڈز حسب ضابطہ ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں جیسے سرمایہ اور ذخیرے، IDBI، ریاستی حکومتوں سے قرض اور بینکس بانڈز، ڈبنچرز سے سرمایہ تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ ادارے بھی کئی مسائل سے بھول چوک، غیر موزوں اور ناتجربہ کار عملہ اور تنظیمی کوتاہیوں سے دوچار ہیں۔

1. **مساواتی حصص**: مساواتی حصص کمپنی کی ملکیت کو ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح ایسے حصص کی اجرائی کے ذریعہ حاصل کردہ سرمایہ ملکیتی سرمایہ (Ownership capital) یا مالک کے فنڈز (Owner's fund) کہلاتے ہیں۔

2. **ترجیحی حصص**: ترجیحی حصص کی اجرائی کے ذریعہ حاصل کردہ سرمایہ ترجیحی سرمایہ کہلاتا ہے۔ ترجیحی حصص دار مساواتی صص داروں پر

ترجیحی موقف رکھتے ہیں۔

3. **روکی گئیں کمائیاں:** خالص کمائیوں کا ایک حصہ مستقبل میں استعمال کے لئے روک کر رکھا جاتا ہے اسکو روکی گئیں کمائیاں کہتے ہیں۔

4. **ڈبنچرز:** کمپنی کی جانب سے جاری کردہ بانڈ یا طویل مدتی قرض کی ایک شکل ہے۔ قرض کی مدت کے دوران ڈبنچر پر معینہ شرح پر سود ادا شدنی ہوتا ہے۔

5. **پبلک ڈپازٹ:** پبلک ڈپازٹ کمپنی عوام سے حاصل کردہ غیر محفوظ ڈپازٹس سے متعلق ہے۔

6. **کمرشیل بینکس:** تجارتی بینکس ایک کلیدی موقف کے حامل ہیں چونکہ یہ مختلف مقاصد اور ساتھ ہی ساتھ مختلف ادوار کے لئے فراہم کئے جاتے ہیں۔

7. **قول مالیہ کاری:** قول ایک ٹھیکہ کا معاہدہ جس کی رو سے ایک فریق یعنی اثاثہ کا مالک دوسرے فریق کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اثاثہ کے استعمال کے عوض معینہ رقم اقساط کی صورت میں ادا کرے۔

8. **اوورڈرافٹ:** ایک قرض دہندہ ادارہ کی جانب سے قرض کی فراہمی جب کہ کھاتہ میں رقم بالکل نہ ہو اوورڈرافٹ کہلاتا ہے۔

9. **تجارتی قرض(Trade Credit):** ٹریڈ کریڈٹ ایک تاجر کی جانب سے دوسرے تاجر کو اشیاء کی خرید یا خدمات کے لئے ادھار فراہم کرے۔

10. **کمرشیل پیپرز:** فرم کی جانب سے مختصر مدت کے لئے فنڈز کے حصول کے لئے غیر محفوظ پرامیسری نوٹ جاری کرے وہ کمرشیل پیپر ہے۔

11. **بینک لون:** ایک کاروبار کے لئے قرض سرمایہ بینک لون کی ایک عام شکل ہے۔ بینک لون طویل مدتی' وسط مدتی اور مختصر مدتی صورت میں فراہم کیا جاتا ہے۔

12. **IDBI:** Industrial Development Bank of India

13. **IFCI:** Industrial Finance Corporation of India

14. **LIC:** Life Insurance Corporation of India

15. **TFCL:** Tourism Finance Corporation of India Ltd.

16. **SIDBI:** Small Industries Development Bank of India

17. **ADR:** American Depository Receipts

18. **GDR:** Global Depository Receipts

19. **FCCB:** Foreign Currency Convertible Bonds

جزوی۔ چھوٹے اور اوسط درجہ کے انٹر پرائزس Micro, Small and Medium Enterprises (MSMEs)

چھوٹی۔ ذیلی صنعتی فرموں کے لئے تصوراتی اور قانونی ڈھانچہ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اور ریگولیشن ایکٹ 1951 سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ قانون مرکزی حکومت کو ضروری اختیارات فراہم کرتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً چھوٹے پیمانے اور ذیلی فرموں کی ہمت افزائی کے لئے اس قانون کی گنجائشوں ردفعات میں ترمیم کرے۔ دی اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزس ڈیولپمنٹ بل 2005 جس کو جون 2006 میں قانون کی شکل دی گئی اس کو دوبارہ یوں نام دیا گیا "Micro, Small and Medium Enterprises Development Act 2006"۔ اس کا مقصد ہندوستان میں چھوٹی اور اوسط انٹر پرائزس کو فروغ اور ترقی دی جاسکے۔ مائکرو' اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزس ڈیولپمنٹ ایکٹ 2006 (MSMEDA) حکومت اور MSME شعبہ سے دلچسپی رکھنے والے فریقین بشمول خدماتی شعبہ کو طویل مدتی مقاصد کی تکمیل کے لئے گنجائش فراہم کرتا ہے۔

The Micro, Small and Medium Enterprises Development Act 2006 نے جزوی چھوٹے اور اوسط انٹر پرائزس کے فروغ میں سہولت اور ترقی و مسابقتی اہلیت میں اضافہ اور اس سے متعلق یا اتفاقی امور کی سہولت فراہم کرنے کی اجازت دی ہے۔ جزوی' چھوٹے اور اوسط انٹر پرائزس (MSME) شعبہ انتہائی تیز اور حرکیاتی شعبہ کے طور پر ہندوستانی معیشت میں گذشتہ پانچ دہوں سے ظہور پذیر رہا ہے۔ ان شعبہ جات کی موثر' صلاحیت لچکدار اور اختراعی کاراندازی جذبہ نے بھی معیشت کی ترقی میں ایک کلیدی رول ادا کیا۔

وزارت MSME کی رو سے MSME کی تعریف

مینوفیکچرنگ	خدمت	درجہ بندی
25 لاکھ روپے تک	10 لاکھ روپے تک	جزوی انٹر پرائزس
25 لاکھ روپیوں سے زیادہ لیکن 5 کروڑ سے کم	10 لاکھ روپیوں سے زیادہ لیکن 2 کروڑ روپیوں سے کم	چھوٹی انٹر پرائزس
5 کروڑ روپیوں سے زیادہ لیکن 10 کروڑ روپیوں سے کم	2 کروڑ روپیوں سے زیادہ لیکن 5 کروڑ سے کم	اوسط انٹر پرائزس

MSMEs کو پیش کردہ مراعات

MSMEs خصوصی مراعات اور فوائد سے دیگر انٹر پرائزس سے نسبتاً زیادہ مزے لے رہی ہیں۔ MSMEs قانون مائیکرو' اسمال اینڈ میڈیم انٹر پرائزس کے لئے درج ذیل مراعات عطا کرتا ہے۔

1. **اشیاء کی تیاری میں خصوصیت:** MSMEs کو سب سے بڑا فائدہ تحفظات پالیسی ہے جو چند اشیاء کی تیاری ان انٹر پرائزس کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس طرح ان کے مفادات کا تحفظ ہوتا ہے اور سوسائٹی کے لئے روزگار کے مواقع کی تخلیق کے ذریعہ محرکہ فراہم کرتے ہیں۔ حکومت نے پالیسیاں بنائی ہیں کہ MSMEs کے ذریعہ 350 آئٹمس گورنمنٹ اسٹورس پر چیز پروگرام کے

تحت خریدی کے لئے محفوظ کردیا جائے۔

2. **جگہ کا بٹوارہ:** MSMEs کی ہمت افزائی کے لئے اسپیشل اکنامک زونس (SEZs) کے لئے ضروری ہے کہ وہ چھوٹے پیانے کی اکائیوں کے لئے 10% جگہ مختص کرے۔

3. **اشیاء اور خدمات پر بروقت ادائی:** MSMED قانون کے تحت MSMEs کے خریداروں کے لئے بروقت ادائی پر تحفظات کی پیشکش کی جاتی ہے۔ کسی شئے یا خدمات کی خریدی پر خریدار کے لئے ضروری ہے کہ وہ معاہدہ میں صراحت کردہ تاریخ پر سپلائر کو رقم ادا کردے۔

4. **حکومت کی جانب سے ہمت افزائی اور ٹھوس مدد:** حکومت اپنی ادھار کے لئے ترجیحی رسائی۔ ترجیحی خرید پالیسی وغیرہ کے ذریعہ اس شعبہ کی ہمت افزائی اور ٹھوس مدد کررہی ہے۔ حکومت خصوصی اداروں کے ذریعہ اسکیمس اور ترغیبات کے ذریعہ مالیہ مدد کے حصول میں مدد بازارکاری میں مدد' تکنیکی رہنمائی' ٹریننگ اور ٹیکنالوجی میں بہتری وغیرہ کی شکل میں پیکجس کی پیشکش کرتی ہے۔

5. **خریدار کی جانب سے ادائی میں تاخیر پر سود:** جب خریدار کی مرضی کے مطابق فروخت کنندہ رقم ادا کرنے میں ناکام ہوجائے تو وہ واجب الادا رقم پر سود ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ سود طئے شدہ تاریخ کے فوری بعد سے تاخیر کی مدت کے لئے۔ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ سود بینک کی شرح سے تین گنا زیادہ ادا کرنا ہوگا اور ماہوار شرحوں کو مرکب میں تبدیل کیا جائے گا۔

6. **تنازعات پر رجوع:** کسی بھی اشیاء یا خدمات کے لئے ادا طلب رقم سے متعلق کوئی تنازعہ اور اس پر کوئی سود کی رقم کی ادائی کسی بھی فریق سے رجوع کیا جاسکتا ہے یا مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز فیسیلیٹیشن کونسل سے رجوع کیا جاسکتا ہے جو نفس مضمون کے لئے مصالحت کا انعقاد کرسکے گا۔

1. **انٹرپرائز:** اشیاء کی تیاری اور پیداوار میں مصروف عمل' کسی نام سے جانا جائے' صنعتی فرم یا تجارتی فرم یا کوئی ادارہ۔

2. **مائیکرو انٹرپرائز:** یہ ایک ادارہ ہے جہاں پلانٹ اور مشنری میں سرمایہ کی حد 25 لاکھ سے زیادہ نہ ہو۔

3. **اسمال انٹرپرائز:** ایک ادارہ/فرم ہے جہاں پلانٹ اور مشنری میں سرمایہ کاری کی حد 25 لاکھ سے زیادہ ہو لیکن 5 کروڑ روپیوں سے زیادہ نہ ہو۔

4. **میڈیم (اوسط) انٹرپرائز:** ایک فرم/ادارہ جہاں پلانٹ اور مشنری میں سرمایہ کاری کی حد 5 کروڑ روپیوں سے زیادہ ہو لیکن 10 کروڑ روپیوں سے زیادہ نہ ہو۔

5. **سرویس (خدماتی) انٹرپرائز:** ادارہ/فرم جو خدمات کی فراہمی اور خدمت انجام دے رہا ہو سرویس انٹرپرائز کہلاتا ہے۔

کثیر قومی کارپوریشنس Multi National Corporation (MNCs)

عالمی سطح پر معاشی سہل کاری نے کثیر قومی کارپوریشنس کے قیام کو بڑھاوا دیا ہے۔ عالمیانے کے عمل کو آگے بڑھانے میں کثیر قومی کارپوریشنس کلید کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ اندازہ ہے کہ عالمی کاروبار میں MNCs کا 2/3 دو تہائی حصہ ہے۔ بیرونی راست سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) کی توسیع سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی معیشت کی نشو ونما میں کثیر قومی کمپنیوں کا رول رہا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد MNCs کی نشو ونما بڑی تیزی سے ہوئی ہے۔ چند مشہور کمپنیاں جو ہندوستان میں کاروبار کر رہی ہیں ان میں مائیکروسافٹ، آئی بی یم، نیسلے، پراکٹر اینڈ گیمبل، کوکا کولہ، پیپسی، CITI گروپ، سونی کارپوریشن، ہولیٹ پکارڈ، ایپل انکارپوریشن وغیرہ۔

اصطلاح ''کثیر قومی'' دو الفاظ کا مرکب ہے ''کثیر'' (Multi) اور ''قومی'' (National)۔ اسطرح ایک کثیر قومی کارپوریشن رکمپنی ایک تنظیم ہے جو ایک سے زائد ممالک میں کاروبار کر رہی ہو۔ دوسرے الفاظ میں ایک تنظیم یا انٹر پرائز جو نہ صرف اپنے ملک میں کاروبار کر رہی ہو جہاں وہ رجسٹرڈ ہے بلکہ دیگر ممالک میں بھی کاروبار کر رہی ہو۔ اس کو اصطلاح یوں بھی دی جاسکتی ہے انٹرنیشنل کارپوریشن، گلوبل گینٹ، ٹرانزیشنل کارپوریشن۔ چند ہندوستانی کثیر قومی کمپنیاں عالمی سطح پر کاروبار کر رہی ہیں جیسے INFOSYS، WIPRO اور ریڈی لیبس وغیرہ۔ اسی طرح امریکہ سے Nike، کوکا کولہ، والمارٹ، توشیبا، ہونڈا، BMW، IBM کمپیوٹرز، پیپسی کولہ جرمنی سے Siemens، جاپان سے سونی اور ہونڈا وغیرہ ہالینڈ سے فلپس ہندوستان میں کاروبار کر رہے ہیں۔

1. **عالمیانہ:** عالمیانہ بازار کی اضافہ مربوطی (تبادلہ) اور پیداوار۔ وسائل کی حرکت پذیری (سرمایہ۔ محنت۔ تنظیم اور علم) سے متعلق ہے۔
2. **راست بیرونی سرمایہ کاری (FDI):** ایک ملک کے فرد یا فرم کی جانب سے دوسرے ملک میں فراہم کاروباری مفادات میں سرمایہ کاری ہے۔
3. **بین الاقوامی تجارت:** بین الاقوامی تجارت کا مطلب ممالک کے درمیان تجارت ہے۔ یہ اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب کہ ایک فرم اشیاء یا خدمات دوسرے ممالک کے لئے برآمد کرتی ہے۔
4. **کثیر قومی کارپوریشن:** کثیر قومی کارپوریشن ایک کارپوریٹ، انٹر پرائز یا کاروباری انٹر پرائز سے متعلق ہے جو اپنی پیداواری سرگرمیوں کو اپنے ملک (ہوم کنٹری) کے علاوہ دوسرے اقوام میں پھیلائی ہو۔

کاروبار میں ابھرتے رجحانات (Emerging Trends in Business)

ای۔ بزنس

اصطلاح ''ای۔ بزنس'' کمپنی کی کارکردگی میں بہتری لانے ICT کی بنیاد پر کاروباری آلات جو کاروبار کو مربوط کرنے سے متعلق ہے۔ اصطلاح ای۔ کامرس جس کو اکثر ای۔ بزنس کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے یہ ای۔ بزنس کے ایک پہلو کا احاطہ کرتا ہے جیسے ایک کمپنی اور موکلین کے درمیان تعلق کے لئے آن لائین مدد کا استعمال۔ اصطلاح ''ای۔ بزنس'' کو 1997 میں IBM نے پہلی بار استعمال کیا تھا۔ اس نے ای۔ بزنس کی یوں تعریف کی تھی ''انٹرنیٹ ٹیکنالوجیز کے استعمال کے ذریعہ کلیدی کاروباری طریقہ کار میں تبدیل کرنا ہے''۔

ای۔ بزنس کے حدود / وسعت

ای۔کامرس کی حد آن لائین معاملت کرنا ہے۔آن لائین کے ذریعہ معاملت اشیاء یا خدمات کی فراہمی ہوسکتی ہے۔ہم سب آن لائین اشیاء کی خریدی چند آن لائین پورٹل سے کی جاسکتی ہے جیسے آمیزان' فلپ کارٹ' منترا وغیرہ۔تقریباً ہر چیز لباس سے لے کر الیکٹرانک آلات' کپڑوں سے جواہرات وزیورات تک ای۔کامرس کے اس دور میں آن لائین فراہم ہیں۔یہی نہیں بلکہ لوگ خدمات بھی آن لائین پورٹلس سے حاصل کررہے ہیں جیسے زوماٹو' اویئو' ریڈبس وغیرہ۔کاروباری مشیران' وکلاء اور ڈاکٹرز بھی اپنی حدمات اپنے امکان موکلین کو آن لائین خدمات کو استعمال کرتے ہوئے بہم پہنچار ہے ہیں۔

ای۔بزنس کو درج ذیل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔وہ ہیں: a) اندرون تنظیم، b) بزنس ٹو بزنس (B2B) معاملتیں، c) بزنس ٹو کسٹمر (B2C) معاملتیں، d) کسٹمر ٹو کسٹمر (C2C)، e) کسٹمر ٹو بزنس (C2B) اور f) بزنس ٹو گورنمنٹ (B2G)

a) **B2B** ایک بزنس انٹر پرائز سے دوسرے بزنس انٹر پرائز کو اشیاء اور خدمات کے تبادلہ سے متعلق ہے مثلاً انڈیا مارٹ' ٹریڈ انڈیا' علی بابا وغیرہ۔

b) **B2C** کاروبار سے ایک گاہک کو اشیاء اور خدمات کے تبادلہ سے متعلق ہے۔مثالیں آمیزان ڈاٹ کام' نیٹ فلکس ڈاٹ کام' سولیکھا ڈاٹ کام وغیرہ۔

c) **C2C** معاملتوں کی سہولت پورٹلس کے ذریعہ کی گئی ہے جہاں گاہک آن لائین اپنی اشیاء دوسرے گاہکوں کی خریدی کے لئے پیش کرتے ہیں مثالیں OLX' Quicker وغیرہ۔

d) **C2B** ایک بزنس ماڈل ہے جس میں گاہک (افراد) اشیاء اور خدمات کمپنیوں کو پیش کرتے ہیں اور انہیں رقم ادا کرتے ہیں۔یہ بزنس ماڈل روایتی کاروباری ماڈل سے مکمل طور پر برعکس ہے جہاں کمپنیاں گاہکوں کو اشیاء اور خدمات پیش کرتے ہیں۔مثالیں ہیں آن لائین اشتہار کاری سائٹس جیسے گوگل' ایڈسینس' پلاٹ فارمس اے الحاق جیسے کمیشن جنکشن اور پروگرامس اے الحاق جیسے آمیزان C2B اسکیمس کی بہترین مثالیں ہیں۔افراد اشتہار کاری کے پرچم' سیاق عبارت اشتہارات یا دیگر کوئی حوصلہ افزائی کے ایٹمس اپنے شخصی ویب سائیٹ پر رکھ سکتے ہیں۔آن لائین سروے جیسے گوزنگ سرویز' سروے اسکاوٹ اور سروے منکی بھی خدماتی شعبہ میں C2B ماڈلس ہیں۔

e) **B2G** بزنس ٹو گورنمنٹ سے متعلق ہے۔عام طور پر ای۔کامرس کی تعریف یوں کی گئی کمپنیز اور گورنمنٹ یا عوامی شعبہ کی فرمس کے درمیان کامرس ہے۔یہ عوامی حصول' لائسنس کے طریقہ کار اور دیگر گورنمنٹ سے متعلق کاروائیوں سے متعلق ہے۔مثال: بزنس کا محصول کرنا' فائیل رپورٹس یا گورنمنٹ کو اشیاء اور خدمات فروخت کرنا۔

ای کامرس' ای۔ بزنس کا ایک عنصر ہے۔ای۔بزنس کے دیگر چند اہم عناصر میں ای۔آکشنگ' ای۔بینکنگ' ای ڈائریکٹوریز' ای۔انجینئرنگ' ای۔فرنچائزنگ' ای۔گیمبلنگ۔ ای۔لرننگ' ای۔میلنگ' ای مارکٹنگ' ای۔آپریشنل سورس مینیجمنٹ' ای۔سپلائی اور

ای۔ٹریڈنگ شامل ہیں۔ای۔ بزنس کے حدود پر بحث ذیل میں اہم عناصر کے تناظر میں کی گئی ہے یعنی:

1. **ای۔کامرس:** انٹرنیٹ کے ذریعہ کاروباری معاملت کاری یا سہولت کاری کو ای۔کامرس کہا جاتا ہے۔ای۔کامرس الیکٹرانک کامرس کا مخفف ہے۔وہ ہیں اشیاء یا خدمات کی آن لائین خرید وفروخت' کاروبار کی کوئی شکل الیکٹرانک طریقہ سے انٹرنیٹ کے استعمال سے معاملت ہو اس کو ای۔کامرس کہا جاتا ہے۔

2. **ای۔اُکشنگ:** انٹرنیٹ عوام کو شخصی وقت کی قربانی دئے بغیر آکشن میں حصہ لینے میں سہولت بہم پہنچاتا ہے۔ای۔آکشنگ میں وہ افراد جو آکشن میں حصہ لینا چاہتے ہوں ایک کلک کے ساتھ ویب سائیٹ پر جائیں گے اور پیش کردہ اشیاء کی تفصیلات یا متعلقہ ویب پیجس پر دیکھیں گے اور آکشن میں حصہ لیں گے۔

3. **ای۔بینکنگ:** الکٹرانک بینکنگ ایک کامیاب آن لائین کاروبار ہے۔ای۔بینکنگ میں گاہک کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ اپنے کھاتوں تک رسائی بنائے رکھیں اور ویب سائیٹ کے استعمال کے ذریعہ اپنے آرڈر کی تعمیل کر سکتے ہیں۔آن لائین بینکنگ گاہکوں کو اجازت دیتی ہے کہ وہ اپنے بینک جانے کے بجائے اپنی رقم آٹومیٹڈ ٹیلر مشین (ATM) پر لے سکتے ہیں' اپنے کھاتوں کو دیکھ سکتے ہیں فنڈز ٹرانسفر کر سکتے ہیں رقم ڈپازٹ کر سکتے ہیں اور بلز پر رقم ادا کر سکتے ہیں۔

4. **یم۔بینکنگ:** ای۔بینکنگ آپریشنس میں دوسرا ابھرتا ہوا رجحان یم۔بینکنگ ہے جس کو موبائیل بینکنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔گاہک اپنے موبائیل ون استعمال کرتے ہوئے تقریباً تمام ای کامرس کے آپریشنس کر سکتے ہیں۔تمام ای۔پورٹلس نے اپنے ایپس ترتیب دئے ہیں تاکہ گاہک درکار اشیاء/خدمات کو ان ایپس (Apps) کے ذریعہ خریدیں۔ 21 ویں صدی میں یہ ایک حرکیاتی کاروباری ارتقاء ہے۔

5. **ای۔مارکٹنگ:** الکٹرانک مارکٹنگ کسی جغرافیائی رکاوٹوں کے بغیر اشیاء کی خرید اور فروخت کے لئے پوری دنیا کو پلاٹ فارم فراہم کیا ہے۔انٹرنیٹ نے کمپنیوں کو گاہکوں کی طلب پر وقت کو ضائع کئے بغیر ردعمل ظاہر کرنے کی سہولت دی ہے۔یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی کہ گاہک کہاں رہائش پذیر ہیں۔

6. **ای۔ٹریڈنگ:** ای۔ٹریڈنگ کو" آن لائین ٹریڈنگ" یا" ای۔بروکنگ" بھی کہا جاتا ہے۔اس کو اسٹاک ایکسچینج میں اسٹاک کی خرید و فروخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً Money Control.com

ای۔بزنس: کاروباری سرگرمیوں کی انجام دہی جیسے اشیاء کی ڈیزائننگ' سپلائی چین کا انصرام' تجارت' الکٹرانک ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے مارکٹنگ اور خدمات کی مختلف مطالبہ کنندگان کو پیش کش کرنا۔

ای۔بنکنگ: موبائل فون کے استعمال کے ذریعہ تمام بینکنگ امور کی تکمیل ای۔بینکنگ کہلاتی ہے۔یہ 21 ویں صدی کی حرکیاتی ارتقاء ہے۔

ای۔کامرس: کمپیوٹر کے نیٹ ورک کے ذریعہ اشیاء اور خدمات کی خرید وفروخت۔

ای۔آکشننگ: شخصی وقت کی قربانی کے بغیر انٹرنیٹ کے استعمال کے ذریعہ آکشن میں حصہ لینا ای۔آکشننگ ہے۔ای۔آکشننگ میں ایک کلک کے ذریعہ ویب سائیٹ کے ملاحظہ کے ذریعہ پیش کردہ اشیاء کی تفصیلات یا متعلقہ ویب کے صفحات میں آکشن کی تفصیلات کے ذریعہ آکشن میں حصہ لینا۔

ای۔ٹریڈنگ: ای۔ٹریڈنگ کو"آن لائین ٹریڈنگ"یا ای۔بروکنگ" بھی کہا جاتا ہے۔اس کو اسٹاک ایکس چینجس میں اسٹاکس کی خرید وفروخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ای۔مارکٹنگ: تمام مارکٹنگ افعال جیسے خریدکاری' فروخت کاری' اشتہار وغیرہ کی الکٹرانک میڈیا جیسے انٹرنیٹ کے ذریعہ انجام دہی کو ای۔مارکٹنگ کہتے ہیں۔

بزنس ٹو بزنس ای۔کامرس: الکٹرانک نیٹ ورک کے استعمال کے ذریعہ درون فرم معاملتیں۔

بیرونی زرمبادلہ جوکھم: اس کو زرمبادلہ شرح جوکھم (Exchange rate risk) یا Currency risk بھی کہا جاتا ہے۔کرنسی رسک مالی جوکھم ہے یہ اس وقت پایا جاتا ہے جب کہ کمپنی کی بنیادی کرنسی کے آگے دوسری کرنسی کا غلبہ ہو۔آسان انداز میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ جوکھم اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے بیرونی زرمبادلہ بازار میں زرمبادلہ کی شرحوں میں تغیر پایا جائے۔

مالیاتی بازار Financial Markets

سرمایہ اور ادھاری کے تبادلہ کی سہولت فراہم کرنے والا بازار مالیاتی بازار ہے۔مالیاتی بازار کے اجزاء بازارزر اور بازار اصل ہیں۔ ان مالیاتی بازاروں میں قیمتیں' وسائل کی طلب اور رسد کی قوتوں کے زیر اثر متعین ہوتی ہیں۔کاروبار (بزنس) عام معنوں میں دولت کے حصول کے مقصد کی حامل انسانی سرگرمی ہے۔اس سرگرمی میں انسانی احتیاجات کی تکمیل کے لئے حاصل کئے جانے والے چند مقاصد متعین کرنا اور اس کے لئے کاروباری ادارے (کمپنی) کو شکل دینا اور فروغ دینا شامل ہیں۔کاروباری ادارے کی تشکیل' بقا اور نشوونما کے لئے معقول مالیہ بہت ضروری ہے۔

مالیاتی بازار کی درجہ بندی (Classification of Financial markets)

ادھاری ضروریات کی مدت کی بنیاد پر مالیاتی بازار کو"بازارزر"اور"بازار سرمایہ" میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ایسا بازار جو قلیل مدتی (ایک سال سے کم مدتی) ادھاری دستاویزار کی معاملت کرتا ہے"بازارزر" کہلاتا ہے۔اور وہ بازار جو طویل مدتی وسائل کی معاملت کرتا ہے"سرمایہ بازار" کہلاتا ہے۔بازارزر"ریزرو بینک آف انڈیا" (Reserve Bank of India) کے زیرنگرانی ہوتا ہے اور بازار سرمایہ' سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI) کے زیرنگرانی۔بازارزر اور بازار اصل کی مزید درجہ بندی مندرجہ ذیل ہے۔

مالیاتی بازار

بازارزر

منظم بازارزر غیر منظم بازارزر

بازاراصل

ابتدائی بازار ثانوی بازار

بازارزر اور بازاراصل کے مختلف اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(a) بانڈ مارکٹ (b) ڈبٹ مارکٹ (c) ایکویٹی مارکٹ (d) زر مبادلہ مارکٹ (فاریکس مارکٹ)

(e) ماخوذات(Derivatives) (f) وضع کئے ہوئے اوزار یا دستاویزات (Structured Products)

بازارزر(Money Market)

بازارزر ایک ادھاری یا زر ہے جہاں اعلیٰ سیالی کے حامل، غیر محفوظ اور کم جوکھم پر قلیل مدتی قرض دستاویزات سرگرم انداز میں فریقین کے درمیان معاملت کئے جاتے ہیں۔ کاروباری اداروں کی نقدی کی عارضی قلت کو دور کرنے اور بچت کاروں کو ان کی بچت کی سرمایہ کاری کر کے (منافع) ''حاصل'' کمانے کا موقع فراہم کرنے کے لئے قلیل مدتی فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔

بازارزر کی درجہ بندی (Classification of Money Market)

بازارزر کی درجہ بندی منظم بازارزر اور غیر منظم بازارزر ہے۔

منظم بازارزر (Organised Money Market)

منظم بازار کے تحت کام کرنے والے ادارے یا تو مرکزی بینک RBI کے زیر تسلط ہوتے ہیں یا NABARD جیسے منتظم ادارے (ریگولیٹنگ ایجنسی) کے زیر تسلط۔ اسی لئے کمرشیل بینکس، ہندوستانی اور بیرونی پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر جیسے اداروں کو منظم شعبہ کہا جاتا ہے۔ یہ تمام ادارے بشمول حکومتی کاروباری اکائیوں اور افراد کے، زر کی طلب کی جانب حصہ لیتے ہیں۔ حکومت کے لئے مالیہ (فینانس) کی ضرورت خسارہ (Deficit) کے تکملہ کے لئے، کاروباری اداروں کو اپنی کارکرد سرمایہ ضرورت کی تکمیلہ کے لئے اور بینکوں کو اپنے نقد محفوظ تناسب (Cash reserve ratio) کو برقرار رکھنے کے لئے ہوتی ہے۔

غیر منظم بازارزر (Unorganised Money Market)

بازارزر کا یہ قطعہ کسی مخصوص اقتدار (اتھاریٹی) کے زیر تسلط نہیں ہوتا۔ ملک میں بینکنگ نظام ترقی حاصل کرنے کے باوجود غیر منظم بازارزر ملک کے دیہی علاقوں میں جاری ہے۔ دیہی بنکرز (Indigenous Bankers) اور رقم ساہوکار (Money Lenders) پر یہ مشتمل ہے۔ دیسی بینکس کے لئے مالیہ فراہم کرتے ہیں جب کہ منی لینڈرس (سیٹھ، ساہوکار) صرف کے کاموں کے لئے۔ دیسی بینکرس کی جانب سے عائد کی جانے والی سود کی شرح سیٹھ ساہوکاروں کی عائد شرح سے عام طور پر کم ہوتی ہے۔ دیسی بینکرس قرض فراہمی کے لئے عام طور پر ضمانت طلب کرتے ہیں جب کہ سیٹھ ساہوکار (یعنی منی لینڈرس) ضمانت کے لئے اصرار نہیں کرتے۔ اس طرح اس قطعہ میں طویل مدتی مالیہ اور قلیل مدتی مالیہ کا فرق نہیں ہوتا۔

بازاراصل(Capital Matket)

بازار اصل (یعنی کیپٹل مارکٹ) ایسے بازار کو ظاہر کرتا ہے جہاں سیکوریٹیز (شیرس اور ڈبنچرس) کی فروخت کے ذریعہ کاروباری اداروں کو طویل مدتی مالیہ فراہم کیا جاتا ہے۔ کیپٹل مارکٹ میں حصہ لینے والے خانگی شعبہ کی پیداواری صنعتیں، حکومت، خصوصی مالیاتی ادارے اور انفرادی بچت کار ہیں۔

حصص بازار Stock Exchange

حصص بازار ایک منظم ثانوی بازار ہے جہاں سرمایہ کار (انوسٹر)' درج فہرست سیکورٹیز کی خرید وفروخت کرتے ہیں حصص داروں کو فوری سیکورٹیز کی معقول اور موزوں قیمت کے تعین میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں حاملین سیکورٹیز کو فوری خریدار مل جاتے ہیں۔ خریداروں کو سیکورٹیز کے فروشندے مل جاتے ہیں۔ سیکورٹیز کی خرید وفروخت کے افعال حصص بازار کے اراکین جیسے کمیشن بروکرس، جابرس، ترانی والا وغیرہ انجام دیتے ہیں۔ حصص بازار کی سرگرمیوں کو سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا منظم کرتا ہے تاکہ کمپنیوں کی، بروکرس کی اور حصص بازار کاری میں لگے ہوئے دوسرے لوگوں کی بے قاعدگیوں سے سرمایہ کاروں (یعنی انوسٹرس) کو تحفظ فراہم کرسکیں۔ حصص بازار کا تصور 1850ء میں وجود میں آیا جب کمپنیز ایکٹ منظور ہوا تھا اور اس نے قابل طویل مدتی سیکورٹیز جاری کرنے کا راستہ ہموار کیا۔ پہلا حصص بازار 1875ء میں ''نیٹیو شیر اینکر اینڈ اسٹاک بروکرس اسوسی ایشن'' کے نام سے بمبئی میں قائم ہوا جو اس وقت ''بمبئی اسٹاک ایکسچینج'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بعد میں احمد آباد میں 1894ء میں' کلکتہ میں 1908ء میں اور مدراس میں 1939ء میں حصص بازار قائم ہوئے۔ ہندوستان کے کل 24 حصص بازاروں میں سے اس وقت صرف چھ (6) حصص بازار کام کررہے ہیں اور باقی بند ہوچکے ہیں۔ BSE' NSE اور CSE مستقل حصص بازار ہیں۔ فروخت (ٹرن اوور) کے نقطہ نظر سے نیشنل اسٹاک ایکسچینج دوسرے سب ایکسچینج سے بہت آگے ہے۔ تمام حصص بازار آن لائن معاملت کی سہولت پیش کرتے ہیں کیوں کہ یہ سب مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہیں۔ ان حصص بازاروں میں سے صرف تین (3) بازار سیکورٹیز کنٹراکٹ (ریگولیشن) ایکٹ کے تحت مستقل طور پر مسلمہ ہیں۔

حصص بازار کے کھلاڑیاں (کارندے) (Stock Market Players)

A. اسپیکیو لیٹرس (سٹہ باز)

حصص بازار کے ایسے کھلاڑی قلیل مدت کے لئے سیکیورٹیز کی خرید وفروخت سے فائدے حاصل کرتے ہیں اسپیکیو لیٹرس کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ سیکورٹیز کی سپردگی نہ تو لیتے ہیں نہ دیتے ہیں اور اس طرح زیادہ جوکھم لیتے ہیں۔ قیمت خرید اور قیمت فروخت میں فرق ان کا نفع ہوتا ہے۔

اسپیکیو لیٹرس کے اقسام

اسپیکیولیشن کی نوعیت کے لحاظ سے اسپیکیو لیٹرس بیل خصوصیتی (بل) ریچھ خصوصیتی (بیر)' ہرن خصوصیتی (سٹیگ)'لنگڑی بطخ خصوصیتی (لیم ڈک) کہلاتے ہیں۔

1. بیل خصوصیتی اسپیکیو لیٹرس (Bulls)

بیل خصوصیتی اسپیکیو لیٹرس کسی مخصوص سیکوریٹی کی قیمت میں مستقبل میں اضافہ ہونے کی امید کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے سیکورٹیز مستقبل

میں اضافہ قیمت پر فروخت کر کے نفع کمانے کے مقصد سے موجودہ قیمت میں خرید لیتے ہیں۔ یہ لوگ سیکورٹیز کی حقیقتاً سپردگی نہیں لیتے۔

2. ریچھ خصوصیتی اسپیکیو لیٹرس (Bears)

ریچھ خصوصیتی اسپیکیو لیٹرس کسی مخصوص سیکورٹی کی قیمت مستقبل کم ہو جانے کی توقع رکھتے ہیں اور موجودہ قیمت پر مستقبل کی تاریخ میں سیکورٹیز فروخت کرنے سے اتفاق کر لیتے ہیں' چاہے ان کے پاس وہ مخصوص سیکورٹیز ہو یا نہ ہو۔ اگر فروخت کی تاریخ سے پہلے قیمت کم ہو جائے تو وہ اس کم قیمت پر سیکورٹیز خریدتے ہیں اور پہلے سے متعینہ اعلیٰ قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔

3. بارہ سنگھا خصوصیتی اسپیکیو لیٹرس (Stag) سٹیگ

سٹیگ ایک محتاط اسپیکیو لیٹر ہے۔ وہ نہ تو حصص خریدتا ہے اور نہ ہی فروخت کرتا ہے۔ وہ نئی کمپنی کے چہروی قدر (Face Value) پر حصص کے لیے درخواست پیش کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ وہ پریمیم پر یعنی چہروی قدر سے زیادہ قدر پر فروخت ہوں گے۔ سٹیگ کی جانب سے ادا قیمت اور قیمت فروخت کا فرق اس کا نفع ہوتا ہے۔

4. لنگڑی بطخ خصوصیتی اسپیکیو لیٹر (لیم ڈک)

ریچھ خصوصیت کے اسپیکیو لیٹر کی توقعات جب پوری نہ ہوں اور سیکیورٹی کی قیمت کم نہ ہو تو وہ اپنا عہد پورا نہیں کر سکتا۔ اس وقت اس کو لنگڑی بطخ (لیم ڈک) کہتے ہیں۔ ریچھ بعض مخصوص سیکیورٹی مستقبل کی ایک مخصوص تاریخ کو فروخت کرنے سے اتفاق کرتا ہے۔ لیکن اس تاریخ کو وہ سیکیورٹیز بازار میں دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یا کوئی اور فریق سے حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے اپنا عہد پورا نہ کر سکے تو وہ لنگڑی بطخ جیسا متاثر ہو جاتا ہے۔

B. حصص بازار کو چلانے والے (Stock Exchange Operators)

حصص بازار کو چلانے والے (آپریٹرس) مندرجہ ذیل ہیں جنہیں درمیانہ (انٹرمیڈیٹرز) کہتے ہیں۔

1. جابرس (Jobbers)

جابر آزادانہ طور پر سیکورٹیز کی معاملت کرتا ہے وہ اپنے خود کے نام سے سیکورٹیز کی خرید و فروخت کرتا ہے۔ جابر یا تو بروکر کے ساتھ معاملت کر سکتا ہے یا پھر کسی دوسرے جابر کے ساتھ لیکن حصص بازار کے غیر اراکین کے ساتھ نہیں۔ جابر نفع کمانے کے لئے کام کرتا ہے اور ایک محدود تعداد کے سیکورٹیز کی معاملت کرتا ہے۔

2. بروکرس (Brokers)

''جابر'' اور ''عام لوگوں'' کے درمیان ''بروکر (دلال)'' ایک جوڑ ہے۔ بروکر بہت سارے قسم کے سیکورٹیز کی معاملت کرتا ہے وہ کمیشن کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرف سے جابر سے سیکورٹیز کی خرید و فروخت کے معاہدات کرتا ہے۔

بی ایس ای اور این ایس ای کے تصورات (Concept of BSE and NSE)

بامبے اسٹاک ایکسچینج (BSE)

بابے حصص بازار کو پہلے ''نیو اسٹاک اینڈ شیر بروکرس اسوسی ایشن'' کہا جاتا تھا جو 1877ء میں قائم ہوا تھا۔ اس اسوسی ایشن کے قیام کا مقصد بروکرس کا کردار اور رتبہ کی حمایت وتحفظ کرنا' جائز افعال کو فروغ دینا اور بدعنوانیوں کی حوصلہ شکنی کرنا تھا۔ یہ بازار آن لائن ٹریڈنگ نظام کا حامل ہے جو 1995 میں متعارف ہوا جس کو BOLT (بی ایس ای آن لائن ٹریڈنگ) کہتے ہیں۔ آن لائن ٹریڈنگ نظام پھرتیلی معاملت میں مددگار ہے اور بازار کی دیانتداری کا تحفظ کرتا ہے۔

نیشنل اسٹاک ایکسچینج (NSE)

قومی حصص بازار (NSE) کا انکارپوریشن نومبر 1992 میں ہوا۔ یہ بازار ملک بھر میں سکرین (پردے) پر مبنی آن لائن ٹریڈنگ نظام کا حامل ہے اور بین الاقوامی معیارات رکھتا ہے۔ یہ بازار ملک بھر میں پھیلا ہوا کمپیوٹرائزڈ حصص بازار ہے جہاں ملک بھر کے NSE اراکین سیٹلائیٹ اور کیبل نظام کے توسط سے جڑے ہیں۔ یہ بازار کارپوریٹ ایکویٹی اور قرض دستاویز (ڈبٹ انسٹرومنٹس) کی معاملت کرتا ہے۔

سیکوریٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (SEBI)

حصص بازار میں ناپسندیدہ افعال کی روک تھام کے لیے نرسمہم کمیٹی اور دوسری کمیٹیوں کی سفارشات کے مطابق کنٹرول آف کیپٹل اشوز کا قیام سال 1988 میں ہوا اور اختیارات ''کیپٹل ایشوز ایکٹ 1957'' سے حاصل کئے گئے۔ حکومت ہند کی طرف سے SEBI Act 1992 میں ایک ترمیم کے ذریعہ سال 1995 میں SEBI کو اضافی آئینی اختیار دئے گئے۔ سیبی کا انتظامیہ اس کے اراکین پر مشتمل ہوتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں: (a) چیرمین (یعنی صدر) جو حکومت ہند کا نامزد ہوتا ہے۔ (b) دو اراکین جو مرکزی وزارت فینانس کے آفیسرس ہوں۔ (c) ایک رکن آر بی آئی (RBI) سے۔ (d) باقی پانچ اراکین' مرکزی حکومت کے نامزد جن میں سے کم سے کم تین کل وقتی اراکین ہوں گے۔

افعال

(1) مثل قانونی (Quasi Legislative) (2) مثل عدالتی (Quasi Judicial) (3) مثل عاملہ (Quasi Executive)

لیجسلیٹیو حیثیت میں سیبی ضوابط تیار کرتا ہے' اگزیکیٹو افعال میں تفتیش اور نفاذ کے کام کرتا ہے اور جیوڈیشیل حیثیت میں سیبی' احکامات دیتا ہے اور فیصلے صادر کرتا ہے۔ حالاں کہ سیبی' بہت با اختیار ہے لیکن اس پر جوابدہی تخلیق کرنے کے لئے مرافعہ کا طریقہ رکھا گیا ہے۔ پہلے تو سیکوریٹیز اپلیٹ ٹرائبونل (Securities Appellate Tribunal) ہے جو ایک تین رکنی عدالت (ٹرائبونل) ہے اور دوسرے سپریم کورٹ میں مرافعہ کیا جاسکتا ہے۔ کاروباری اداروں کے سالانہ انکشافات سے متعلق مطلوبات کو بین الاقوامی معیارات کے برابر کرنے میں سیبی نے سرگرم کردار ادا کیا ہے۔

حصص بازار کے دلال (Stock Brokers)

اسٹاک بروکر ایک فرد یا تنظیم ہے جس کو خاص طور پر اپنے خریداروں کی جانب سے سیکوریٹیز کی مارکٹ میں حصہ لینے کا لائسنس دیا جاتا ہے۔ اسٹاک بروکر کا کردار ایک ایجنٹ کی طرح ہوتا ہے جب اسٹاک بروکر سیکوریٹیز کے خرید اور فروخت کنندگان کے ایجنٹ کی حیثیت

سے کام کرتا ہے تو اس کی خدمات کے لئے کمیشن وصول کرتا ہے۔ بحیثیت اسٹاک بروکر محض سرمایہ کار کے لئے خدمات انجام دیتے ہیں۔اسٹاک بروکرس سیبی ایکٹ 1992 'سیکورٹیز کانٹراکٹ (ریگولیشن) ایکٹ 1956 'سیبی (اسٹاک بروکرس اینڈ سب بروکرس) رولس اینڈ ریگولیشن 1992 کے تحت کام کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ حصص بازار کے ذیلی قوانین جس کا وہ بھی ایک رکن ہوتا ہے' سیبی (SEBI) اور حصص بازار کی جانب سے وقت بروقت مختلف ہدایات جاری کی جاتی ہے۔ کسی بھی اسٹاک بروکر کے لئے حصص بازار کا رکن ہونا ضروری ہے ساتھ ہی سیبی (SEBI) سے رجسٹرڈ ہونا بھی ضروری ہے۔

اسٹاک بروکر۔

اسٹاک بروکر ایک پیشہ ور ہے جو اپنے گاہک کے بدلے حصص اور دیگر سیکورٹیز کی خرید وفروخت کرتا ہے۔اسٹاک بروکر کو درج شدہ نمائندہ' سرمایہ کاری کا شیر یا عام طور پر حصص بازار کا دلال بھی کہا جاتا ہے۔

داخلی تجارت Internal Trade

پیداکار اشیاء تیار کرتے ہیں پھر یہ اشیاء ٹھوک فروشوں کے پاس منتقل ہوتی ہیں' پھر خوردہ فروشوں کے پاس اور پھر آخر میں صارفین کے پاس منتقل ہوتی ہیں۔ اشیاء چاہے پیداکار کی مرضی کے لحاظ سے تیار کئی گئی ہوں یا صارف کے مطالبہ کے لحاظ سے تیار کی گئی ہوں' پیداکار کے پاس سے حتمی صارف کے پاس پہنچنا ضروری ہے۔ اس عمل کا آخری مرحلہ' یعنی اشیاء کے تبادلہ سے متعلق سرگرمی کو ''تجارت'' کہا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں' زر یا زر کی قدر رکھنے والی چیزوں کے عوض اشیاء اور خدمات کی خرید وفروخت ''تجارت'' ہے۔اس میں اشیاء اور خدمات کا تبادلہ یا منتقلی شامل ہیں۔

تجارت کے اقسام

ملک کے جغرافیائی حدود میں کی جانے والی تجارت گھریلو تجارت (داخلی تجارت) اور تجارت کو داخلی تجارت اور بین الاقوامی تجارت (بیرونی تجارت) میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ داخلی تجارت کو مزید ٹھوک تجارت اور خوردہ تجارت میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس کو مندرجہ ذیل خاکہ میں بیان کیا گیا ہے۔

تجارت

خارجی تجارت — **داخلی تجارت**

درآمدی تجارت برآمدی تجارت درآمد برائے برآمد تجارت خوردہ تجارت ٹھوک تجارت

خصوصی معاشی علاقے (اسپیشل اکنامک زونس)(SEZ)

ہندوستان میں سیزس (SEZs) وہ علاقے ہیں جو رہائشی کاروباری اداروں کو ترغیبات پیش کرتے ہیں۔ وہ مسابقتی انفراسٹرکچر' بلا محصول' برآمدات' ٹیکس مراعات اور دیگر اقدامات تیار کرتے ہیں تاکہ کاروبار کو چلانے میں آسانی ہو۔ سیزس (SEZs) سے متعلق قوانین اور ترغیبات کا اعلان ریاستوں کی جانب سے وقتاً فوقتاً ہوتا رہا۔ سیزس (SEZ) سے مراد مندرجہ ذیل علاقے ہیں۔

- آزادی تجارتی علاقے (Free Trade Zones) (FTZ)

- برآمدی طریقہ عمل علاقے((Export Processing Zones) (EPZ)
- آزاد علاقے(Free Zones) (FZ)
- صنعتی پارک(Industrial Park)
- آزاد بندرگاہیں(Free Ports)
- شہری کاراندازی علاقے(Urban Enterprise Zones)

سیز (SEZ) کے فوائد(Benefits of SEZ)

(a) **روزگار کی تخلیق:** سیزس(SEZs) کو تخلیقی ملازمت کے لئے نہایت موثر اوزار تصور کیا جاتا ہے۔

(b) **معاشی ترقی:** سیزس کو معاشی ترقی کے انجن متصور کیا جاتا ہے۔ سیزس پر عمل آوری اگر حقیقت میں کی جائے تو ہندوستان ترقی یافتہ معیشت میں منتقل ہوسکتا ہے۔

(c) **انسانی توانائی کثرت استعمال پیداواری صنعتوں کی نشوونما:** سیزس کے قیام سے ملک میں انسانی توانائیوں کی کثرت استعمال پیداواری اور خدماتی صنعتوں کی تیز رفتار نشوونما کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔

(d) **متوازن علاقائی ترقی:** سیزس کا قیام متوازن علاقائی ترقی کے حصول کے لئے بہترین وضع کئے ہوئے اقدامات ہیں۔

(e) **معاشی صلاحیتوں کی تعمیر:** ملک کی معاشی صلاحیتوں کی مضبوط تعمیر کے لئے سیزس کا قیام اہم وسیلہ ہے۔

(f) **برآمداتی کارگزاری:** سیزس کا قیام کثرت نوکر شاہی، کارپوریٹ ٹیکس نظام، محصولات اور دوسری تجارتی رکاوٹوں کے منفی اثرات کو زائل کرتے ہوئے ملک کی برآمداتی کارگزاری کو حرکیاتی قوت فراہم کرتا ہے۔

ریاست تلنگانہ میں خصوصی معاشی علاقے

اس وقت ہندوستان میں، مطلع شدہ کل 355 خصوصی معاشی علاقے(SEZs) میں سے 223 کارکرد ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں 29 SEZs' مختلف شعبوں میں کارکرد ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں معلنہ SEZs ' رنگاریڈی، محبوب نگر، میدک اور ورنگل اضلاع میں واقع ہیں۔ SEZs کا کل رقبہ 1090.6 ایکڑ ہے۔ ریاست تلنگانہ کے زیادہ تر SEZs' TSIIC (تلنگانہ اسٹیٹ انڈسٹریل انفراسٹرکچر کارپوریشن لمیٹڈ) کے تحت ہیں۔ 29 'SEZs کی کارکردگی کے علاوہ، اضلاع رنگاریڈی، ورنگل اور میدک میں خانگی ڈیولپرز نے 26 'SEZs تیار کئے ہیں جن کا رقبہ 2012.8 ایکڑ ہے۔ تلنگانہ میں' 28 غیر کارکرد SEZs درج فہرست کمپنیوں کی ہیں جیسے کہ 'فینکس'، عمار اور جنپیکٹ (Genpact)۔ ان میں سے بہت سے خانگی زمین پر واقع ہیں۔ حکومت نے 1942.017 ہیکٹر کو SEZs کے طور پر مطلع کیا ہے جس میں سے 1410.66 ہیکٹر خالی ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں کم از کم 108 خط منظوری نہ ملنے کی وجہ سے منسوخ کردئے گئے۔

چونکہ زیادہ تر SEZs آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس پر مبنی ہیں۔ اور آئی ٹی کوریڈور میں قائم خرابی کی وجہ سے ریاستی حکومت آئی ٹی نمو کے مراکز کو غیر مرکوز کرنے اور ان کو یکساں طور پر اضلاع میں پھیلانے پر زور دے رہی ہے۔ ریاستی حکومت کمپنیوں کو ایسی مراعات فراہم کررہی ہے جہاں زمین دستیاب ہے۔ مختلف مقامات میں ٹی ایس آئی آئی سی سے وابستہ 283.47 ہیکٹر اراضی میں سے تقریباً 136 مقامات پر جگہ خالی ہے۔ آئی ٹی سیکٹر کو غیر مرکوزیت بنانے کی بدلتی ہوئی پالیسی کے ساتھ SEZs کے لئے نشاندہی کی گئی کہ خالی اراضی کا موثر استعمال کیا

جائے گا۔

SEZs کے قیام کے لئے ترغیبات

مرکزی اور ریاستی حکومت نے SEZs کے قیام کے لئے پیش کردہ کچھ ترغیبات میں ذیل میں دئے گئے ہیں:

1. کمپنی کی ترقی' کام اور بحالی کے لئے غیر محصول درآمد اور گھریلو اشیاء کی خریداری۔
2. پہلے 5 سال کے لئے برآمد آمدنی پر 100% ٹیکس سے استثنیٰ' اگلے 5 سال کے لئے 50% اور اگلے 5 سال میں لگائے گئے برآمدی منافع کا 50%۔
3. جی ایس ٹی سے مستثنیٰ ریاستی حکومت کے ذریعہ سے عائد کردہ محصولات
4. تمام ریاستی حکومتوں کی جانب سے سنگل ونڈو کی منظوری

اس طرح ریاست تلنگانہ کے SEZs کو ریاست میں صنعتی شعبے کی ترقی کے لئے خصوصی برتاؤ کیا جارہا ہے۔

بین الاقوامی تجارت (خارجی یا بیرونی تجارت) International Trade

بین الاقوامی تجارت' بین الاقوامی سمجھ بوجھ' تبادلہ خیال' تہذیبی اور عالمی امن کو فروغ دیتی ہے۔ اب' ایک تاجر اپنا مال اپنی پسند کے کسی بھی ملک میں فروخت کرسکتا ہے۔ اس کے حوالے سے عالمی گاؤں (Global village) تصور کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کو زمانہ قدیم سے ہی ایک عظیم تجارتی اور بحری قوت کے طور پر اہمیت دی جاتی رہی ہے۔

برآمدی تجارت کا طریقہ کار اور قواعد (Procedure and Formalities of Export Trade)

برآمدی تجارت اپنے ملک کے فاضل مال کو دوسرے ممالک کو فروخت کرنے سے متعلق ہے۔ تجارت کے موافق توازن تجارت کو حاصل کرنے اور اشد ضروری بیرونی زر مبادلہ کمانے کی وجہ سے ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کسی ملک کی برآمدی تجارت کا حجم اس ملک کی معاشی ترقی کی سطح کی نشاندہی کرتا ہے۔

1. **استفسارات اور نرخ (Enquiries and Quotations):** برآمدی تجارت کا عمل خریداروں سے استفسار کی وصولی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ استفسار خریدار کی ایک تحریری درخواست ہے جس میں قیمت اور دیگر خدمات سے متعلق معلومات چاہتا ہے۔

انکوائری براہ راست یا کسی انڈینٹ فرم کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے۔ ایسی انکوائری کا جواب نرخ (کوٹیشن) ہوتا ہے۔ استفسار میں پوچھی گئی تمام تفصیلات کو کوٹیشنس میں بیان کردیا جانا چاہئے۔ اس میں قیمت' وقت' ڈیلیوری کا طریقہ' پیکنگ کا طریقہ بتادیا جاتا ہے۔

2. **احکام یا فرمائش خریداری (Orders or Indent):** اگر خریدار کوٹیشنس میں فراہم کردہ تفصیلات سے مطمئن ہوجاتا ہے تو مال فراہمی کی فرمائش کرے گا۔ فرمائش خریداری (Indent) بیرون ملک خریدار سے مال خریدنے کی پیشکش ہے۔ ایک انڈینٹ کھلا

انڈینٹ یا بند انڈینٹ ہوسکتا ہے۔ اگر اسے برآمد کنندہ قبول کرلے تو وہ حکم (Order) ہوجاتا ہے۔

3. **لائسنس حاصل کرنا (Securing the Licence)**: امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت بعض اشیاء کو اوپن جنرل لائسنس (OGL) کی فہرست میں رکھا جاتا ہے ایک مقررہ مدت کے دوران برآمد کنندہ کو یہ اشیاء آزادانہ طور پر برآمد کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اگر اشیاء OGL کی فہرست میں شامل نہ ہوں تب برآمد کنندہ مقررہ فیس کسی موزوں عہدیدار کو ادا کرکے برآمدی اجازت نامہ کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔

4. **زرمبادلہ ضوابط کی تکمیل (Fulfilling Exchange Regulations)**: زرمبادلہ ضوابط ایکٹ کے تحت برآمد کنندہ کو ایک اقرار نامہ داخل کرنا ہوتا ہے کہ وہ مقررہ وقت میں ریزرو بینک آف انڈیا کو اشیاء کی مکمل برآمدی قدر کی حد تک غیر ملکی زر مبادلہ حوالے کردے گا۔

5. **ادھاری کا خط (Letter of Credit)**: برآمدی طریقہ کار کے اگلے مرحلے کا تعلق درآمد کنندہ سے ادھاری کے خط کا مطالبہ ہے۔ یعنی مال روانہ کرنے سے پہلے برآمد کنندہ کو درآمد کنندہ پر ادھاری اہلیت کا اطمینان کرلینا چاہئے چند صورتوں میں صرف بینک کا حوالہ ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ نئے خریداروں کی صورت میں برآمد کنندہ پیشگی مکمل قیمت جمع کرانے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔

6. **شپنگ آرڈر**: درآمد کنندہ پر ادھاری اہلیت کے تعلق سے اطمینان حاصل کرلینے کے بعد برآمد کنندہ درآمد کنندہ کی منتخب کردہ بندرگاہ پر مال روانہ کرنے کے لئے جہاز پر جگہ کرائے پر حاصل کرنے کے لئے ایک شپنگ کمپنی سے معاہدہ کرتا ہے۔

7. **شرح تبادلہ (Exchange rate)**: ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی کا جس شرح سے تبادلہ کیا جاتا ہے اسکو شرح تبادلہ کہتے ہیں۔

8. **باندھنا اور روانہ کرنا (Packing and forwarding)**: روانہ کیا جانے والا مال اچھی ترتیب سے باندھنا چاہئے تاکہ جہاز پر کم سے کم جگہ گھیرے اور کرایہ میں بچت ہو۔ اس تعلق سے درآمد کنندہ کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کیا جانا چاہئے۔

9. **کسٹمس کے قاعدے (Customs formalities)**: اس مرحلے پر، برآمد کنندہ بعض کسٹمس ضوابط کی تکمیل کرنا ہوتا ہے۔ برآمد کنندہ شپنگ بل کی تین نقلوں کی خانہ پری کرنا ہوتا ہے۔

10. **نائب کپتان کی رسید (Mate's Receipt)**: اگر مال گودی (Dock) میں پہنچادیا جائے تو ایک گودی رسید برآمد کنندہ کو دی جاتی ہے جب مال راست جہاز کے کپتان یا اس کے نائب یعنی جو Mate کہلاتا ہے وہ میٹ کی رسید جاری کرتا ہے۔

11. **مال لادنے کی بل (Bill of lading)**: مال لادنے کی بل شپنگ کمپنی کی باضابطہ رسید ہے جو جہاز میں موجود مال کی رسید کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ مال کی ملکیت کا دستاویز ہے درآمد کنندہ مال لادنے کی بل کے بغیر مال حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

12. **مال کا بیمہ (Insurance of Goods)**: بین الاقوامی تجارت میں داخل ہونے والے مال کو سمندری خطرات درپیش رہتے

ہیں۔ لہٰذا ان کا مناسب بیمہ کیا جانا چاہئے۔ یہ پالیسی، بل آف لیڈنگ اور دیگر دستاویزات کے ساتھ درآمد کنندہ کو بھیج دیا جائے۔

13. **سند اخراج (Certificate of origin)**: یہ سند اخراج برآمدات کے درست ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ بعض ممالک کسٹمس ڈیوٹی کی ادائیگی کے معاملہ میں دوسرے ممالک کے ساتھ ترجیحی برتاؤ کرتے ہیں۔

14. **قونصل بیجک (Consular invoice)**: عام طور پر حکام مال کی قدر کا اندازہ لگانے اور اس پر عائد کئے جانے والے محصول کی رقم کا تعین کرنے میں زیادہ وقت لگاتے ہیں۔

15. **بیجک کی تیاری (Preparation of invoice)**: تمام ضوابط کی تکمیل کے بعد برآمد کنندہ بیجک تیار کرتا ہے۔ اس بیجک کی تین نقول میں پہلے طئے شدہ قیمت اور شرائط کے مطابق تیار کی جاتی ہے۔

16. **ادائی پر حصول (Securing payment)**: برآمدی طریقہ کار کا آخری اقدام یہ ہے کہ لین دین کی بے باقی میں ادائی کو یقینی بنایا جائے۔

خام ریاستی گھریلو پیداوار (Gross State Domestic Production) (GSDP): خام ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) یا ریاست کی آمدنی کسی بھی ریاست کی معاشی نمو کی پیمائش کا ایک اہم اشاریہ ہوتی ہے۔ خام ریاستی گھریلو پیداوار سے مراد ''کسی بھی ریاست کی جغرافیائی حدود کے درمیان ایک سال کی مدت میں پیدا کی جانے والی اشیاء اور خدمات کی جملہ پیداوار ہے بشرطیکہ دوہری گنتی سے بچا جائے'' ہے۔ Director of Economics and statistics نے خام ریاستی گھریلو پیداوار کا تخمینہ پیداوار اور آمدنی کے طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے کیا ہے۔ مجموعی طور پر GSDP کا تجزیہ دو مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ پہلا طریقہ ایک دہائی کے دوران پیدا کی جانے والی خام آمدنی کی سطح میں نمو کو موجودہ اور مستقل قیمتوں پر جانچتا ہے۔ دوسرے طریقہ میں تینوں شعبہ جات ابتدائی، ثانوی اور ثلثی GSDP کے کے شعبہ واری حصہ کا تجزیہ کیا جاتا ہے تا کہ سال بھر GSDP میں کے شعبہ واری تعاون میں آنے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیا جا سکے جو مختلف شعبہ جات کی تناسبی اہمیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

تلنگانہ معیشت میں GSDP کے رجحانات (Trends of GSDP in Telangana Economy): GSDP کی شرح نمو ریاست کی معیشت کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے اور شعبہ جاتی کارکردگی ایک خاص مدت میں ریاستی معیشت کے GSDP میں مختلف شعبہ جات کی ترتیب، اور وسعت میں آنے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے۔

2011-12 سے 2019-20 تک تلنگانہ کی GSDP اور کل ہند GDP کو پیش کرتا ہے اور اس کے علاوہ مستقل اور موجودہ قیمتوں پر سالانہ نمو کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جہاں تک GSDP کا تعلق ہے تلنگانہ میں 2011-12 اور 2019-20 کے دوران موجودہ قیمتوں پر 3.59 لاکھ کروڑ سے 9.69 لاکھ کروڑ تک اور مستقل قیمتوں پر 3.59 لاکھ کروڑ سے 6.63 لاکھ کروڑ تک کا اضافہ ہوا۔ اس مدت میں کل ہند خام گھریلو پیداوار (GDP) میں موجودہ قیمتوں پر 87.36 لاکھ کروڑ سے 203.8 لاکھ کروڑ تک اور مستقل قیمتوں پر لاکھ کروڑ سے لاکھ کروڑ تک کا اضافہ درج کیا گیا۔ سالانہ شرح نمو کے لحاظ سے GSDP کی شرح نمو د موجودہ قیمتوں پر 13%، 2012 میں 11.7 فیصد تھی اس میں 2018-19 میں 14.3 فیصد کا اضافہ ہوا اور 2019-20 میں موجودہ قیمتوں پر 12.6 فیصد تھی جب کہ اسی مدت میں کل ہند سطح

پر GDP کی شرح نمو میں موجودہ قیمتوں پر کمی واقع ہوئی جو بالترتیب 13.8 فیصد سے 11 فیصد اور 7.5 فیصد تھی۔ 2011-12 اور 2019-20 کے دوران ریاست تلنگانہ' کل ہند GDP کی شرح نمو کے مقابلے میں سوائے 2012-13 اور 2013-14 کے اپنی GSDP کے حوالہ سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

2012-13 سے 2019-20 کے دوران تلنگانہ کی GSDP شرح نمو میں مستقل قیمتوں پر 3% فیصد سے 8.2 فیصد کا اضافہ ہوا۔ کل ہند GDP کی شرح نمو میں 2012-13 میں 5.5 فیصد سے 2016-17 میں 8.3 فیصد کا اضافہ ہوا لیکن 2019-20 میں 5 فیصد تک کمی واقع ہوئی۔ اگر تلنگانہ کے GSDP کی شرح نمو کا کل ہند GDP کی شرح نمو سے موازنہ کیا جائے تو 2013-14 اور 2014-15 میں یہ کل ہند سطح سے کم ہے۔ لیکن اس کے بعد یہ کل ہند سطح سے زیادہ ہے۔

کل ہند GDP میں تلنگانہ کے حصہ کے لحاظ سے' موجودہ اور مستقل دونوں قیمتوں پر 2011-12 سے 2019-20 کے دوران 4.11 فیصد اور 4.5 فیصد کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ریاست تلنگانہ کے GSVA میں سالانہ اوسط شعبہ واری شرح نمو

:(Annual Average Sectoral Growth Rates in GSVA of Telangana State)

ابتدائی' ثانوی اور ثلثی شعبہ جات کی شرح نمو کو بنیادی قیمتوں میں جملہ اضافی قدر (GSVA) کی اصطلاح میں پیائش کی جاتی ہے۔ ان شعبہ جات کے اجزاء میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

(a) بنیادی شعبہ: یہ شعبہ فصلوں' مویشی پالن' جنگلات اور کندہ تراشی' سمکیات اور آبی کاشت اور معدنیات و کانکنی پر مشتمل ہوتا ہے۔

(b) ثانوی شعبہ: اس شعبہ میں اشیاء کی تیاری' الکٹرسٹی' گیس' پانی کی فراہمی اور دیگر استعمال خدمات و تعمیرات وغیرہ شامل ہیں۔

(c) ثلثی شعبہ: اس شعبہ میں تجارت اور مرمتی خدمات' ہوٹل و ریستوراں' حمل و نقل (ریلوے' سڑک' آبی و فضائی حمل و نقل اور ان کی ضمنی خدمات)' ذخیرہ' مواصلات اور نشریات سے متعلق خدمات' مالیاتی خدمات' جائیداد کی خرید و فروخت' گھروں کی ملکیت اور پیشہ ورانہ خدمات' عوامی نظم و نسق اور دیگر خدمات شامل ہیں۔

شعبہ جاتی تجزیہ' شعبوں کی سابقہ برسوں میں کام کی رفتار اور موجودہ برس کی متوقع کارکردگی کی تصویر پیش کرتا ہے۔

ریاست تلنگانہ میں GSVA موجودہ اور مستقل قیمتوں پر ابتدائی' ثانوی اور ثلثی شعبوں کی سالانہ اوسط شرح نمو کو جدول 10.2 میں پیش کیا گیا ہے۔ اگر ہم ان شعبہ جات کی موجودہ قیمتوں پر اوسط سالانہ شرح نمو پر نظر ڈالتے ہیں تو' ابتدائی شعبہ کی شرح نمو 2012-13 میں 21.9 فیصد (مستقل قیمتوں پر 8.6 فیصد) سے 2015-16 میں کسی قدر 2.2 فیصد (-58 فیصد مستقل قیمتوں پر) کی کمی آئی ہے اس کے بعد 2016-17 میں اس میں 17.1 فیصد تک اضافہ ہوا لیکن پھر 2019-20(AE) تک اس میں 15.8 فیصد (10.7 فیصد مستقل قیمتوں پر) تک کمی درج کی گئی۔ اسطرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس شعبہ میں شرح نمو کے پیٹرن میں ملے جلے رجحانات پائے جاتے ہیں۔

ثانوی شعبہ کے سلسلہ میں 2013-14 اور 2014-15 میں شرح نمو کا منفی تجربہ ہوا ہے۔ 2015-16 میں پائی جانے والی اونچی شرح نمو 20.3 فیصد (21.4 فیصد مستقل قیمتوں پر) اور کمترین شرح نمو 2016-17 میں صرف 1.6 فیصد (0.1 فیصد مستقل قیمتوں پر) اور 2019-20(AE) میں ایک مناسب شرح نمو 5.3 فیصد (1.7 فیصد مستقل قیمتوں پر) پائی جاتی ہے۔

ثلثی شعبہ کی شرح نمو 13-2012 سے 20-2019 کے دوران 18.4 فیصد سے 14.1 فیصد (مستقل قیمتوں پر 8.4 فیصد سے فیصد) کے درمیان پائی جاتی ہے۔ بحثیت مجموعی 13-2012 سے 19-2018 کے دوران ریاست تلنگانہ کے شعبہ واری GSVA کی شرح نمو میں' موجودہ اور مستقل دونوں قیمتوں پر ہم ایک ملا جلا رجحان دیکھ سکتے ہیں۔

ریاست تلنگانہ کی خام ضلعی گھریلو پیداوار (Gross District Domestic product of Telangana State): خام ضلعی گھریلو پیداوار (GDDP) ایک متعینہ مدت عام طور پر ایک سال میں ایک ضلع کے جغرافیائی حدود میں پیدا کی جانے والی جملہ مکمل اشیاء و خدمات کی معاشی قدر کا مجموعہ ہے جس کو دوہری گنتی سے بچتے ہوئے شمار کیا جاتا ہے۔ DDP دوسرے اشاریوں کی طرح ضلع کی ترقی یا معاشی نمو کی پیمائش کا ایک اہم اشاریہ ہے۔ ضلع حیدرآباد GDDP میں سرفہرست ہے' اس کے بعد رنگاریڈی' میڑچل' ملکاجگیری اور سنگاریڈی ہیں جو بالترتیب دوسرے' تیسرے اور چوتھے مقام پر ہیں۔ مزید یہ کہ ان چاروں اضلاع کی مجموعی GDDP ریاست کی GSDP کے 50 فیصد سے زیادہ پر مشتمل ہے۔

تلنگانہ اور کل ہند سطح پر موجودہ قیمتوں پر فی کس آمدنی

(Per capita Income at Current prices in Telangana and All India): فی کس آمدنی (PCI)' متعلقہ برس کی ریاستی گھریلو پیداوار کو درمیانی سال کی ریاستی یا قومی آبادی سے تقسیم کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

کئی برسوں میں تلنگانہ کی فی کس آمدنی (PCI) کل ہند کی بہ نسبت بہت اونچی ہے۔ ریاست کی فی کس آمدنی (PCI) میں 12-2011 میں 91,121 روپیوں سے (AE) 20-2019 میں 2,28.216 روپیوں کا تیز رفتار اضافہ درج کیا گیا جو کہ 12-2011 کی بہ نسبت 150 فیصد شرح نمو کو ظاہر کرتا ہے جب کہ کل ہند PCI میں 12-2011 میں 63,462 روپیوں سے AE 20-2019 میں 1,34,432 تک کا اضافہ درج کیا گیا جو کہ 12-2011 پر 111 فیصد ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستی PCI میں کل ہند PCI کی بہ نسبت بہت تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔

تلنگانہ میں ضلع واری فی کس آمدنی (District wise Per capita Income in Telangana): 16-2015 سے 18-2017 کے دوران ریاست کے از سر نو منظم کئے گئے۔ فی کس آمدنی میں ضلع رنگاریڈی سرفہرست ہے جس کے بعد حیدرآباد' میڑچل' ملکاجگیری بالترتیب دوسرے اور تیسرے مقام پر ہیں۔ مزید یہ کہ اضلاع رنگاریڈی' حیدرآباد' میڑچل' ملکاجگیری اور سنگاریڈی کی فی کس آمدنی 16-2015 سے 18-2017 کے دوران ریاستی فی کس آمدنی سے بہت اونچی ہے۔ حکومت تلنگانہ کے Socio-economic Outlook 2020 نے ریاست کے نو منظم 33 اضلاع کی فی کس آمدنی کو فراہم کیا ہے۔ اس کے مطابق فی کس آمدنی میں ضلع رنگاریڈی سرفہرست ہے جب کہ اضلاع حیدرآباد' میڑچل' ملکاجگیری بالترتیب دوسرے اور تیسرے مقام پر ہیں۔

آبادی کی گنجانیت (Population Density): آبادی کی گنجانی کا تعین فی مربع کلومیٹر رقبہ پر بسنے والے افراد کی اوسط تعداد سے کیا جاتا ہے۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہر آنے والے دہے میں ہندوستان میں اور ساتھ ہی ریاست تلنگانہ کے تمام اضلاع میں آبادی کی گنجانی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ کل ہندوستان کے بالمقابل تلنگانہ کم گنجان آبادی والا علاقہ ہے۔ حیدرآباد' ریاست کا صدر مقام ہونے کی حیثیت سے سب سے زیادہ گنجان ضلع ہے جس میں فی مربع کلومیٹر 18,172 افراد بستے ہیں۔

یہ بات قابل غور ہے کہ گنجان آبادی والے علاقے فائدے اور نقصانات دونوں رکھتے ہیں۔ وہ صنعتوں کے قیام، بنیادی سہولتوں اور خدماتی کاروباری اداروں بشمول تعلیمی و بینکنگ اداروں کو راغب کرتے ہیں، جو بڑے پیمانے پر کاروباری لین دین اور کامرس وتجارت کے قابل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ آنے والے مسائل میں رہائش، صفائی وستھرائی، پانی کی فراہمی، گندی بستیاں، کاشتکاری کے لئے نسبتاً کم رقبہ، صنعتی وماحولیاتی آلودگی وغیرہ شامل ہیں۔

ریاست تلنگانہ کی آبادی کی شرح نمو کل ہند سطح پر آبادی کی شرح نمو سے کم ہے۔ مردم شماری کے دہے 11-2001 میں تلنگانہ میں سالانہ اوسط شرح نمو 1.4 فیصد درج کی گئی ہے جب کہ کل ہند سطح کے لئے یہی شرح 1.84 فیصد ہے۔

خاندان کا سائز، درج فہرست اقوام وقبائل کی آبادی (Familyt size, SC/ST Population):

آبادی کی مردم شماری میں ایک خاندان یا گھرانہ افراد کا وہ مجموعہ ہے جو ایک ساتھ رہتے ہیں اور مشترکہ باورچی خانہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ آبادی کو گھرانوں کی تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ تلنگانہ میں اوسط خاندان کا سائز 4.2 ہے۔

مردم شماری 2011 کے مطابق ریاست تلنگانہ میں درج فہرست اقوام (SCs) کی آبادی، جملہ آبادی کا 15.45 فیصد ہے، اس کے برخلاف درج فہرست قبائل (STs) کی آبادی، جملہ آبادی کا 9.08 فیصد ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق درج فہرست اقوام کی جملہ آبادی ہے 54,08,800 اور درج فہرست قبائل کی آبادی 31,77,940 ہے۔ از نومنظم ہونے والے 31 اضلاع میں SC آبادی کا سب سے اونچا فیصد ضلع نلگنڈہ میں اور سب سے کم فیصد ضلع کمرم بھیم میں پایا گیا (جب کہ سابقہ اضلاع میں سب سے زیادہ فیصد ضلع کریم نگر میں اور سب سے کم فیصد ضلع حیدرآباد میں پایا جاتا تھا۔) جہاں تک ST کا تعلق ہے، ان کی آبادی کا سب سے بڑا فیصد ضلع بھدرادری کوتہ گوڑم میں اور سب سے کم فیصد جوگولمبا۔ گدوال میں پایا جاتا ہے (سابقہ اضلاع میں ان کی آبادی کا سب سے بڑا فیصد ضلع کھمم میں اور سب سے کم فیصد ضلع حیدرآباد میں پایا جاتا تھا)

یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ آبادی میں نمو کی شرح دیہی علاقوں کی بہ نسبت شہروں میں کم ہے۔ جس کی وجہ ممکن ہے کہ شہری علاقوں میں پائی جانے والی خواندگی کی اونچی شرح اور تعلیم کی اونچی سطح ہو۔

تلنگانہ میں جنسی تناسب (Sex Ratio in Telangana): اس کا تعین فی 1000 مردوں پر خواتین کی تعداد سے کیا جاتا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ میں جنسی تناسب 1000 مردوں پر 988 خواتین کا ہے۔ جب کہ یہ تناسب ہندوستان کی سطح پر (Socio Economic Outlook 2020)، 1000 مردوں پر 943 خواتین ہے۔ اس طرح ریاست تلنگانہ، قومی سطح کی بہ نسبت زیادہ خواتین کی آبادی کا حامل ہے۔

تلنگانہ میں شعبہ زراعت (Agriculture in Telangana): "Allan Savory" کے مطابق زراعت محض فصلیں اگانے کا نام نہیں ہے، جیسا کہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ زمین اور پانی سے غذا اور ریشہ کی پیداوار ہے۔ زراعت کا مستحکم نمو ہمیشہ سے ریاستی اور مرکزی دونوں حکومتوں کا لازمی لائحہ عمل رہا ہے، زراعت کا شعبہ بنیادی طور پر بارش پر اور بڑی حد تک ختم ہوئے زیرزمین پانی کے ذخائر پر منحصر ہوتا ہے۔ ریاست کی آبادی کا تقریباً 55.49 فیصد حصہ اپنی گذر بسر کے لئے کھیتی کی سرگرمیوں پر منحصر ہے۔ مجموعی ریاستی اضافی قدر (GSVA) میں زراعت کے شعبہ کا حصہ (FRF) 19-2018 کی موجودہ قیمتوں پر 18.1 فیصد ہے (مستقل قیمتوں پر 15.6 فیصد) اور 20-2019

(AE) کے موجودہ قیمتوں پر 18.6 فیصد (مستقل قیمتوں پر 16 فیصد) ہے۔

جغرافیائی رقبہ کے لحاظ سے تلنگانہ 112.08 لاکھ ہیکٹر کے ساتھ ہندوستان کی 12 ویں بڑی ریاست ہے' جس کا تقریباً 60% فیصد رقبہ قابل کاشت ہے۔ سال 19-2018 میں تقریباً 48.98 لاکھ ہیکٹر رقبہ نقد فصلوں کے تحت ہے اور 60.59 لاکھ ہیکٹر رقبہ مجموعی فصلوں کے تحت ہے۔ جنگلات 26.98 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر پھیلے ہوئے ہیں جو جملہ جغرافیائی رقبہ کا 24.07 فیصد ہے۔ تقریباً 8.34 لاکھ ہیکٹر زمین غیر زرعی استعمال میں ہے' 15.78 لاکھ ہیکٹر زمین افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ 6.07 لاکھ ہیکٹر زمین کاشتکاری کے لئے مناسب نہیں ہے اور باقی 5.94 لاکھ ہیکٹر رقبہ مستقل چراگاہوں وغیرہ کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔

ریاست تلنگانہ بے شمار وسائل سے مالامال ہے جیسے بہترین مٹی' مختلف فصلی پیٹرن' گوداوری اور کرشنا جیسی دریاؤں سے آبرسانی پر مشتمل بڑا آب پاشی نظام' بڑے پیمانے کی فصلوں جیسے غذائی اجناس' تیل کے بیج' دالوں وغیرہ کے لئے موزوں مٹیوں کی اقسام' تلنگانہ میں زراعت سے متعلق بے شمار اہم ادارے موجود ہیں۔ جن میں Indian Council of Agriculture Research (ICAR) اور International Crop Research Institute for the Semi-Arid Tropics (ICRISAT) شامل ہیں۔

ریاست کی اہم غذائی فصلیں چاول' جوار' سرخ چنا' سبز چنا اور مکئی ہیں جب کہ اہم تجارتی فصلیں کپاس' مرچ' ہلدی' پھلی' سویابین ہیں اور روغن تاڑ (Palm Oil) ہیں۔

تلنگانہ میں غذائی اور غیر غذائی دونوں کے تحت رقبہ

(Area under Food and Non food Crops in Telangana):

غذائی فصلیں وسیع طور پر اناج' باجرہ' دالوں اور غیر غذائی فصلیں کپاس تیل کے بیج' پھولوں وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ 18-2017 کے دوران 37.14 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر اگائی جاتی تھیں۔ ریاست میں اگائی جانے والی' ہم غیر غذائی فصلیں' کپاس' تیل کے بیج' پھول' خوشبودار پودوں' تمباکو اور چارہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ غیر غذائی فصلوں میں کپاس' خریف کے موسم میں اگائی جانے والی اہم اور مستقل فصل ہے جو عام طور پر غیر آب پاشی زمینات پر اگائی جاتی ہے۔ کے دوران یہ غیر غذائی فصلیں 23.45 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر اگائی گئی ہیں۔

ریاست کے فصلوں کے تحت جملہ رقبہ کا بڑا حصہ غذائی فصلوں کے تحت پایا جاتا ہے۔ 16-2015 میں جملہ کاشتکاری کے رقبہ میں غذائی' غیر غذائی فصلوں کے تحت رقبہ بالترتیب 53% فیصد اور 47% تھا۔ کے مطابق' (Agricultural Statistics at a Glance 2015-16 DES کے مطابق' ضمیمہ VII اکائی کے آخر میں منسلک ہے) اور یہ سال 19-2018 میں بالترتیب 61.2 اور 38.8 فیصد تھا (Socio-Economic Outlook-2020 GoT) کے مطابق)۔ تلنگانہ میں غذائی فصلوں میں 02-2001 میں 02-2001 میں 70.8 فیصد سے بتدریج کمی واقع ہو کر 19-2018 میں 61.2 فیصد ہوگئی جس کی بنیادی وجہ عام اناج کے تحت رقبہ میں آنے والی کمی ہے۔ کئی برسوں تک دھان' کپاس' مکئی ریاست میں اگائی جانے والی فصلوں میں اہمیت کی حامل فصلیں رہی ہیں۔ یہ تین فصلیں ریاست میں زیر کاشت رقبہ کے تقریباً 74 فیصد رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

19-2018 میں غذائی و غیر غذائی فصلوں کے تحت (Area Under Food and Non-food Crops in

(2018-19: تلنگانہ میں 19-2018 میں ربیع وخریف کے موسم کے تحت جملہ کاشت کا رقبہ 57.75 لاکھ ہیکٹر تھا۔ 19-2018 میں موسم خریف میں کاشت کئے گئے تھے۔ 4.5 لاکھ ہیکٹر رقبہ میں تقریباً 53.9 فیصد رقبہ غذائی فصلوں کے تحت اور باقی 46.1 فیصد رقبہ غیر غذائی فصلوں کے تحت تھا۔ تاہم موسم ربیع میں جملہ کاشتکاری کے تحت رقبہ 12.75 لاکھ ہیکٹر میں سے 87 فیصد یعنی 11.07 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر غذائی فصلیں اگائی گئیں۔

تلنگانہ کے شعبہ زراعت کے رہنما پروگرام

(Agricultural Sector Flagship programmes of Telangana):

(a) رعیتو بندھو(Rythu Bandhu): رعیتو بندھو اسکیم کا مقصد ریاست تلنگانہ میں کسانوں کو قرض کے بوجھ سے چھٹکارہ دلانے کی غرض سے سرمایہ کاری میں امداد کے ذریعہ بااختیار بنانا ہے۔ اس کا آغاز 10 رمئی 2018 کو ہوا۔ حکومت زرعی و باغبانی فصلوں کے لئے داخلات جیسے بیج' کھاد' جراثیم کش ادویات' مزدوروں اور کسان کے منتخبہ موسمی فصلوں میں مختلف ضروریات کے لئے کی جانے والی سرمایہ کاری کی خاطر تمام کسانوں (پٹہ داروں) کو 4000 روپئے فی ایکر فی موسم (8000 روپئے سالانہ)' سرمایہ کاری امداد فراہم کرتی ہے۔

20-2019 کے دوران حکومت تلنگانہ نے سرمایہ کاری امداد اسکیم کے تحت رقم میں 4000 روپیوں سے اضافہ کر کے 5000 روپئے فی ایکر فی موسم کر دیا ہے۔

(b) رعیتو بیمہ(Rythu Bima): حکومت تلنگانہ نے رعیتو بیمہ اسکیم کا آغاز 15 راگست 2018 سے کیا۔ اس کا مقصد متاثرہ کسان کی موت کی صورت میں اس کے ارکان خاندان/دست نگر افراد کو تحفظ اور مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ اسکیم ہر کسان کو 5 لاکھ روپے کا بیمہ فراہم کرتی ہے۔

تلنگانہ میں شعبہ صنعت(Industrial Sector in Telangana) : ریاست تلنگانہ بڑے پیمانہ پر اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں کا مسکن ہے۔ تلنگانہ میں فی الحال وافر مقدار میں ڈرگس (منشیات)' دواسازی' زرعی پراسسنگ' سمنٹ او معدنیات پر مبنی صنعتیں' پارچہ جات وملبوسات' باغبانی اور مرغبانی کی صنعتیں موجود ہیں۔ ریاست ملک میں بڑے صنعتی ریاستوں میں شمار ہوتی ہے اور صنعتوں کے لحاظ سے چھٹے مقام پر اور صنعتوں کے ذریعہ مجموعی اضافی قدر کے لحاظ سے آٹھویں مقام پر ہے۔ (FRE) 19-2018 میں میں GSVA شعبہ صنعت کا حصہ موجودہ قیمتوں پر 17.4 فیصد (مستقل قیمتوں پر 19.9 فیصد) تھا اور (AE) 20-2019 اس میں کمی آکر 16.2 فیصد (مستقل قیمتوں پر 18.7 فیصد) ہوگیا۔

Industrial Data کے سالانہ سروے کے مطابق' ریاست تلنگانہ میں صنعتوں کی تعداد میں 09-2008 میں 7357 سے 13-2012 میں 10,279 ' 14-2013 میں 11,068 ' 15-2014 میں 11,995 اور 16-2015 میں 12,353 تک اضافہ ہوا۔ ریاست میں 09-2008 کے دوران کارخانوں کی تعداد میں 68 فیصد نمو اور 15-2014 کے دوران 3 فیصد نمو درج کیا گیا۔ ریاست میں اشیاء تیار کرنے والی اکائیوں کی مجموعی اضافی قدر (GVA)' 09-2008 میں 24,117 کروڑ روپئے تھی جس میں 15-2014 میں

34,322 کروڑ روپیوں اور 16-2015 میں 44,840 کروڑ تک کا اضافہ ہوا ہے۔ 09-2008 کے مقابلے تقریباً 85 فیصد اور 15-2014 کے مقابلے تقریباً 31 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔

تلنگانہ میں نہایت چھوٹا' چھوٹا اور درمیانی کاروباری شعبہ (Micro, Small and Medium Enterprises (MSME) in Telangana):

نہایت چھوٹے' چھوٹے اور درمیانی کاروباری ادارے (Micro, Small and Medium Enterprises) (MSME) 'ضمنی اکائیوں کی حیثیت سے بڑی صنعتوں کو تکمیلی اشیاء فراہم کرتے ہیں اور ریاست میں شمولیت پر مبنی نمو اور علاقائی متوازن ترقی میں اپنا غیر معمولی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ شعبہ کم ہنر مند افراد کو نسبتاً اصل لاگت پر روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ریاست تلنگانہ میں برسوں کے دوران MSME کی تعداد میں مستحکم اضافہ کیا گیا ہے۔ ریاست کی تشکیل کے بعد سے زیادہ سے زیادہ 8435 اکائیوں نے کام کرنا شروع کیا تھا جن کی سرمایہ کاری تقریباً 11,847 کروڑ روپئے ہے اور ان نہایت چھوٹے' چھوٹے اور درمیانی فرموں میں 19-2015 کے دوران 1.59 لاکھ زائد روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے۔

چھوٹی (Micro) صنعتیں' جملہ اکائیوں کے ایک بڑے حصے یعنی 58 فیصد پر مشتمل ہیں لیکن دیگر دو پیمانوں یعنی سرمایہ کاری (11.92 فیصد) اور روزگار کی تخلیق (30.12 فیصد) کے لحاظ سے یہ نسبتاً بہت کم ہیں۔ چھوٹی اکائیاں تقریباً 63.45 فیصد کی اونچی سرمایہ کاری اور 55.41 فیصد روزگار کی تخلیق کی حامل ہیں۔

تلنگانہ کی نئی صنعتی پالیسی (New Industrial Policy in Telangana) : ریاست تلنگانہ نے 29 ویں ریاست کی حیثیت سے ابھرنے کے بعد' اپنی نئی صنعتی پالیسی فریم ورک 2014 کو ظاہر کیا۔ ریاست کا صنعتیانے کے لئے وزن ہے "تحقیق برائے اختراعات' اختراعات برائے صنعت' صنعت برائے خوشحالی"۔

ریاست تلنگانہ کا صنعتی منظوری اور خود تصدیق نظام (TS-IPASS) ایکٹ 2014 (Telangana State Industrial Project Approval and Self Certification System (TS-IPASS) Act 2014):

اس پالیسی کے ذریعہ خود تصدیق کے ذریعہ منظوری کے ایک نظام (System) کو متعارف کروایا گیا ہے۔ اس سے ایک ہی مقام پر مختلف صداقت ناموں کی اجرائی کے لئے کی گئی درخواستوں کی تیز رفتار یکسوئی ممکن ہوجاتی ہے۔ TS-IPASS کی اہم خصوصیات اس طرح ہیں:

(a) تلنگامہ ملک کی وہ واحد ریاست ہے جو صنعتی منظوری کے حصول کو حق تسلیم کرتی ہے۔ (b) درخواست گذار کی خود تصدیق کی بنیاد پر منظوری۔ (c) 23 محکمہ جات سے متعلق 30 اجازت ناموں کا (TS-IPASS) میں شامل ہونا۔ (d) تمام محکمہ جات کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک مشترکہ درخواست فارم کی تیاری۔ (e) منسلکہ جات کو 110 سے گھٹا کر 10 کردیا گیا جو تمام محکمہ جات کے لئے مشترکہ ہیں۔ (f) تمام منظوریوں کے لئے وقت کی حد (Timeline) کا تعین کیا گیا۔ (g) تمام منظوریاں طئے شدہ مدت کے اندر دی جائیں گی جو منظوری کی پیچیدگیوں کی بنیاد پر ایک دن سے 30 دن ہوسکتی ہیں۔ جس میں ناکامی منظوری سمجھی جائے گی۔ (h) وزیر اعلیٰ کے دفتر میں ایک

صنعتی تعاقب سیل(Industry Chasing cell) قائم کیا گیا جو ایک پرنسپل سکریٹری کی سرکردگی میں کام کرے گا' جس کا مقصد بڑے پروجیکٹس پر عملدرآمد اور بین محکمہ جاتی ربط وضبط کی نگرانی کرے گا۔(i) درخواست گذار کو وقت کے اندر منظوری کے حصول میں تاخیر کی وجوہات کا حق دیا گیا۔(j) شکایات کے ازالہ کا موثر میکانزم اور TS-IPASS(k) قانون' متعینہ وقت کے اندر منظوری میں ناکام عہدیداروں پر جرمانے عائد کرنے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ فی ا' ل جرمانہ ایک ہزار(1000) روپے فی یوم ہے۔

تلنگانہ میں شعبہ خدمات(Service Sector in Telangana) :جب کبھی ریاست کی معیشت ترقی کرتی ہے وہ ایک زرعی معیشت سے صنعتی معیشت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔معاشی ترقی کے اڑان بھرنے کے مرحلے پر خدمات کا شعبہ تیزی سے ترقی کرتا ہے حتیٰ کہ صنعتی شعبہ سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

تلنگانہ میں انفارمیشن ٹکنالوجی اور انفارمیشن ٹکنالوجی کی فراہم کردہ خدمات کا شعبہ IT and ITes Sector in Telangana :

انفارمیشن ٹکنالوجی میں ریاست ملک بھر میں' پیداوار اور برآمدات کے لحاظ سے سرفہرست ہے۔IT شعبہ کی ٹکنالوجی میں آنے والی تیز رفتار تبدیلی نے نئے موقعوں میں اضافہ کیا ہے۔ خاص طور پر Big-data Analytics' Cyber Security' Cloud Computing' Animation اور Gaming وغیرہ ہیں۔تلنگانہ کا دارالسلطنت حیدرآباد اب عالمی سطح پر IT کے ایک مرکز کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

2018-19 میں ریاست کے سافٹ ویر اور IT پیداوار کی جملہ قدر 1,09,219 کروڑ روپے (15.6 بلین امریکی ڈالر) شمار کی گئی۔ملک کی IT برآمدات میں ریاست تلنگانہ نے 11% سے زائد کا تعاون دیا ہے اور حیدرآباد IT شعبہ سے آمدنی کے حصول میں ملک میں دوسرے مقام پر ہے۔

انفارمیشن ٹکنالوجی پالیسی فریم ورک(IT Policy Framework):حکومت تلنگانہ نے IT اور ITes کے شعبہ جات کے نمو میں اضافہ کرنے' سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور روزگار کی تخلیق کے لئے ایک ICT پالیسی فریم ورک کی تشکیل کی جس کا مقصد ریاست کو ملک بھر میں ٹکنالوجی سرمایہ کاری کے لئے سب سے زیادہ ترجیحی مقام کی حیثیت سے ترقی دینا ہے۔

(i) IMAGE ٹاور(IMAGE Tower): حکومت Animation' Gaming اور VFX صنعت کو ترقی دینے کی خاطر ایک ایسے مقام کو قائم کردیا ہے جہاں لگن وسرشاری کے ساتھ کام کیا جاسکے یعنی IMAGE ٹاور جو انفراسٹرکچر اور خدمات کی جدید ترین ٹکنالوجی سے لیس سب سے بہترین مقام(State of the Art) ہوگا۔

IMAGE ٹاور کو (ضلع رنگا ریڈی کے دیہات رائے درگم میں)10 ایکر رقبہ پر فراہم کیا جارہا ہے۔اور جس کو عوامی وخانگی شراکت داری(PPP) کے طریقہ پر 1,000 کروڑ کی لاگت سے تیار کیا جارہا ہے۔

(ii) تلنگانہ میں تاروں کا جال(T-Fiber) پروجیکٹ(Telangana Fiber Grid (T-Fiber) Project):

حکومت تلنگانہ نے اس پروجیکٹ کی شروعات 2015 میں کی ہے جس کا وژن انتہائی جدید ٹکنالوجی پر مبنی نیٹ ورک انفراسٹرکچر کو قائم کرنا ہے

(IV) تلنگانہ اکیڈمی برائے ہنر ومعلومات(Telangana Academy for Skill and Knowledge (TASK)):

حکومت تلنگانہ نے ایک منفرد ادارہ تلنگانہ اکیڈمی برائے ہنر ومعلومات(TASK) کا قیام عمل میں لایا' جس کا مقصد IT اور ITes

'لائف سائنس' صحت نگہداشت' فضائیات' بینکنگ اور مالی خدمات کے میدان میں باصلاحیت' ہنرمند' مزدور قوت کو فروغ دینا ہے۔ اس کو طلباء میں صنعتی تیاری کا ہنر' تکنیکی اور غیر تکنیکی (Soft Skills) دونوں ہنر پیدا کرنے کے ذریعہ ان کے معیار کو مستحکم کرتی ہے۔

مذکورہ بالا کے علاوہ حکومت تلنگانہ' اضلاع ورنگل' کریم نگر' کھمم اور نظام آباد میں IT incubation centre کو فروغ دے رہی ہے تاکہ نوجوانوں کے لئے ٹکنالوجی سے متعلق ملازموں کو یقینی بنایا جاسکے۔

تلنگانہ سیاحت (Telangana Tourism): عوام کی آمدنی کی سطح میں اضافہ سے سیاحت کی صنعت کی توانائی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ تاہم اس شعبہ کی صلاحیت میں اضافہ کا انحصار آنے والے سیاحوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی اور سیاحت سے متعلقہ سہولیات میں اضافہ پر ہے۔ 2014 میں ملکی و بیرونی تقریباً 7.24 کروڑ سیاحوں نے تلنگانہ کا دورہ کیا جب کہ 2015 میں 9.46 کروڑ سیاحوں نے دورہ کیا جو 30 فیصد اضافہ کو ظاہر کررہا ہے۔ 2016 میں سیاحوں کی تعداد میں 9.53 کروڑ تک کا اضافہ ہوا' سال 2017 میں 8.55 کروڑ اور 2018 میں 9.32 کروڑ ملکی و غیر ملکی سیاحوں نے تلنگانہ کا دورہ کیا۔

(A) دریائے گوداوری کا طاس (Godavari River Basin)

(i) کالیشورم پراجیکٹ: کالیشورم پراجیکٹ سابقہ ڈاکٹر امبیڈکر پرانا ہیتا چیوڑلہ سوجالہ شراونتی پراجیکٹ سے حاصل کیا گیا۔ درحقیقت' ڈاکٹر امبیڈکر پرانا ہیتا چیوڑلہ سوجالا شراونتی پروجیکٹ Godavari Water Dispute Tribunal (GWDT) کے فیصلہ کے مطابق' گوداوری طاس کے 160 TMC پانی کے استعمال کا منصوبہ رکھتا تھا جس کے لئے Tummidihatti نامی دیہات کے پاس ایک پشتہ تعمیر کرنا طئے پایا تھا تاکہ اس کے ذریعہ 160 ٹی یم سی پانی کا رخ موڑ کر تلنگانہ کے سابقہ 7 اضلاع' عادل آباد' نظام آباد' کریم نگر' میدک' ورنگل' نلگنڈہ اور رنگاریڈی کی پینے اور صنعتی ضروریات کی تکمیل کے علاوہ 16.40 لاکھ ایکرز مین کو سیراب کیا جائے' مزید یہ بھی طئے کیا گیا تھا کہ اس سے برسرراہ تمام دیہات وقصبہ جات کو پینے کے پانی کے لئے 10 ٹی ایم سی' حیدرآباد وسکندرآباد کے جڑواں شہروں کے پینے کے لئے 30 ٹی یم سی' اور صنعتی استعمال کے 10 ٹی یم سی پانی سربراہ کیا جائے گا۔ پراجیکٹ کے جملہ کاموں کو 7 کڑیوں (Links) اور 28 پیکجس میں تقسیم کیا گیا۔ تمام 28 'Packages کے لئے 08-2007 اور 09-2008 کے دوران معاہدات بھی تکمیل پا گئے تھے۔ لیکن تلنگانہ اور مہاراشٹرا کی حکومتوں کے درمیان مکمل ذخیرہ کی سطح (Full Reservoir level) (FRL) اور دریائے گوداوری پر پشتہ کی تعمیر کی مناسبت کو لے کر ہوئے ایک معاہدہ کے بعد ڈاکٹر بی آر امبیڈکر پرانا ہیتا چیوڑلہ سوجا تا شراونتی پروجیکٹ کی از سر نو تعمیراتی منصوبہ بندی (Re-engineering) کی گئی اور اصل پروجیکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ ایک کالیشورم اور دوسرا بی آر امبیڈکر پرانا ہیتا پراجیکٹ (عادل آباد) جن کو ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

نمونہ سوالات (Model Questions)

1۔مندرجہ ذیل بیان جو صحیح نہیں ہے

A۔خام مال کو شکلی، مقامی، وقتی، افادہ سے جوڑتے ہوئے مکمل اشیاء میں تبدیل کرنے کے عمل کو پیداوار (Production) کہتے ہیں۔

B۔زر کی ایجاد سے قبل بارٹر نظام رائج تھا۔

C۔مبدلہ (Exchange) کا تعلق شئے کے تبادلہ سے ہے۔

D۔ مندرجہ بالا میں کوئی نہیں۔

2۔ ذیل میں دیے گئے کالموں کے مندرجات کا تقابل کرتے ہوئے صحیح جوڑ رکھنے والا جواب کونسا ہے بتلایئے۔( )

a۔جزوی معاشیات　　I۔مجموعوں کا مطالعہ ہے

b۔کلی معاشیات　II۔انفرادی اکائیوں کا مطالعہ ہے

c۔مثبت معاشیات　　III۔یہ ایک باقاعدہ منظّم معلومات کا مجموعہ ہے جس کا تعلق ''کیا ہے'' سے ہوتا ہے

d۔معیاری معاشیات　IV۔یہ ایک باقاعدہ معلومات کا مجموعہ ہے جس کا تعلق 'کس طرح ہونا چاہئے'' سے ہے

ذیل میں دئے گئے صحیح کوڈ کا انتخاب کیجئے

A۔ IV-d III-c I-b II-a　　B۔ IV-d III-c II-b I-a

C۔ IV-d III-c II-b I-a　　D۔ IV-d III-c II-b I-a

3۔ مندرجہ ذیل بیانات میں صحیح بیان کونسا ہے؟

A۔ قومی آمدنی کسی بھی ملک میں سالانہ پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی بازاری قدر ہے۔

B۔ مشینوں کی ٹوٹ پھوٹ یا تبدیلی کی قیمت کو فرسودگی کہتے ہیں۔

C۔ فی کس آمدنی کسی بھی ملک کے افراد کی اوسط آمدنی ہوتی ہے۔

D۔اوپر کے تمام

4۔درج ذیل میں سے کس جز کا تعلق عوامی مالیہ سے نہیں ہے؟

A۔ عوامی آمدنی (Public Revenue)

B۔ محصول آمدنی (Tax revenue)

C ۔ روزگار اور اجرت

D۔عوامی خرچ (Public Expenditure)

5۔ ذیل میں درج کن اشیاء پر اشیاء و خدمات محصول (GST) لاگو نہیں کیا جاتا؟

A۔ کافی، چائے، کریم اور پنیر　　B۔ گھی، ڈرائی فروٹ، ٹوتھ پاوڈر اور اگربتی

C ۔ کسٹم ڈیوٹی، الکوہل اور پٹرول　　D۔Cornflakes، کیک پیشٹری، Sauces، آئس کریم اور Mineral Water

6۔ مندرجہ ذیل کالموں کا تقابل کرتے ہوئے صحیح جوڑ کونسا ہے بتلائیے۔ ( )

a۔آمدنی خسارہ I۔ جملہ اخراجات اور جملہ آمدنی کے درمیان کا فرق اور اس میں مارکٹ قرضوں کو جمع کرنا ہے۔

b۔بجٹ خسارہ II۔انفرادی اکائیوں کا مطالعہ ہے

c۔بنیادی خسارہ III۔مالی خسارہ تفریق سود کی ادائیگیاں ہے

d۔مالی خسارہ IV۔آمدنی اخراجات آمدنی وصولیات سے بڑھ جاتے ہیں۔

A- I-a II-b III-c IV-d B- I-a II-b III-c IV-d

C- I-a II-b III-c IV-d D- IV-a II-b III-c I-d

7۔ لفظ 'Money' کو کس ملک کی دیوی جونو موینا (Juno Moneta) کے نام سے اخذ کیا گیا ہے۔ ( )

A۔روم کی دیوی B۔یونان کی دیوی C۔چین کی دیوی D۔ہندوستان کی دیوی

8۔ مندرجہ ذیل بینکوں کے قیام کا درست سن کونسا ہے نیچے دیے گئے جوابات سے صحیح جواب منتخب کیجئے۔ ( )

a۔بینک آف ہندوستان I۔ 1843 b۔بینک آف بنگال II۔ 1840

c۔بینک آف بمبئی III۔ 1809 d۔بینک آف مدراس IV۔ 1770

A- I-a II-b III-c IV-d B- I-a II-b III-c IV-d

C- I-a II-b III-c IV-d D- II-a I-b III-c IV-d

9۔ NEFT ذیل میں ک کا مخفف ہے۔ ( )

A- *National Electronic Fund Transfer* B- New Electronic Fund Transfer

C- National Emergency Fund Transfer D- New Electronic Fast Traansfer

10۔ ریتھو بندھو کا آغاز کب ہوا؟ ( )

A- *10/مئی 2018* B- 10/جون 2018 C- 15/اگست 2018 D- 04/اگست 2021

11۔ذیل میں درج کالموں کا تقابل کرتے ہوئے صحیح جوڑ کونسا ہے بتلائیے؟ ( )

a۔ حیدرآباد I۔پہلا مقام b۔ رنگاریڈی II۔تیسرا مقام

c۔میڑچل ملکاجگری III۔دوسرا مقام d۔ سنگاریڈی IV۔چوتھا مقام

A- I-a II-b III-c IV-d B- I-a II-b III-c IV-d

C- I-a III-b II-c IV-d D- I-a II-b III-c IV-d

12۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں جنسی تناسب 1000 مردوں پر 943 خواتین ہے ریاست تلنگانہ کا جنسی تناسب کیا ہے؟ ( )

A- *1000 : 900* B- *1000 : 988* C- 1000 : 999 D- 1000 : 899

13۔ریاست تلنگانہ میں موجود پراجکٹس اور متعلقہ اضلاع دیے گئے ہیں۔ان سے انتخاب کرتے ہوئے صحیح جوڑ کیا ہے بتلائیے؟ ( )

a۔ پالیم واگو پراجکٹ I۔ضلع ملگ /ملگو

b۔ سری رام ساگر پراجکٹ　　II۔ ضلع آصف آباد

c۔ کڑم پراجکٹ　　III۔ ضلع نظام آباد

d۔ تھپا گلا گوڑیم　　IV۔ ضلع عادل آباد

V۔ ضلع بھوپال پلی

A۔ IV-d III-c II-b I-a　　B۔ IV-d III-c II-b I-a

C۔ V-d II-cIII-b I-a　　D IV-d III-c II-b I-a

14۔ صنعتی اعداد و شمار (Industrial Data) کے سالانہ سروے کے مطابق ریاست تلنگانہ میں صنعتوں کی تعداد کتنی ہے۔ ذیل میں دیے گئے کالموں سے منتخب کرتے ہوئے صحیح جواب کونسا ہے بتلائیے۔ (　　)

a۔ 2012-13　　I۔ 10279

b۔ 2013-14　　II۔ 11995

c۔ 2014-15　　III۔ 11068

d۔ 2015-16　　IV۔ 12353

V۔ 7357

A۔ IV-d III-c II-b I-a　　B۔ IV-d II-c III-b I-a

C۔ IV-d III-c II-b I-a　　D۔ IV-d III-c II-b I-a

15۔ مندرجہ ذیل بیان جو TS-IPASS کے متعلق صحیح نہیں ہے۔ کونسا ہے؟ (　　)

A۔ درخواست گذار کی خود تصدیق کی بنیاد پر منظوری۔

B۔ منظوریوں کی طئے شدہ مدت ایک دن سے 30 دن ہوسکتی ہیں۔ جس میں ناکامی منظوری سمجھی جائے گی۔

C۔ یہ قانون متعینہ وقت کے اندر منظوری میں ناکام عہدیداروں پر جرمانے عائد کرنے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔

D۔ مندرجہ بالا میں کوئی نہیں۔

صحیح جوابات

سوال نمبر	1	2	2	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
جواب	D	A	D	C	C	D	A	D	A	A	C	A	C	B	D